



حسب الارشاد

جگرگو شر حضرت پیر محمد موسیٰ صاحب طہ میریقت، رہبر شریعت، فیض درجت

پیر نور الامین

حسب
فاروقی چشتی سیالوی

حضرت
صاحبزادہ

زین سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ چکوری شریف

تألیف لطیف

صاحبزادہ فخر الائیں ناروی المعرفت پیر خان

چکوری شریف حسیل کمالیں مٹا گورت



حضرت شریعت مکرم
مگر پیغمبر صاحب
غار و نیچه کشی سیالوکار



حضرت صاحبزادہ پیر

نوابیت صاحب

نوابیت شیخی سیالوکار
دین پر حکومت آئندہ اعلیٰ
دریپا بخوبی جگلوکاری شریف

عمر امین الدین جہاندا اسم مبارک نوری حافظ عالم ، عامل چشتی کامل مرد حضوری
حمدیاں شوق رسول اللہ ﷺ داتن وع خوب نکایا کامل بیر سیالاں والے چشتی رمگ چڑھایا

درست خواجہ صاحبزادہ خوب نہ کوہاں چیشوارے سالکیں زبدۃ العارفین

حضرت خواجہ صاحبزادہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی

آف چکوڑی بھیلووال شریف کی شانِ اقدس میں، فراق میں
آپ کے عقیدت مند شعراء کرام کا بڑا دردار انگیز کلام

گلشن چکوڑی شریف

بپیضمان نظائر

قدوة السالکین زماں، زبدۃ العارفین جہاں

حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالوی

حسب الارشاد

پیر طریقت، رہبر شریعت، فیض درجت

حضرت صاحبزادہ پیر نور الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی

زیب جادہ آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ چکوڑی بھیلووال شریف

تالیف لطیف

صاحبزادہ نور الامین فاروقی المعروف پیر خان طب

بسم اللہ الرحمن الرحيم

(جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہے)

گلشنِ چکوڑی شریف

نام کتاب

فخر الامین فاروقی 0302-6213204

مؤلف

صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی

نظر ثانی

آف موئیاں شریف

اشاعت اول

500	:	تعداد
150	:	ہدیہ
احسان اللہ (فون: 0300-6240775)	:	کمپوزنگ
کلیر پرنٹنگ پر لیں فرسٹ فلور رحمان پلازا تمیل چوک گجرات	:	پرنسپر
حسیب الامین فاروقی، تنوری الامین فاروقی، نصیر الامین فاروقی	:	الناشران
جاح میان محمد اشرف صاحب آف بخن کسانہ (حال مقیم فرانس)	:	تعاون خصوصی
جاح چوہدری محمد زمان اطہر جوہری محمد حسین مہر صاحب آف بخن سندھ	:	

طبعے کا پتہ

دربار عالیہ نوریہ چشتیہ امینیہ بر قام وڈا کنانہ خاص چکوڑی بھیلووال شریف

تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

برائے رابطہ: دربار عالیہ نوریہ امینیہ چکوڑی شریف

فون: 0300-9627286

فہرست مضمائیں گلشنِ چکوڑی شریف

نمبر شمار	نام مضمائیں	صفہ نمبر
1	نام کتاب (گلشنِ چکوڑی شریف)	1
2	جملہ حقوق	2
3	انساب	8
4	اطہار تشکر	9
5	تقریظ بر کتاب ہذا	10
6	قطعہ تاریخ اشاعت (گلشنِ چکوڑی شریف)	14
7	وجہ تالیف	15
8	گلشنِ چکوڑی شریف پر ایک نظر	17
9	قارئین محترم	38
10	دردح حضرت پیر سیال بچپال (منقبت)	39
11	شیخ زماں حضرت خواجہ شمس الدین سیالی رحمۃ اللہ علیہ (منقبت)	44
12	شعر	45
13	صوفی مولا بخش صاحب نوشہروی رحمۃ اللہ علیہ	46
14	کتاب اصرار طریقت و گنجینہ حقیقت (حمد)	48
15	در نعمت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	50

52	درج اصحاب کیا رسول اللہ علیہم اجمعین	16
53	مناجات بدرگاؤ قاضی الحاجات	17
56	درج پیر حضرت خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	18
59	عرض مصنف (دریان رسالہ اسرار طریقت و گنجینہ حقیقت)	19
62	بیان حقیقت احمدی	20
63	حقیقت انسان	21
67	مدارج نفس و معرفت اسماء	22
69	شناخت نفس امارہ	23
70	شناخت نفس لوامرہ	24
71	شناخت نفس ملجمہ	25
72	شناخت نفس مطمئنہ	26
73	شرح من عرف نفس	27
75	بیان مدارج عالم اربعہ	28
76	بیان شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت	29
78	بین تعلق دریان اقسام مراتب	30
80	شرح مقامات عشرہ سلوک	31
84	بیان سیر الی اللہ	32
86	بیان سیر فی اللہ	33

88	سیر من اللہ بالش	34
90	در تعریف رہبر و مرشد کامل	35
93	حکایت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ	36
100	کرامت ولی بے سند قرآن مجید	37
101	بیان کرامت ولی بی مریم ولی اللہ	38
103	ہدایت طالب	39
107	بیان لطاف ستر	40
112	ہدایت مفصل برائے طالب بطور عملی	41
115	طریقہ تلقین و بصیرت مرشد	42
119	بیان تعلیم ذکر چار ضربی	43
121	بیان خطرات اربعہ	44
123	بیان تعلیم پاس انفاس	45
126	بیان طریقہ دل کی حرکت کے اور ایک سیر معدود قوف قلبی	46
131	ذکر دو ضربی	47
132	ذکر لقلقة	48
133	ذکر سہ پایہ	49
139	ذکر بہاب طریقہ شش طاریہ	50
141	تعین انوار علی الاجتہ	51

142	ذکر مشی اقدام۔ تفصیل تعلق کلمہ شریف، بجملہ و مفصل	52
143	مراقبات کے بیان میں	53
145		شغل
147		شغل مقام نصیر محمود
148		شغل بہبیت جوگی
150		بيان مراقبہ مشاہدہ و محاکمہ
153		نظم مولا
158		مناجات
160		جناب ستری اللہ دعۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
162		حمد باری تعالیٰ در بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
163		در بیان صفت چاریار۔ در بیان صفت حضرت امام حسن و حسین و حضرت غوث الاعظم
164		در بیان صفت چکوڑی شریف
165		مقولہ شاعر
172		در بیان خواجہ فیض رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ
173		در بیان مناجات بد رگاہ عالی جناب
174		در بیان حال مصنف
176		جناب میاں ولی داد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
178		68

179	کلام میاں ولی واد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	69
188	قاضی رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ	70
190	کلام قاضی رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ	71
209	جناب صوفی فضل دین صاحب چشتی آف کنگ سہماں رحمۃ اللہ علیہ	72
211	صاحب فضل دی	73
230	سر حرفي فراقی	74
243	اشعار در درج حضرت خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	75
244	منقبت (در درج حضرت خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)	76
245	منقبت (در درج حضرت خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)	77
246	شان ولایت (منقبت)	78
247	امین اولیاء (منقبت)	79
248	منقبت	80
250	غزل قاضی	81
252	اشتہار عرس پاک	82
253	حرف آخر	83

انتساب

عارف ھائی محبوب یزدائی قیوم زماں

خواجہ خواجگان پیشوائے ساکنین زبدۃ العارفین

حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی

کے ان صادق الایقان مرید ان باؤفا کے نام

جنہوں نے

اپنے ذہن اور قلم کی نوک سے نکلنے والے الفاظ سے

حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے عقیدت مندوں کے دلوں میں

عشق خدا، عشق مصطفیٰ ﷺ اور محبت اولیاء کے جذبے کو ابھارا

اور اب بھی ان شعراء کرام کا کلام سن کر پڑھ کر عقیدت مندوں

کے دلوں میں عشق کی لہر آبھر آتی ہے!

خاکپائے اولیاء عظام: فخر الامین فاروقی

اطہار تشکر

حضرت مولانا علامہ صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ مونیاں شریف کا خصوصی طور پر پشکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کتاب ”لکشن چکوڑی شریف“ پر بھرپور توجہ صرف فرمائی جہاں کہیں بھی کوئی غلطی نظر آئی اس کی اصلاح فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ اس کے علاوہ میں اپنے محترم حضور پیر سیال کے منظور نظر عالم با عمل فخر السادات، خطیب

السادات حضرت مولانا علامہ پیر سید شبیر احمد شاہ صاحب چشتی سیالوی خطیب اعظم کھیوڑہ شریف کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے اپنے قیمتی اوقات میں کچھ وقت اس کتاب کے مسودہ پر خرچ کیا اس کا بھرپور مطالعہ کیا اور فقیر (مؤلف) کی اس کوشش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ حوصلہ افزائی فرمائی اور اپنے گراں قدر تاثرات سے نوازا۔ فقیر (مؤلف) ان کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ان حضرات کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔ ثم آمین۔

دعا گو: احقر العباد فخر الامین فاروقی

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ بر کتاب ہذا

انسان کے سینے میں فطرتی طور پر حسن اعلیٰ کی محبت اور اس تک پہنچنے کے لئے رٹپ موجود ہے۔ اس نقطہ پر تمام انسان متحدوں مجتمع ہیں۔ گو را ہیں اور زبانیں، عادات و اطوار مختلف ہیں مگر جہاں تک اُس حسن مطلق کی محبت اور حمد و شنا کا تعلق ہے، سب کے سب اُسی محبوب کے حسن و جمال کے لفے اور اُس کی عظمت و کبریائی کے گیت گاتے ہیں اور اس میں باطنی سرور پاتے ہیں۔ الغرض اجمال میں سب متحد ہیں البتہ تفصیلات، زبان اور اظہار محبت میں مختلف ہیں۔ اس حیثیت سے وہ ایک ہی چمن اور گلشن کے گل بلبل ہیں۔ رہی یہ بات کہ ہر راہروں پی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے درست نہیں۔ کیونکہ منزل تک پہنچنے کے لئے صرف راہروی شرط نہیں جبکہ منزل معلوم ہی نہ ہو بلکہ کسی واقف منزل اور راہنمائی کی راہنمائی کے بغیر انسان قرب حق سے دور رہیگا۔ واقف منزل انبیاء علیہ السلام اور اولیاء عظام ہیں اور شریعت راہ منزل کا نشان ہے۔

اسلام چونکہ آخری اور کامل دین ہے اس لئے خدا تک پہنچنا قرآن اور سنت کی اتباع کے بغیر ممکن نہیں۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا گردہ پیدا کر دیا جو طلب دنیا اور دنیادار سیاسی گروہوں سے بے تعلق ہو کر اسلام کے اخلاق و اطوار اور تعلیم کی حفاظت اور اس شمع روشن کو فتن و فساد کی آندھیوں سے بچانے میں مشغول ہو گیا۔ یہ

اولیاء کاملین اور صوفیائے کرام کا گروہ ہے۔ یہ گروہ درِ مصطفیٰ ﷺ کی خیرات عامة الناس میں تقسیم کرنے اور انہیں اللہ کی بارگاہ کا راستہ دکھانے پر متعین ہے۔

یوں تو تمام اولیاء کرام کا مسلک جو عشق و محبت الہی پر مبنی ہے۔ اسلامی تعلیمات اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے۔ لیکن مشائخ چشتیہ کی شدید نسبت عشقیہ، قرآن حکیم اور حدیث نبوی کے عین مطابق ہے اور اس سلسلہ کا جذب و عشق، جوش و خروش، سوز و گداز، فدائیت اور جانبازی، خلوص و صداقت، ایثار و محبت کا بہترین نمونہ ہونے کی حیثیت سے بلا مبالغہ روحِ اسلام اور جانِ اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلقِ خدا کے قلوبِ مسخر کرنے اور تھوڑے عرصہ میں لوگوں کو خدا رسیدہ کرنے میں مشائخ چشتیہ کو حیرت انگیز کمال حاصل تھا۔ اسی سلسلہ کی عظیم اور بزرگ زیدہ ہستیاں مشائخ چشتیہ کی شریف ہیں۔ انہی میں سے جو عروج "شہباز اقلیم طریقت، غواصِ بحرِ حقیقت، رازدارِ غیب ہو" ولیت حضرت خواجہ غریب نواز محمد امین صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز شمس العارفین سیالوی) اور استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ فیض رسول فاروقیؒ کو حاصل ہوا، انہی کا خاصہ ہے۔ ہر کس دونا کس آپ کے کمالات کا گرویدہ ہے اور آپ کے فیض سے بہرور ہو رہا ہے۔ ہر دور میں اصحاب علم و ادب نے آپ کے کمالات و صفات کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ کوئی نثر کی صورت میں اپنی تحریر کو متبرک کر رہا ہے تو کوئی شاعری کی زبان میں ان اولیاء کاملین کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کر رہا ہے۔ بے شمار اربابِ علم و دانش اور شعراء کرام نے شعری صورت میں آپ

کے کمالات و مراتب، جذب و مستی عشق الہی، عشق رسول ﷺ کو بیان کیا ہے۔ انہی میں صوفی مولانا بخش نو شہروی ہے۔ جنہوں نے ایک رسالہ اسرار اور طریقت و گنجینہ حقيقة لکھا۔ ان کے علاوہ میاں ولی داد صاحب آف دحدڑ، جناب قاضی رحیم بخش صاحب آف لدھا سدھا اور جناب صوفی فضل دین صاحب چشتی آف کنگ سہاںی جنہوں سے حرفي فرائقیہ اور صاحبیاں لکھی ان کے علاوہ جناب مسٹری اللہ دۃ صاحب ہیں جنہوں نے نظم کی صورت میں گلشنِ چکوڑی شریف لکھی۔ اسی بناء پر کتاب ہذا کا نام بھی گلشنِ چکوڑی شریف رکھا گیا ہے۔

الحمد للہ! عزیزم صاحبزادہ محمد فخر الامین فاروقی دامت برکاتہم العالیہ نے ان تمام حضرات کے فن پاروں کو جو مختلف جگہوں پر موجود تھے۔ بڑی محبت و کادش، شوق و فہم، ذوق کے ساتھ جمع کیا اور رات دن ایک کر کے اس کو کتابی صورت میں شائع کیا اور اس ساتھ ہی ان ہستیوں کے مختصر حالاتِ زندگی بھی جمع فرمادیے۔

زیرِ نظر کتاب ۲۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ فاضل مؤلف کے پاس بہت سے خاندانی اور اکابر علماء و شعرا کے نوادرات موجود ہیں۔ جن سے اس کتاب کی تصنیف میں مدلی گئی ہے۔ جس سے اس کتاب کی قدر و قیمت میں از حد اضافہ ہوا ہے۔ یہ یہ کتاب اہل طریقت کے لئے بالعموم اور متولیین چکوڑی شریف کے لئے بالخصوص بہت مفید ہے۔

خداوند قدوس کی بارگاہ تکس پناہ میں التجا ہے کہ نبی کریم، روف
از حیم ﷺ کے تصدق صاحبزادہ صاحب کی اس سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے
آئین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

چہ خوش کردی دل غمگین مارا
جزاک اللہ فی الدارین خیرا
اللہ جل شأنہ بس ماسوئی اللہ ہوس
دنیا یوم چند آخر کار با خدا وند

دعا گو:

فقیر ابو الحسن سید شبیر احمد خوارزمی سیالوی
خطیب اہل سنت، کھیوڑہ

قطعہ تاریخ اشاعت ”عطائے حق گلشنِ چکوڑی شریف“

۱۳۲۷ھ

نتیجہ فکر

حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی مونیاں شریف (خلع گجرات) مرحبا خان فخر الامین مرحبا تو نے پایا ہے کیا خوب ذوق لطیف کر دی تالیف ایک اور نادر کتاب ہو گی اہل جہاں کے لئے یہ مدیف ہے مرقع یہ پاکیزہ افکار کا اس میں شامل نہیں بات کوئی کثیف اس سے پائیں گے پیرو جوال روشنی اس کا ہر لفظ ہے پُر فیض اور نظیف کہہ دو سال اشاعت یوں فیض الامین ”گلشنِ فرحت افزا چکوڑی شریف“

۱۴۰۶ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وجه تالیف

بے نہایت حمد خدائ
کروڑ تختیت حضرت آء
پھر آل آتے اصحاباں کا
یا رب لکھ درود پونچاء
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلى آلك واصحابك يا حبيب الله

اما بعد! مؤلف اپنے تمام پیر بھائیوں عقیدت مندوں اور قارئین محترم کی
خدمت میں عرض کرتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقیؒ کے کسی بھی عقیدت
مند سے ان شعراً کرام جن کا کلام اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ میں سے کسی کا
بھی کلام سننے کا شرف حاصل ہوتا تو دل میں یہ خواہش ابھرتی کہ کاش ان سب شعراً
کرام کا کلام مل جائے اور یہ فقیر (مؤلف) ان شعراً کرام کے کلام کو چھپوا کر حضرت
خواجہ صاحبؒ کے عقیدت مندوں میں تقسیم کرے اس خواہش کو مد نظر رکھتے ہوئے فقیر
نے اس سلسلے میں ان شعراً کرام کے کلام کی تلاش شروع کر دی۔ جہاں بھی کسی نے
تباہ فقیر اس جگہ پر پہنچا اور اللہ کے فضل و کرم اور ان بزرگ ہستیوں کے صدقے دل کی
مراد پوری ہوئی اور سب سے پہلے صوفی مولا بخش صاحبؒ اف تو شہرہ خواجگان کا کلام

جو انہوں نے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی وفات کے بعد لکھا تھا اور ابھی تک یہ قلمی صورت میں موجود ہے۔ وہ ملا اور اس کے بعد صوفی فضل دین صاحب چشتیؒ آف کنگ سہائی کا کلام ملا پھر لدھا سدھا کے رہنے والے قاضی رحیم بخش صاحبؒ کا کلام ملا اس کے علاوہ میاں ولی داد صاحب جو کہ ذہر کے رہنے والے تھے ان کا کلام ملا اور سب سے آخر میں 8 صفحات پر مشتمل ایک کتاب پچھے جو کہ مسٹری اللہ دوہ صاحبؒ آف نو شہرہ خواجہ گان نے لکھا تھا وہ ملا۔ اس کا نام گلشن چکوڑی شریف تھا۔ اب فقیر نے تمام چھوٹی چھوٹی کتب کو اسی عنوان کے تحت ایک ہی جگہ پر یک جا کر دیا ہے۔ ان کتابوں کے اوراق اس قدر بوسیدہ ہو چکے ہیں کہ جب ان کو ہاتھ لگایا جاتا ہے تو یہ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ اسلیئے کئی جگہ پر الفاظ کا معمولی سارہ و بدل کیا گیا ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ یہ اوراق مرتب کئے گئے ہیں۔ آخر میں مجھے صرف اتنا عرض کرتا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر میرے لئے دعا کریں کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور ان بزرگ ہستیوں کے طفیل میری تمام دینی و دنیاوی مشکلات آسان فرمائے اور تمام جائز دلی مراودوں کو پورا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

طالب دعا: فخر الامین فاروقی

گلشنِ چکوڑی شریف پر ایک نظر

برادران طریقت! اس کتاب میں دو باغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک تو دنیا کے باغ کا ذکر ہے اور آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا کے باغ میں جب خزان کا موسم آتا ہے اور درختوں کے پتے زرد ہو کر جھوڑ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان باغوں کے درخت مختلف وجوہات کی بنا پر سوکھ جاتے ہیں اور یوں سربز و شاداب لہلہتے ہوئے باغات تباہ و بر باد ہو جاتے ہیں۔

اور دوسرا باغ روحانیت کا باغ ہوتا ہے۔ جس میں کبھی بھی خزان کا موسم نہیں آتا۔ روحانیت کے یہ باغ سلسلہ نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ کی صورت میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ باغ قیامت تک سربز و شاداب رہیں گے اور ہزار ہائیں بلکہ لاکھ ہالوگ قیامت تک اپنے اپنے پسندیدہ باغوں سے فیض لیتے رہیں گے۔ روحانیت کے یہ باغ ہر زمانے ہر دور میں اپنی پوری آب و تاب سے سربزر ہتے ہیں اور یہ روحانیت کے سدا بہار باغ ہیں۔ ہاں البتہ اتنا ضرور ہوتا ہے کہ جب کبھی روحانیت کے ان باغوں سے کوئی باغبان اس دارِ قانی سے کوچ کرتا ہے تو وہ اپنے باغ کی نگہبانی کے لئے کوئی نیا باغبان مقرر کر جاتا ہے۔ تاکہ اس کے دنیا سے کوچ کرنے کے بعد وہ باغبان اس باغ کی پوری طرح دیکھ بھال کرے اور تمام لوگ

اس کے لگائے ہوئے باغ سے فائدہ اٹھائیں۔ اب دنیا کے باغ کا ذکر کرتے ہیں جو آج سے تقریباً 100 سال پہلے اس زمانہ میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے اپنے والد ماجد سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوں حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ فاروقی نقشبندی کی قبر انور سے تقریباً 20 قدم کے فاصلہ پر مشرق کی طرف لگوایا تھا اور آپؒ کی قبر انور سے تقریباً 8 فٹ کے فاصلہ پر مشرق کی طرف ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تھی۔ (اب یہ مسجد دربار عالیہ چشتیہ امینیہ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ الحاج پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ نے آپؒ کی قبر انور کے سرہانے کی طرف 3 فٹ کے فاصلے پر نئی تعمیر کروائی ہے اور اسے قبلہ حافظ صاحبؒ کے نام سے منسوب کیا ہے اور اب اس کا نام جامع مسجد نور ہے) اس زمانہ میں گاؤں کے لوگ اسے باغ والی مسجد کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ گاؤں کی دوسری مسجد تھی باقی تمام مساجد اس کے بعد تعمیر کی گئیں راقم الحروف (مؤلف) نے چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ آدمیوں سے بارہا مرتبہ اس باغ کا ذکر کرنا جو کہ اس زمانہ میں انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اسی باغ ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب فاروقیؒ ”آف مونیاں شریف“ نے اپنی قلمی کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمس العارفین“ کے صفحہ نمبر 25 پر اور پیر ظفر علی صاحب عباسیؒ نے اپنی کتاب ”الامین“ کے صفحہ نمبر 59 پر اس طرح تحریر کیا ہے کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے اپنے ذیرہ پر ایک باغ لگوایا اور اس کے ارد گرد پختہ چار دیواری تعمیر کروائی اس باغ

میں مالٹا، سگترہ، آم، جامن، یمبوں، امروہ، آڑو والغرض ہر قسم کے پھل دار پودوں کا ایک ایک درخت تھا اور اس کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کروائی اور اس مسجد سے جنوب کی طرف تقریباً 10 قدم کے فاصلے پر ایک کنوں بھی تعمیر کروایا جس کو تمام لوگ آسمانی کنوں کے نام سے پکارتے ہیں۔ (یہ کنوں اب بھی موجود ہے جو کہ حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غسل اور وضو کیلئے تعمیر کروایا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ اب بھی موجود ہے اور رقم الحروف نے یہ کنوں اور اس سے متصل اس جگہ کی بارہا زیارت کی جہاں پر آپ غسل اور وضو فرمایا کرتے تھے۔ یہ جگہ اب بھی موجود ہے۔ اسی کنوں کے متعلق رقم الحروف (مؤلف) سے ایک مرتبہ جناب صوفی جمال دین صاحب لاہوری (یہ حضرت خواجہ محمد امینؒ کے ایک خلیفہ عاشق چکوڑی جناب صوفی رکن صاحب لاہوریؒ کے بڑے صاحبزادے تھے نے بیان کیا جیسا کہ انہوں نے اپنے والد ماجدؒ کی زبان صادق الایقان سے سنا تھا کہ میرے والد محترم جناب صوفی رکن دین صاحبؒ نے بیان کیا جیسا کہ انہوں نے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی زبان مبارک سے بارہا سنا تھا آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی بھی میرے اس کنوں سے پانی پیئے گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی ایک بیماری جاتی رہے گی۔ اور یہی بات رقم الحروف نے کئی مرتبہ اپنی والدہ ماجدہؒ اور چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ آدمیوں سے بھی سنی جنہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی اچھی طرح زیارت کی تھی اور ان کو آپ کی

مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ خود راقم المحرف (مؤلف) نے کئی بار دیکھا کہ لوگ بڑی بڑی دور سے آتے اور اس کنوں سے پانی پیتے اور اس سے غسل کرتے خود چکوڑی شریف کے رہنے والے لوگ بڑی کثرت کے ساتھ اس کا پانی پیتے اور اس سے غسل بھی کرتے یہ کنوں نہ صرف انسانوں کے لیے مبارک تھا اور ہے بلکہ اکثر جانور بھی اس سے مستفیض ہوتے تھے۔ چکوڑی شریف کے رہنے والے بزرگ اور جوان جنہوں نے اس کنوں کو اچھی طرح دیکھا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس مبارک کنوں پر نہ صرف آس پاس کے علاقے کے لوگ بلکہ بڑی بڑی دور سے لوگ اپنے وہ بیل لے کر آتے جن کو پہلی مرتبہ زمین میں ہل چلانے کے لیے تیار کیا گیا ہو اور انہوں نے ہل نہ چلا�ا بلکہ وہ اڑ گئے ہوں۔ وہ بیل لیکر اس کنوں پر آتے اور بیلوں کے ساتھ اس کنوں کا پانی نکالتے اس کے بعد جب وہ اپنے گھروں میں واپس جاتے تو وہی بیل جو پہلے زمین میں ہل نہ کھینچتے تھے اب اچھی طرح ہل کو کھینچتے یعنی وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو جاتے تھے۔ جب یہ کنوں خراب ہو گیا تو آس پاس کے علاقے کے لوگ اپنے بیل لیکر آتے اور اس کنوں کے ارد گرد اپنے بیلوں کو سات پھیر دے کر لے جاتے اور وہ زمین میں اچھی طرح ہل چلانے کے قابل ہو جاتے۔ اللہ کے فضل و کرم سے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی یہ کرامت آج بھی جاری و ساری ہے۔ یہ خواجہ صاحبؒ کے قدموں کی برکت تھی کہ آج بھی لوگ اس کنوں کے پانی سے اور جانور اسی جگہ سے شفا پاتے ہیں۔ افسوس کا مقام ہے اور سوچنے کی بات یہ ہے کہ محمد

عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ولیوں کی یہ شان ہے جہاں پر وہ قدم رکھتے ہیں اور جانور بھی اس جگہ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور ہم انسان ہو کر انکے نقش قدم پر چل کر فیض کیوں حاصل نہیں کر سکتے۔ بقول شاعر ۔

یہ تو شان ہے ان کے غلاموں کی
خود سردار ﷺ کا عالم کیا ہو گا!

انشاء اللہ تعالیٰ اس کنویں کی دوبارہ مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے اور اسی سال کے آخر تک حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ کے 125 ویں سالانہ عرس پاک 15 مارچ 2006ء سے پہلے جدید انداز میں تعمیر کر دیا جائے گا۔) یہ دنیا کے باغ کا ذکر تھا اب روحانیت کے اس باغ کا ذکر کرتے ہیں جو چکوڑی شریف میں لگایا گیا تھا اور اس کو لگے ہوئے تقریباً 124 سال گزر گئے ہیں۔ لیکن یہ اب بھی پوری طرح سربز و شاداب ہے یہ وہ باغ ہے جس میں روحانی نوازوں کا سلسلہ اور بارانِ فیوض کا رشتہ رب ذوالجلال سے شروع ہو کر انبیاء کرام، اولیائے عظام اور عرفاء تک آتا ہے۔ تا کہ عوامِ الناس بھی ان سے فائدہ اٹھائیں اللہ رب العزت ان پر اپنے فضل و کرم کی بارشیں اس لئے برساتا ہے کہ وہ زندگی کے لوازمات اولاد، والدین، اقرباء دیگر احباب اور اپنے معاشرہ کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کی محبت میں گرفتار ہوتے ہیں اور دنیا میں رہ کر دین و دنیا کی دونوں چیزوں کو بخوبی نبھاتے ہیں یعنی دنیا کی بے حد مشکلات اور پیچیدہ

معاملات میں بھی خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی طرف اپنی نگاہ کرم پھیرتا ہے اور وہ اسی کے ہو جاتے ہیں۔ (لفتحنا علیہم برکات من السماء) اللہ تعالیٰ ان پر آسمانوں سے اپنی برکتوں، رحمتوں اور حکمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہی وہ روحانیت کے گلشن ہوتے ہیں جن میں (باغبان) شیخ کامل اپنی کرامات اور روحانی انوار کے فیض سے دل کے خشک باغ کی آبیاری کر کے اس میں روحانیت کے پودے کو تازگی دیتا ہے اور آدمی اپنے شیخ کامل کی راہنمائی میں روحانی منازل کی مساقیں طے کرتا ہے اور روحانی منازل طے کرتے ہوئے مقام اعلیٰ تک پہنچتا ہے۔ اس گاؤں میں روحانیت کا یہ باغ حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندیؒ نے لگایا اور آپ کی بدولت ہی چکوڑی شریف کی یہ بستی روحانیت کا سدا بہار باغ بن گئی۔ آپ کا سلسلہ طریقت نقشبندیہ قادریہ تھا آپ نے اس زمانہ کے مشہور و معروف سلسلہ نقشبندیہ قادریہ کے روحانی پیشوواز بذۃ السالکین حضرت خواجہ پیر سید غلام مجی الدین شاہ صاحب دائم الحضوری آف قصور شریفؒ جو کہ ولایت و تصوف کے آفتاب عالم تاب جامع الصفات بزرگ تھے یعنی زبردست عالم دین حافظ قرآن جید فقیہہ اور عظیم محدث تھے آپ کو منطق فلسفہ صرف و نحو الغرض تمام علوم متداولہ پر کمال عبور حاصل تھا۔ آپ کے درس کی اس قدر شہرت تھی کہ برصغیر کے کونے کونے سے تشنگان علم کی ایک بڑی تعداد قصور شریف کھجی چلی آتی جہاں پر یہ لوگ علم کی پیاس بجھاتے اور اس مرد خدا کی

بدولت ان کے قلب و ذہن میں انقلاب پیدا ہوتا۔ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ خواجہ دامَ الحضوری نے قبلہ حافظ صاحبؒ کو ایک ہی نظر میں روحانیت کی بلندیوں پر پہنچا دیا انوار الہی اور تجلیاتِ رب اُنی آپ پر جلوہ گر ہونے لگے۔ آپ کچھ عرصہ اپنے شیخِ کامل کی خدمت میں حاضر ہے پھر خواجہ دامَ الحضوری قصوریؒ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ گاؤں واپس جا کر دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع روشن رکھنا۔ کہتے ہیں کہ خانقاہ کے دوسرے درویشوں نے شور مچا دیا اور کہنے لگے قبلہ ہم عرصہ دراز سے آپ کی خدمت کر رہے ہیں ہمیں کچھ عطا نہیں ہوا اور حافظ نور الدین صاحبؒ اتنی جلدی سب کچھ (فیوض و برکات) لے گئے یہ سب باتیں سن کر خواجہ پیر سید غلام مجی الدین شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ نادانو حافظ نور الدین صاحب کے پاس دیا اور ماچس پہلے سے موجود تھی میں نے صرف آگ لگا کر دیا روشن کر دیا ہے۔ اور تمہارے پاس ابھی کچھ بھی نہیں آپ کی یہ بات سن کر سب درویش خاموش ہو گئے اور حافظ نور الدین صاحبؒ اپنے گاؤں ٹھیکریاں شریف میں تشریف لے آئے اور درس و تدریس کے کام میں اپنے والد ماجد کا ہاتھ بٹانے لگے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے عقیدت مندوں کے پر زور اصرار پر آپ چکوڑی بھیلووال تشریف لے آئے اور اسی گاؤں کو اپنا مستقل ٹھکانا بنالیا۔ یہاں پر آپ نے شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کا کام شروع کیا اور ایک چھوٹے سے دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جو بہت جدا یک عظیم درسگاہ کی

شکل اختیار کر گیا۔ اس میں شنگان علم حق بڑی بڑی دور سے چلنے آتے اور علم کی دولت سے مالا مال ہو کر جاتے اور اسی طرح یہ گاؤں علمی طور پر شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر سلسلہ نقشبندیہ کے باغ کی شکل اختیار کر گی۔ پھر جب آپ کے صاحزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقیؒ نے سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ کے والد ماجد عارف کامل نے فرمایا تمہاری قسمت میں کاتب تقدیر نے کچھ اور ہی لکھا ہے۔ فی الحال تمہیں کہیں اور سے فیض ہو گا اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ تمہیں بعد میں عطا کروں گا۔ چنانچہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ پیر کامل کی تلاش کرتے ہوئے حضرت قبلہ پیر غلام حسین شاہ صاحبؒ ”لنگر پور ضلع جہلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے فیض سے خلقِ خدا مستفیض ہو رہی تھی ان کا یہ دستور تھا کہ جب کسی کو بیعت سے سرفراز فرماتے تو اس کے سر کے تمام بال ترشادیتے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے آپ سے بیعت کا اظہار فرمایا تو قبلہ پیر غلام حسین شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے آپ کے والد ماجد سے بہت ڈر لگتا ہے۔ لہذا میں آپ کے بال ترشانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ آپ سیال شریف تشریف لے جائیں وہاں آپ کا فیض آپ کیلئے سراپا انتظار ہے!

لغے بے تاب ہیں تاروں سے نکلنے کیلئے
طور مضطرب ہے اسی آگ میں جلنے کیلئے

آپ اپنی قلبی و روحانی تسلیم کے لیے اپنے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ کو ساتھ لے کر سیال شریف روانہ ہوئے۔ سیال شریف میں اس وقت اپنے وقت کے مسلمہ قطب اور آسمان معرفت والا سیت کے درخشندہ آفتاب اعلیٰ حضرت شمس العارفین، شمس العاشقین حضرت خواجہ شمس الدین چشتی سیالوی علیہ رحمہ زیب سجادہ تھے جن کے آفتاب علم ہدایت اور مہتاب شریعت و طریقت کی ضیا پاشیوں سے ایک جہاں منور ہوا تھا۔ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی خواجہ سیالویؒ کی نگاہ جو ہر شناس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ شخص عارفانِ خدا میں سے ہو گا اور اس کے جلوؤں سے ایک عالم کی روشنی ملے گی اس لئے آپ کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور فوراً بیعت کر لیا۔ پھر جب آپ تیسری دفعہ سیال شریف حاضر ہوئے تو حضرت خواجہ شمس الدین چشتی سیالویؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور آپ کو سلسلہ چشتیہ سیالویہ میں بیعت کی اجازت دی اور کچھ تبرکات بھی عنایت فرمائے۔ کسی نے خواجہ سیالویؒ سے وجہ دریافت کی کہ اتنی جلدی آپ نے کیسے خلافت عطا کر دی تو خواجہ سیالوی نے ارشاد فرمایا برتن میں دودھ صاف تھا میں نے دہی بنادیا یعنی استعداد بدرجہ اتم موجود تھی ذرہ سے ذر بنانے میں کچھ درینہ لگی جب خواجہ محمد امین صاحبؒ پیر سیال سے خلافت ملنے کے بعد اپنے گاؤں چکوڑی شریف تشریف لے آئے تو اسی دن آپ کے والد ماجد حضرت خواجہ حافظ نور الدین صاحبؒ فاروقی نقشبندی نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت عطا فرمائی اور یوں روحانیت کے

اس گلشن میں طریقت کے ایک اور درخت کا اضافہ ہو گیا۔ اب یہ سلسلہ نقشبندیہ چشتیہ سیالویہ بن گیا اور روحانیت کا یہ گلشن بقول عالم محترم جناب پیر سید شبیر احمد شاہ صاحب چشتی سیالوی زیب آستانہ عالیہ کھیوڑہ شریف کے مرج المحرین بن گیا اور یہ دونوں حضرات شریعت و طریقت کے امام مرجع خواص و عام اور ظاہری و باطنی فیوض و برکات کے گلشن تھے جن سے عقیدت مندوں کے دین و ایمان کی کھیتیاں سر بزرو شاداب ہوتی رہیں۔ جب سلسلہ نقشبندیہ کے روحانی پیشووا حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحبؒ کا اس دارفانی سے کوچ کرنے کا وقت قریب آگیا تو آپ نے اس گلشن کی ذمہ داری اپنے اکلوتے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کو سونپ دی اور خود 1302ھ کیم چیت کو اس دارفانی سے عالم جاوہ دی کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے سلسلہ نقشبندیہ اور چشتیہ سیالویہ کے اس روحانی باغ کی آبیاری میں اپنا تن من دھن قربان کر دیا جب آپ کے والد ماجدؒ کے عقیدت مند آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوتے تو آپ نقشبندی خاندان کے معمول پر حلقہ واران کو بٹھا کر توجہ دیتے تھے۔ لوگ جو ق در جو ق چکوڑی شریف میں حاضر ہوتے اور اس چشتی و نقشبندی تاجدار کے پیغام محبت سے وہنی و قلبی پیاس بجھاتے اور دست میجانی سے جسمانی و ذہنی شفا پاتے آپ کا مسلک خلق خدا کی خدمت اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کرنا تھا۔ کبھی کسی پرغصہ نہ فرمایا آپ بلا امتیاز مذہب و ملت اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو حقیقت کی نظر سے دیکھتے آپ کی زندگی کا مقصد لوگوں کو انسان کامل بنانا تھا۔

آپ نے مساوات، فراخ، حوصلگی، یگانگت، انسانی ہمدردی اور پر خلوص محبت کی تعلیم دی آپ کا پیغام، پیغامِ محبت تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کے پاس ہر مذہب کے لوگ جن میں ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان سب شامل ہوتے آتے اور اپنی حاجات پیش کرتے۔ آپ ساری زندگی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے مطابق عمل پیرا رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام یہی ہے کہ کسی عربی کو بھی پر اور کسی بھی کو عربی پر کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر فضیلت حاصل نہیں اگر کوئی افضل ہے تو صرف پرہیز گاری کی بنا پر ہے۔ آپ نے پوری زندگی شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب بھی عمل کیا اور بڑی سختی کے ساتھ لوگوں سے بھی کروا یا۔ لنگر شریف ہر وقت جاری رہتا۔ بھی کوئی سائل آپ کے دروازے سے خالی ہاتھ نہ گیا۔ آپ تیمبوں اور بیواؤں کی امداد فرض سمجھ کر کرتے اور ہر فریاد رسکی فریاد رسکی کرتے۔ آپ نے چکوڑی شریف میں روحانیت کے اس گلشن کو چار چاند لگا دیئے۔ روحانیت کے اس باغ کا ذکر کرتے ہوئے خاندانِ امینیہ کے چشم و چدائی مشہور ادیب محقق اور مبلغ اسلام حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ منیاں شریف نے اپنی کتاب ”گلستانِ مدینہ“ میں یوں تحریر کیا ہے۔

جیہوے چشتی باغ دے خواجہ شمس ہیں مالی

اوے نوری باغ دی خواجہ امین وی ڈالی

نور الدین دے دل دے ہیں ایہہ جانی

فرید الدین گنج شکر ایہہ بھی نشانی

جب روحانیت کے اس مگلشن کے مالک کا اس دارفانی سے دارالبقاء کی طرف
جانے کا وقت آگیا تو سلسلہ نقشبندیہ اور چشتیہ کے تاجدار یعنی حضرت خواجہ محمد امین
صاحبؒ نے ۱۱ ذی قعده و پھر کے وقت جامات بناؤ کر مہندی لگوانی اور ظہر کے وقت
غسل فرمائے پھر مبارک میں سرمدہ ڈالا اور کپڑوں کو عطر لگوانی اور لباس تبدیل کیا اس
واقعہ کو میاں غلام محمد صاحب آدمی والا جو کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کا خاص الناص غلام اور وضو کرنے کی خدمت پر مأمور تھا۔ اس نے بیان کیا کہ اس
وقت میں نے عرض کی غریب نواز ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کہیں جانے کے لئے
تیاری فرمائے ہیں۔ آل قبلہ عصر مقتداؑ دہر صاحب اسرار کرامت سلطان
الاقطب نے مسکرا کر فرمایا ہاں بہت دور سفر پر جانا ہے پھر آپؒ نے نماز ظہر مسجد میں
ادا فرمائی اور حضرت مولانا علامہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کو اپنے ساتھ لیکر جمیرہ مبارک
میں تشریف لے گئے اور تقریباً ۲۰ گھنٹے ان کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے اور
روحانیت کے اس باغ کی ذمہ داری حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کے
کندھوں پر ڈالی اور خود اس دن نماز عہر ادا کرنے کے بعد چار پانی پر لیٹ گئے اسی
طرح ۱۳۲۵ھ کو آپؒ نے اس دارفانی سے عالم جاودا نی کی طرف کوچ کیا
حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے بھتیجے اور داماد حضرت علامہ
حافظ فیض رسول صاحب فاروقیؒ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا جب وہ آپؒ کے
چالیسویں کے ختم کے بعد پیر سیال کی خدمت میں سیال شریف حاضر ہوئے اس وقت

حضرت قبلہ ہائی خوبہ محمد دین صاحب چشتی سیالوی زیب سجادہ تھے تو خوبہ سیالوی نے جانشین امین الملک نے بڑے ہوس کا انکھار کیا اور آبدیدہ ہو کر زبان مبارک سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ حضرت قبلہ شمس الانوار کے باغ میں ایسی کی ہوئی ہے کہ جس کا بدل لمنا مشکل ہے پھر آپ نے اپنے کتب خانہ سے حافظ نصیر الدین صاحب کے ہاتھوں پندت گلکی تب منگوا کر آپ کو پڑھائیں اور بعض بعض مقامات ذہن نیشن کرائے اور اسکے بعد حضرت قبلہ خوبہ محمد دین صاحب سیالوی نے امین الملک نے باغ کی ہازگی اور شادابی کے لئے دعا خیر فرمائی روحانیت کے اسی باغ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا علام حافظ غلام محمد صاحب "آف سعدوکی نے حضرت خوبہ محمد امین صاحب کی تاریخ وفات کے قطع میں یوں تحریر کیا ہے۔

تم
کمل ولی بلکہ قطب زماں

در عالیہ سلسلہ چشتیاں

ٹکفتہ نھل باغ تھہ سیال

کہ پاد ابر او رحمت ذی الجلال

حضرت خوبہ قبلہ محمد دین ہائی صاحب سیالوی آپ خود چکوڑی شریف تشریف

اے اور حضرت خوبہ حافظ رسول صاحب کی دستار بندی اپنے مبارک ہاتھوں سے کی اور آپ کو سلسلہ چشتیہ سیالویہ امینیہ کے اس گلشن کار و حانی جانشین مقرر کیا تو حضرت خوبہ حافظ فیض رسول صاحب نے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں خوبہ محمد امین صاحب کا

جانشین ثابت کر کے دکھایا اور سارا انتظام اس طرح سے سرانجام دیا کہ لوگ عش عش کر اٹھے اس زمانہ میں حضرت پیر سید اکرام شاہ صاحب "آف سلہو" کے شریف کے ایک خلیفہ جناب میان غلام علی صاحب چشتی نظامی نے دل کی گہرائی سے پکار کر کہا،
 فیض رسول چکوڑی دے وچ واه واه لاث نکالی اے
 برکت یمن ہدایت والا پھل لگا ہر ہر ڈالی اے
 فیض رسول جو جاری کیتا ایہو فیض رسولی اے
 ہر ایک فیض اٹھاوے جس تو کرو اوہ مقبولی اے
 اور ان مخالفین کے منہ خود بخود بند ہو گئے جو آپ کی خلافت پر مطمئن نہ تھے چونکہ آپ کی تربیت خواجہ محمد امین صاحب" کے زیر سایہ ہوئی تھی اسی لئے آپ میں بعین ہی وہی عادات و اطوار تھے جنکی حامل خواجہ صاحب" کی ذات با برکات تھی آپ کی طبیعت تو اضع و انکساری سے معمور تھی اخلاق و آداب میں بے مثل اور تقویٰ میں بے نظر تھے کوئی عمل بھی آپ سے خلافِ سنت سرزنشیں ہوتا تھا۔ آپ کی محفل پاک میں بیٹھنے سے خدا یاد آ جاتا تھا۔ آپ کے پاس بیٹھنے والوں کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا تھا۔ نگاہ ایسی کامل تھی کہ جس پر نظر پڑ جاتی غیر اللہ کی محبت دل سے نکال دیتی اور سینہ نورِ اسلام سے منور ہو جاتا تھا۔ جب آپ کسی کے لئے دعا مانگتے تو تھوڑی دیر سر جھکائے خاموش رہتے پھر فرماتے کہ جاؤ کام بن جائے گا بقول شاعر

فیض رسول نے فیض پھیلایا اندر ایس زمانے
دعا انہاندی ایویں جانوں جیوں کرتیرنشانے
دین شریعت ولا جھنڈا وچ چکوڑی لایا
اس نے بھی اوہ پھرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

حضرت خواجہ محمد امین صاحب[ؒ] کے جانشین حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب[ؒ] نے 1944ء کو اس جہان فانی سے کوچ کیا تو اس وقت آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی سیاللوی[ؒ] کی عمر صرف سات سال تھی۔ لہذا ضروری تھا کہ کوئی ایسی قابل شخص ہستی ہو جو خواجہ صاحب کے اس گلشن کی جانشینی کے علاوہ صاحبزادہ صاحب کی سرپرستی فرمائے لنگر کا سارا انتظام سنپھانے اور زمینوں کی دیکھ بھال کرے اور سال میں منعقد ہونے والے دو بڑے عظیم الشان عرسوں کی نگرانی کرے لہذا خاندان فاروقیہ امینیہ کے بزرگوں اور شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحب چشتی سیاللوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف نے مل کر روحانیت کے اس گلشن کی ذمہ داری حضرت مولانا علامہ مشتاق احمد صاحب فاروقی چشتی سیاللوی آف مونیاں شریف کے کندھوں پر ڈالی اور آپ کو روحانیت کے اس گلشن کا نگران مقرر کر دیا آپ نے حضرت خواجہ ضیاء الملک والدین قبلہ خواجہ محمد ضیاء الدین صاحب زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی بعد ازاں خواجہ سیاللوی نے آپ کو خلافت سے نوازا۔ شاعر ملت

جناب مولانا عبدالغنی سالک صاحبؒ نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے اپنے اشعار میں یوں تحریر کیا ہے۔

نگاہیں نور شش دین سے ان کی کیوں نہ ہوں روشن
کہ جن کی آنکھ میں جلوہ نشین مشتاق احمد ہیں
عیاں خواجہ ضیاء الدین کی جن سے تجلی ہے
وہ آئینہ محلی مبین مشتاق احمد ہیں
چکوڑی و مونیاں شریف ہیں ان کے فیض کا مصدر
شریک عارفان کاملین مشتاق احمد ہیں
آپ نے سلسلہ روحانیت کے اس گلشن کی دیکھ بھال کا کام بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیا۔ آپ دربار عالیہ امپینیہ پر آنے والے عقیدت مندوں کو بیعت بھی کرتے اور اوراد و وظائف کی تلقین بھی کرتے آپ چونکہ ایک بہت ہی جيد حکیم بھی تھے۔ دربار عالیہ پر آنے والے مریضوں کا جسمانی اور روحانی علاج بھی کرتے۔ آپ ہر بات کامل جواب دیتے کسی کو آپ کی طرف آنکھا اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔ آپ بات کا جواب منہ پر ہی دیتے۔ آج بھی چکوڑی شریف کے رہنے والے کئی بزرگ حضرات اس بات کے معترف ہیں۔

1954 میں جب صاحبزادہ پیر محمد یوسف صاحبؒ دربار عالیہ کا انتظام سنبھالنے کے قابل ہو گئے تو آپ نے روحانیت کے اس گلشن کا سارا انتظام صاحبزادہ صاحب کے سپرد کر دیا اور آپ کو حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کا جائشیں مقرر کیا اور خود واپس اپنے

گاؤں موئیاں شریف میں تشریف لے گئے۔ آپ نے 6 اگست 1968 ب्रطاق ۱۳۸۸ھ ۱۱ جمادی الاول کو وفات پائی آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو اپنے آبائی قبرستان موئیاں شریف میں والدہ ماجدہ کے قدموں میں پسرو دخاک کیا گیا۔

الغرضیکہ 124 سال پہلے سلسلہ نقشبندیہ کا جور و حافی باعث حضرت خواجہ حافظ محمد نور الدین صاحب فاروقی نقشبندی اور سلسلہ چشتیہ سیالویہ میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ نے لگایا تھا اور اس روحاںی باعث کی ذمہ داری حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیالویؒ کے سر پر تھی۔ آپ کے بالکل مختصر حالات زندگی یہاں پر درج کیے جاتے ہیں۔ آپ حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب صاحبؒ کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔ 1937ء کو چکوڑی شرف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش مبارک کے موقع حضرت مولانا علامہ محمد سلام اللہ صاحب آف چک عمرؒ نے پنجابی زبان میں تاریخ پیدائش لکھی اور اس میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے سلسلہ روحانیت کے اس باعث کا ذکر کرتے ہوئے یوں لکھا ہے۔

سکے رکھ ہونے ہن تازے پھرے بہار سیالے
پھل شگونے کھلن گئے دور گئے ہن پالے
چشمہ فیض رسول اللہ دار ہے ہمیشہ جاری
رج رج پیوے خلقت پانی ساری دار داری
ہرا ہو یا اج باعث اٹنی جان اتوں میں داری
بھری میں تاریخ بنائی ایہہ تاریخ پیاری

آپ نے منڈی بہاؤ الدین کے مشہور قبہ کٹھیاں شیخاں میں حضرت مولانا علامہ حافظ محمد سلیمان صاحب سے قرآن مجید پڑھا اس کے بعد آپ مزید تعلیم کے لیے سیال شریف تشریف لے گئے اور تین سال تک متواتر سیال شریف میں رہ کر آپ نے تعلیم حاصل کی۔ سیال شریف میں جن استاد صاحبان سے آپ نے تعلیم حاصل کی ان میں حضرت مولانا علامہ احمد بخش ضیائی صاحب[ؒ] اور حضرت مولانا علامہ فخر الدین صاحب آف وڑچھہ شریف کے نام نامی قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ عربی و فارسی کی کچھ نادر کتب اپنے چچا حضرت مولانا علامہ حاجی محمد شفیق صاحب[ؒ] آف مومنیاں شریف سے پڑھیں۔ آپ نے 1950 میں حضرت خواجہ قمر الملک والدین شیخ الاسلام و امسلمین حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین صاحب سیال لوی[ؒ] کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سیال شریف، ہی میں رہ کر قبلہ شیخ الاسلام صاحب[ؒ] کے زیر سایہ اپنے وطاائف کی تکمیل کی اور سفر و حضر میں اپنے شیخ کامل کے ساتھ رہے۔ حضرت خواجہ قمر الدین سیال لوی[ؒ] صاحب کی طرف سے آپ کو خلافت اور اجازت بیعت ہوئی تھی اور حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیال لوی[ؒ] نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیال لوی[ؒ] کے حکم کے مطابق آپ سے دستار مبارک لیکر سیال شریف سے بنفس نفس خود چکوڑی شریف تشریف لائے اور حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحب[ؒ] کو پیر سیال کی طرف سے دستار سجادگی عطا فرمائی اور حضرت خواجہ محمد امین صاحب[ؒ] کا جائزین مقرر فرمایا اس وقت صاحبزادہ صاحب[ؒ] کی عمر 14 سال تھی۔ صاحبزادہ صاحب[ؒ] کی شخصیت نہایت ہی اعلیٰ اوصاف کی حامل تھی۔ حاضر جوابی میں بے مثل، اخلاق میں اعلیٰ،

مہمان نوازی میں متاز، تعلیمی لحاظ سے نہایت قابل خوش شکل، خوش لباس، خوش گفتار ظاہری و باطنی فیوض میں کامل تھے۔ لوگ بڑی بڑی دور سے آپ کے پاس حاضر ہوتے اور فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ افسوس صد افسوس! خاندان نوریہ امینیہ کا یہ چشم و چراغ 29 اگست 2005 بروز سوموار صبح نوبجے اس جہان فانی سے کوچ کر گیا اور آپ کی وصیت کے مطابق حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے دربار عالیہ کی مشرقی سمت میں اپنے والد ماجد حضرت خواجہ فیض رسول صاحبؒ کی قبر انور سے متصل مغرب کی طرف آپ کو دفن کیا گیا۔ صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آف مونیاں شریف آپ کی تاریخ وفات لکھی جو یہاں درج کی جاتی ہے۔

”ابوالبرکات صاحبزادہ محمد یوسف فاروقی“

۱۴۲۶ھ

و اور یغا پیر یوسف ہو گئے واصل بحق دل ہوا ہر خاص و عامی کا غم فرقہ سے شق
ان کے سینہ میں تھی روش شمع عشق مصطفیٰ دقتِ رخصت دیدنی تھی ان کے چہرہ کی شفقت
سال دونوں مصرع واحد میں لکھ فیض الامین

”رخصت پاکیزہ سیرت“، ”افتخارِ اہل حق“

۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ء

آپ کے جائشیں: 1992 میں جب حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحبؒ کو پہلی مرتبہ حج بیت اللہ شریف جانے کیلئے حاضری کی سعادت حاصل ہوئی تو جانے سے پہلے

آپ اپنے صاحبزادے جانب پیر نور الائیں صاحب فاروقی مدظلہ العالی کو ساتھ لیکر ۱۳ ذیقعدہ ۱۸ مئی بروز سوموار ۱۹۹۲ میں سیال شریف حاضری کے لیے تشریف لے گئے وہاں پر پہنچ کر اپنے صاحبزادے کو جگر گوشہ شیخ الاسلام والملمین امیر شریعت غریب نواز حضرت خواجہ حافظ محمد حمید الدین صاحب سیال لوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے دستِ اقدس پر بیعت کرایا اور وہیں پر صاحبزادہ کی قبلہ امیر شریعت نے دستار بندی کی اور حضور پیر سیال کی طرف سے سلسلہ چشتیہ سیال لویہ امینیہ میں لوگوں کو بیعت کرنے کی اجازت دی۔ پھر اس کے بعد ۲۱ مئی بروز جمعرات کو آپ ج بیت اللہ شریف کے لیے گھر سے روانہ ہوئے تو اس درگاہ عالیہ کا سارا انتظام صاحبزادہ نور الائیں صاحب فاروقی چشتی سیال لوی مدخلہ العالی کے پر فرمائے۔

حضرت خواجہ الحاج پیر محمد یوسف صاحب فاروقی چشتی سیال لوی کی رسم قلم شریف کے موقع پر حضور قبلہ امیر شریعت حضرت خواجہ الحاج حافظ محمد حمید الدین صاحب سیال لوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیال شریف ۱۳ اگست بروز بدھ ۲۰۰۵ کو تقریباً دن کے سواد و بیجے چکوڑی شریف تشریف لائے اور فاتح خوانی کے بعد آپ نے صاحبزادہ پیر نور الائیں صاحب فاروقی چشتی سیال لوی کی دستار بندی کی اور حضرت خواجہ پیر محمد یوسف صاحبؒ کا جانشین نامزد کیا اور صاحبزادہ صاحب کو شریعت مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے اور عقیدت کو بھی اس راستے پر چلانے کی تلقین کی اور اس کے ساتھ ہی دعائے خیر فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ پیر نور الائمن صاحب فاروقی چشتی سیالوی
زیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ امینیہ کی عمر دراز کرے اور اپنے والد ماجد حضرت خواجہ پیر
محمد یوسف صاحبؒ کی طرح بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر اپنے پیرخانے سے محبت کرنے
کی توفیق عطا فرمائے اور پیر سیال کی نگاہ کرم ہمیشہ روحانیت کے اس گلشن پر رہے۔

بقول شاعر

کامِ میرے ہاتھ میں رہے سدا سیالوی در کی گدائی کا
حضرت خواجہ پیر محمد یوسفؒ خوش لقا کے واسطے
اللہ تعالیٰ کی ذات با برکات حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے اس گھرانے کو
سدآ آبادر کئے

خدا آبادر کئے سدا میخانہ محمد یوسفؒ کا

قارئین محترم!

یہ مناقب جو کہ حضرت صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ مونیاں شریف نے اپنے شیخ کامل سلسلہ چشتیہ سیالویہ کے مشہور و معروف روحانی پیشوای شیخ الاسلام والمسعین الحاج حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین صاحب چشتی سیالوی آف سیال شریف کی شان اقدس میں اپنی ایک نعمتیہ کتاب ”گلستان مدینہ“ میں تحریر کیں تھیں اور یہ آپ کا پہلا مجموعہ کلام تھا جو کہ شوکت بک ڈپ شاہدolle چوک گجرات والوں نے دسمبر 1973ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں سے 2 منقبات اس فقیر (مؤلف) نے ”گلشنِ چکوڑی شریف“ میں برکت کے لئے درج کی ہیں اور دلی خواہش بھی یہی ہے کہ میرے سب پیر بھائی اور بزرگوں کے عقیدت مند حضرات دوسرے شعراء کرام کا کلام پڑھنے سے پہلے حضور پیر سیال بچپال کی مناقب سے اس کتاب کو پڑھنا شروع کریں۔

صاحبزادہ صاحب کی دوسری مناقب جو کہ انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آف چکوڑی شریف کی شان میں تحریر کی ہیں وہ اس کتاب کے آخر میں دوسرے اولیائے کرام اور علمائے کرام مثلاً حضرت قاضی سید متاز احمد شاہ صاحب لدھیانوی آف انڈیا۔ حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب فاروقی آف مونیاں شریف اور ہمارے ملک کے نامور عالم دین خطیب مبلغ اور پیر سیال کے منظور نظر حضرت پیر سید حضرت حسین شاہ صاحب چشتی سیالوی خطیب اعظم منڈی بہاؤ الدین کے کلام کے ساتھ درج کی گئی ہیں۔

ذکر کلمہ شریف

متفقہ

﴿ در مدح حضرت پیر سیال بچاں ﴾

اول صفت خداوند عالی

ہر شے دا جو ہے والی

لفظ کن تھیں بنائی دنیا نرالی

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد مرور رسول اللہ ﷺ

پڑھ فیر درود مصطفیٰ ﷺ دا

نور ہے جو رب علی دا

اور رسول ہے ہر دو سرا دا

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد مرور رسول اللہ ﷺ

بڑی مدت دا میرا خیال سی

لکھاں نعت میں پیر سیال دی

لڑ لکیاں دا جو ہے بچاں جی

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد سرور رسول اللہ ﷺ
ہویا شمس تے کرم رباني
مصطفیٰ ﷺ دی ہوئی خاص مہربانی
دتا تو نوئی نے تخت سليمانی

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد سرور رسول اللہ ﷺ
شمس جلوہ جدوں فرمایا سی
سورج فلک دا دیکھ شرمایا سی
سبق سب توں ایہو پڑھایا سی

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد سرور رسول اللہ ﷺ
اوں در دی شان نزالی اے
اوہ بستی کرام واں اے
جھٹے وسدا شمس سیانی اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد سرور رسول اللہ ﷺ

جہیدا در اوہدے تے آ جاندا
 اوہنوں سینے نال اے لالیندا
 بندے نوں مولا اے ملا دیندا
 اللہ پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد مرور رسول اللہ ﷺ خواجہ امین جاں اوتحے گئے سن
 اخزانے فیض دے لٹ لئے سن
 پردے باطن دے گھل گئے سن
 اللہ پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد مرور رسول اللہ ﷺ خواجہ قمر الدین نے ہن بزم سجائی اے
 سب دنیا اوہدی شیدائی اے
 ہندی سب تے کرم فرمائی اے
 اللہ پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد مرور رسول اللہ ﷺ اوہ کامل مرد ربانا ایں
 اوہدیاں دھماں وچ جہانائیں ایں
 اوہنوں جانے کل زمانہ ایں

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ

اوئتھے دنیا سیس نواندی اے
ہو ہو آواز پی آوندی اے
نظرال نال پلائی جاندی اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ

خواجہ یوسف نوں اونہے لا سینے
دتے بخش فقر دے سب خزینے
کیتے پار عاصیاں دے ڈبدے سفینے

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ

چلیئے سب سیال دی بستی نوں
دیکھیئے کامل عامل ہستی نوں
کریئے دور ساری مستی نوں

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ

فیض الامین وی اوے دا غلام اے
خواجہ پیر دا ہویا بڑا احسان اے
جس کیجا فضل تمام اے

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ
جدوں دا پھریا پلا پیر دا
ناں چمک پیا ایس حقیر دا
رہیا ڈر نہیں کوئی وقت اخیر دا

پڑھو لا الہ الا اللہ

ہے محمد صرور رسول اللہ ﷺ

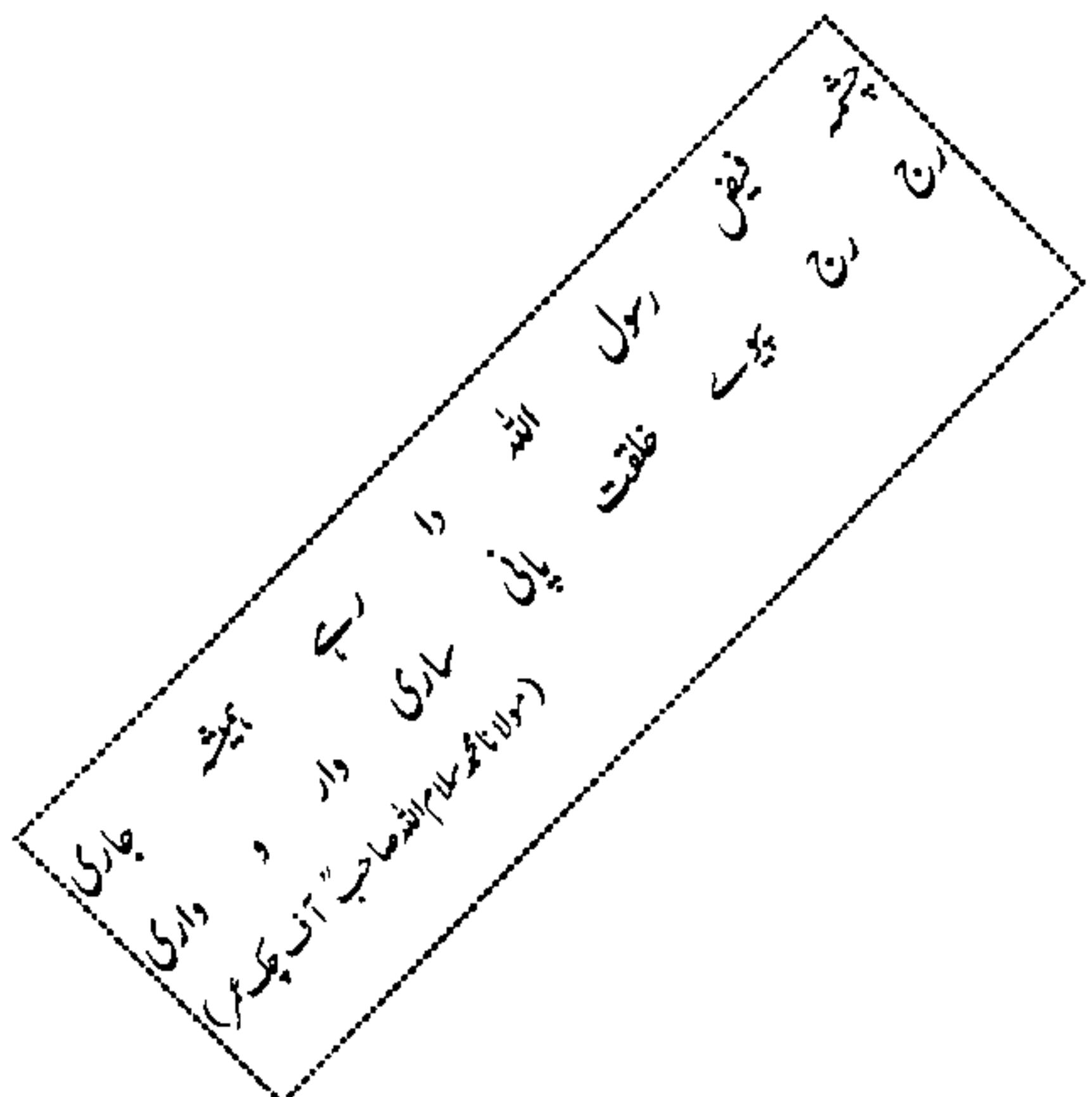
منقبت

شمسِ زماں حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کا ارض سیال کو قبلہ بنا دیا	شمسِ زماں نے چشت کا ذنکار بجا دیا
ایسی نظر کی شاہزادی سلیمان نے آپ پر	اک آن میں ہی پرده باطن اٹھا دیا
ذرہ کو ماہتاب کیا چشم فیض سے	کوئی امین کوئی معظوم بنا دیا
لاکھوں دلوں کو عشق نبی ﷺ سے سجا دیا	جس نے بھی دیکھا آپ کا دیوانہ ہو گیا
حق کو عیاں کیا دم باطل گھٹا دیا	لی شمس کی ضیا سے قمر نے بھی روشنی

اس در پر عاصیوں کے مقدر سنورتے ہیں

فیض الامین نے بھی یہاں سر کو جھکا دیا



صوفی مولا بخش صاحب نو شہروی رحمۃ اللہ علیہ

صلع گجرات کے مشہور و معروف قصبہ جلاپور جھاں سے مشرق کی طرف 6 میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں نو شہرہ خواجگان واقع ہے۔ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ اکثر اس گاؤں میں تشریف لے جاتے تھے ایک توہاں بڑی کثرت کے ساتھ آپ کے عقیدت مند موجود تھے اور ہیں دوسرا اس وقت وہاں سے قریب ہی دریائے چناب بہتا تھا اور آپ بعض وظائف دریا کے پانی میں کھڑے ہو کر کرتے تھے۔

صوفی مولا بخش صاحبؒ بھی اسی گاؤں کے رہنے والے تھے اس زمانے میں ان کا شمار اپنے گاؤں کے نہایت ہی سرکردہ افراد میں سے ہوتا تھا کیونکہ یہ نہایت ہی صاحب علم بزرگ تھے۔ انہوں نے سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے درست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اپنے وظائف بھی اپنے شیخ کامل کی رہنمائی میں مکمل کئے اور سلوک کی منازل طے کیے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ حضرت صاحب کی طرف سے ان کو صوفی کا لقب عطا ہوا!

صوفی مولا بخش صاحبؒ نے حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی وفات کے بعد اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ جانشین امین الملک والدین حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحبؒ کی خدمت عالیہ میں گزارا اور آپ کے حکم پر اس سلسلہ میں داخل ہونے والے نئے مریدین حضرات کے لئے ایک رسالہ تحریر کیا جو کہ چنگاہی اردو فارسی اور عربی زبانوں کا ایک خوبصورت شاہکار ہے اور اس کا نام انہوں نے حضرت خواجہ حافظ فیض رسول

صاحب“ کے فرمانے پر ”امرار طریقت و گنجینہ حقیقت رکھا“ یہ 1332ھ میں لکھا گیا
لیکن طبع نہ ہو سکا اس کا قلمی نسخہ فقیر (رقم المحرف) کے پاس موجود ہے۔ اب یہ
شائع کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔

صوفی مولا بخش صاحب“ نے نو شہرہ خواجگان، ہی میں وفات پائی اور اس
گاؤں کے قبرستان میں ان کو سپرد خاک کیا گیا۔ التدرب العزت کی بارگاہ عالی میں دعا
ہے کہ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب“ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ
کی قبر انور پر ہر زار ہار ہم تیں نازل فرمائے۔ آمين۔ ثم آمين۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا یا تیری وصف ہو کیا کسی سے
قلم دو زبان ہو گئی بے بسی سے

وَلَوْ كَانَ بَجْراً لِكَلِمَاتِ رَبِّي
ہے قرآن کے اندر کلامِ ربی

تو پھر کیا کے زہرہ ہو وصفِ عالی
ہے پاک و منزہ و عالی معالی

وَهُيَ وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ ہے
نہ ولد و نہ والد نہ بھائی کسو ہے

اوی ذات واحد کا سب ہے تصرف
زمین و زمان آسمان عرش و رفرف

وہ ہے نیچ مخلوق مثل شجر ہے
کوئی پتہ و شاخ کوئی شر ہے

کہیں بن کے مثل شجر وہ کھڑا ہے
کہیں کوہ بن مثل پتھر گھڑا ہے

کہیں سنگ کے دل میں لعل بدخشاں
کہیں ہے صدف میں چو گوہر درخشاں

کہیں بادشاہ بن کے صدر نشین ہے
گدا بن کے آوارہ در در کہیں ہے

عجب شان ہے اور عجب کھیل و قدرت
رہے دنگ سب دیکھ کر مولا کی فطرت

در لعنت سرورِ کائنات

محمد ﷺ کے آد بثیرا نذریا
ہے حق سے علی کل شئ قدریا

وہ عیسیٰ و موسیٰ ہیں اسکی بثیرا
وہ نبیوں میں چوں سرانج منیرا

وہ سردار مخلوق خاتم نبیاں
وہ دین نبی ناخ کل اؤیاں

وہ کلمہ نبی جو پڑھے ہو مسلمان
کفر ٹوٹے دل سے سلامت ہو ایماں

وہ نائب خدا سرویر انبیاء کا
وہ رہبر ہے کل اولیاء اتقیا کا

صلوٰۃ و سلام اس پر مولا کا مولا
پہنچا دے تو چوں مطر بفضلِ اولا

ذرود کہ حل اس سے ہوں مشکالتیں
بلیں رنج، غم درد ہائے نجاتیں

دردح اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین

وہ اصحاب چاروں خدا کے ولی ہیں
ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ ہیں

وہ لخت جگر نورِ چشم نبی ﷺ کے
وہ حسین دل بند زہرہ علی کے

ان پر سدا رحمت خدا کی ہو جاری
وسیلہ ہیں بخشائش کرو گاری

مناجات بدرجہ قاضی الحاجات

تیرے در پ مولا عرض کرے مولا
کہ نامہ عمل کا ہوا جس کا کالا

و سیلہ نجاتوں کا جز فضل تیرے
کوئی بھی عمل نہیں ہے پاس میرے

میں مسئلہ تصوف کا حسب لیاقت
لکھوں اور کروں تجھ سے طلب صداقت

ہے منہ چھوٹا اور بات بڑی ہے
یہ رستہ ہے مشکل تو منزل کڑی ہے

مگر تیرے فضلوں پر امید رکھ کر
گروں بحر میں لیکن کھاؤں نہ چکر

نکالوں صدف سے دور معنوی کو
دیکھاؤں صرافی دوکانوی کو

جو مضمون جاری ہو میری زبان پر
ہو خوش جو نظر ڈالے میرے بیان پر

میں مرید ہوں حضرت خواجہ محمد امینؒ کا
چکوڑی میں ہے مولد و مدن ان کا

خدا کی رحمت ہو سدا ان کی روح پر
کرم باری ان کی مریدوں کے سر پر

وہ ہیں طالب حضرت خواجہ شمس الدینؒ
خدا کی ہو رحمت سدا ان پر آمین

تو ان کے ہوئے پیر چشتی ذی شان
شاہ تونہ حضرت خواجہ محمد سلیمان

میرا سلسلہ بھی ہے چشتی نظامی
ملے جا کے قدیم رسول گرامی

رسول آگے حق سے دنی قندلی
وہ چوں قاب قوسین بل اُس سے ادنی

دردج پیر حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ

لکھوں وصف کیا حضرت پاک دین کی
میرے پیر خواجہ محمد امینؒ کی

وہ نائب پیغمبر مقرب خدا کے
وہ تھے پیشواؤ اولیاء القیاء کے

سخن وقت گفتگوں جو نکلے دہان سے
وہ خلق محمد نپکتا زبان سے

وہ اللہ سے داصل خلائق کے شامل
شریعت کے عالم طریقت کے کامل

حقیقت کے حافظ اور عرفان کے مالک
ولی خداوند اور پورے سالک

وہ صورت بشر اور ملائک سیر تھے
کمالات میں ایک صاحب ہنر تھے

تھے پابوس گھر ان کے اصحاب تمکین
تو تھے کفش بردار ارباب تمکین

جو بیعت میں حضرت کے ہاتھ اپنا دیتا
تو دستِ پیغمبر میں ہاتھ اس کا ہوتا

یہاں اللہ کا مضمون صادق ہو آتا
گزرتا حقیقت سے عرفان پاتا

قدم اپنا اس سلسلے میں جو رکھتا
فناہ سے گزر جام وحدت کا پیتا

کمالاتِ حضرت نہ مجھ سے بیان ہوں
کہ جو خرق عادات ان سے عیاں ہوں

کروں شکر حق کا ادا میں کہاں تک
کہ مرشد میرا شان والا ہے بے شک

عرضِ مصنف در بیان رسالہ اسرار طریقت و گنجینہ حقیقت
و در مدح حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب فاروقی چشتی سیالوی

میرے پیر کے جائشیں ہیں جو حضرت
وہ ہیں نیک نو خوش لقا پاک فطرت

وہ عالم ہیں عابد ہیں عامل شریعت
وہ صابر بلا پر ہیں شاکر بہ نعمت

بیان کیا کرے کم ترین ان کی عظمت
خدا کے ولی مقی با کرامت

ہے فیض رسول ان کا نام مبارک
ہو فیض ان کا جاری بفضلی تبارک

ترقی کا شوق ان کے دل میں ہے پیدا
تو رخ سے ہے نور ہدایت ہو پیدا

جو ہیں آپ کے جملہ اہل ارادت
میں ان سب سے ہوں علم میں کم لیاقت

مگر میری نسبت ہوا حکم صادر
کہ تم اک رسالہ تصوف کا نادر

لکھو جس میں ذکر مقامات ہوئے
مراتب طریقت کا حالات ہوئے

جو ہو واسطے مبتدئوں کے آسان
ہوئیں منتی شوق سے اس کے خواہاں

ہوا حکم جب میری نسبت یہ جاری
انٹھا: قلم میں نے با انگساری

تو غواص بحر طریقت میں ہو کر
نکالے یہ ذر اور دیکھائے پو کر

مگر عیب پر میرے ہو چشم پوشی
کرے نہ کوئی سقم پر گرم جوشی

میرے مولا یہ چند اوراق میرے
نظر میں تیری اور حوالے ہیں تیرے

انہیں نظر جاہل سے پوشیدہ رکھیو
پسندیدہ خاطر نجوم کی کریو

بیان حقیقت احمدی

بصدق اُ آئیت جو ہے گنٹ کنز
نہ نام و نشان تھا وہ مخفی مخزن

فَاصْبِرْ	مضمون	ہوا	آشکارا
تُو عش	حقیقی	کا چکا	ستارا

دُور	کان	مخفی	دوکان	پر	سدھارا	
کیا	اپنا	آپ	اس	نے	رنگین	ناظرا

احمد	میں	گا	جگہ	یہم	محبت
بصد	شووق	بن	آیا	احمد	کی صورت

وہی	آپ	با	پرده	یہم	احمد
ہوا	آشکارا			بنام	محمد بن الحسن

حقیقت انسان

مرکب ہوا انس و نیان سے انسان
کبھی عاقل و گاو جاہل نہ نیاں

ہوا انس کا پایہ اعلیٰ نہ ملکوت
تو نیان کی جائے ہے قبر ناسوت

پڑا انس میں انس جنت کو پہنچا
جو نیان میں آیا جہنم نے کھینچا

یہ دو مادہ متغیرہ فلکی ارضی
یہ ہیں دونوں جسم بشر میں مش قاضی

ہر اک مادہ ہر دو سے حسب مراہش
ہر انسان کو کھینچتا ہے بہ تعجیش

پہنچتا ہے وہ انس سے جانب افلک
تو نیان سے اس کو گراوے تھہ خاک

بڑے انس صحت سے علمائے دین کے
تو نیان صحت سے شیطان لعین کے

کہ یعنی جو صحت رکھے جاہلوں سے
گرے قہر نیان میں ہو کاہلوں سے

جو ناقص ہیں بے پیر و عمر ادائی
تو ابلیس مکار ہوا ان کے شامل

گراتا ہے بس قہر نیان میں ان کو
جہاں تک پٹے بس نہ چھوڑے کسی کو

پڑا جب کہ انسان نیان میں آ کر
تو احکام انس اسکو بھولے سرابر

کے یعنی اوامر جو ہیں عدل و احسان
تو نہیں نہ منکر سمجھی بھولے انسان

بلا فضل مولا بجز مدود رہبر
نہ نکلے کوئی قهر نیان سے ہرگز

تو حکم خدا فاسکلوا کام آوے
جسی نفس و شیطان تہ دام آوے

نہ ہو ترکیہ نفس جب تک کہ یارو
نہ ہو تصفیہ قلب سوچو پچارو

نہ ہو رحمت حق نمایاں وہاں پر
تجھیے حق ہو نہ اعیاں وہاں پر

بجز رہبری مرشد کامل اکمل
نہ ہرگز ہو اے طالب حق کے حامل

ہوا فرض مرشد کا تم کو پکڑنا
تو قرآن میں وَابْتَغُوا یاد کرنا

یہ اللہ کہا حق نے ہے ہاتھ مرشد
کرو عمل جو کچھ کرے مرشد ارشد

ولے مرشد ہوئے پابند شریعت
نہ ہو راہ بد کا کوئی عمل بدعت

جو منہ دیکھو اس کا ہو پیدا محبت
جو بولے سخن ہو سراسر فضحت

منور ہو دل اس کا از نور عرفان
نہ پہنچاوے ہر گز کے بار نقصان

وہ مرشد ہے کامل ولی ہے خدا کا
وہ رہبر ہے ہادی ہے راہ ہدا کا

مدارج نفس و معرفت اسماء

مدارج جو ہیں نفس کے چار جانوں
چو چاروں کے بس نام بھی چار مانوں

دوہ امارہ لواحہ اور ملجمہ ہے
چہارم کو حق نے مطمئنہ کہا ہے

نہ ہوئے الگ آدمی سے عمر بھر
سکھاوے بہکاوے ستاوے سراسر

بصدق فتنہ و الموت اس کا
فقط رنگ بدلتے نہیں لیک مرتا

کرے تزکیہ زہد سے جبکہ انسان
تو پاک ہو لتا ہے از قبر نیان

سنوا ائمہ نفسی کہا ہے
وہ یوسف نے قرآن میں یہ لکھا ہے

مگر سرور پاک فخر رسول ﷺ
کہا ہے ہوا نفس میرا مسلمان

جو مو تو کہیں راہ روائی طریقت
یہ بھی تذکیہ نفس ہے درحقیقت

کرو پاک اس کو کرے نہ شرارت
ہوں احکام شرعی ادا جز حقارت

تو بعد اوسکے ہو تصفیہ قلب حال
نزوں تجلی ہو ہو حل مشکل

شناخت نفس امارہ

ہے جب تک امارہ یہ نفس یارو
تو شیطان کا یار اس کو شارو

نہ شرم و حیا اور نہ ایمان رکھے ہے
نہ احکام شرعی پر ایقان رکھے ہے

نہ یاس و نہ امید کچھ دیہان میں ہے
سدا شہوتوں کی صدا کان میں ہے

شب و روز عصیان کرے شوقِ دل سے
نہ توبہ کرے وہ کبھی ذوقِ دل سے

شناخت نفسِ لواحہ

جو لواحی کی اُسے نوبت آئے
تو امید کی شاخ پھل بھول لائے

تو شوق عبادت ہو اوس کو پیدا
ہوا دل میں نور ہدایت ہویدا

گناہ سے تنفر ہوئے اسکو حاصل
جو سہوا ہو ہو توبہ کی طرف مائل

خیالات ملکوتی پیدا ہوں دل میں
رکھے ذر مکنون گرے خواہ بگل میں

شاخت نفسِ ملحمہ

ہوا ملحمہ نفس جس دم کے یارو
کرو شکر اور حمد ربی پکارو

ہوا الام گاہ اوسکو ہو گاہ القا
خیالات جبروتی پیدا ہوئے آئیں

بنے نائب اور صاحب ارشاد ہوئے
عبادت میں دن رات دل شاد ہوئے

جہان کو سمجھنے لگے مثل رائی
ہوت اے نور عرفان سے آئیں

شناخت نفسِ مطمئنہ

ہوا نفس جب مطمئنہ کسی کا
ہوا منقطع کل ارادہ اسی کا

ارادے میں ازلی کے فانی ہوا وہ
معیت میں پہنچا حقانی ہوا وہ

بجز امر حق وہ نہ بولے نہ کھاوے
نہ بیٹھے نہ اٹھے کہیں پہ نہ جاوے

ہوا مُصدق ان صلائی و نُسکی
خدا کے لیے ہوئے سب حرکت اسکی

خدا مطمئنہ نفوسوں کو ہر آن
میں راضی ہوا لکھتا ہے بیج قرآن

شرح من عرف نفسہ

میں لکھتا ہوں اب شرح من عرف نفسہ
مثال اس کی لکھتا ہوں ہے یہی بخوبی

کہ جیسے شجر کا شر پھول و پتا
نکل کر کے بس تج سے وہ ہے اگتا

تصرف وہ سب تج کا ہی ہے ہوتا
مگر پھول و پتا نہیں یہ سمجھتا

کہ میں کون ہوں اور کہاں سے ہوں آیا
تو غافل نے اصل وطن کو بھلا کیا

جو آخر وہی شج بن ہوئے ظاہر
گل و برگ ہا سب گریں خشک ہو کر

یہ سب کچھ احمد کے شجر کے ثمر ہیں
یہ باقی ہے سب اور فانی مگر ہیں

یہ سب کچھ آوے دل میں تو حاصل ہو عرفان
تو پہچانے نفس اور رب اپنا عیاں

بیان مدارج عالم اربعہ

مدارج چہار عالموں کے لکھوں میں
تصوف میں جو صوفیوں نے لکھے ہیں

ہے ناسوت پہلا تو ملکوت ثانی
جو جبروت ہے چو تھا لاہوت جانی

نشان و بیان مکان عالموں کے
لکھوں میں مطابق بیان کاملوں کے

یہ ناسوت ہے خاک سے آسمان تک
تو ملکوت ہے ہفت آسمان تک نہیں شک

تو جبروت ہے سدرۃ المنتہی سے
ملا جا کے زیر عرش خدا کے

تو بس آگے لاہوت ہے مان لے تو
یہیں ہے ابتداء و انتہاء جان لے تو

بیان شریعت طریقت حقیقت معرفت

ہے اول شریعت رسول ﷺ خدا کی
محمد ﷺ نبی خاتم الانبیاء کی

یہ وہ سڑک ہے جس پر چلتا نہ بھولے
مگر دین اسلام پہلے قبولے

یہ وہ شمع ہے نور سے جس کے واللہ
کرے ہر ولی طے منازل الی اللہ

اگر یہ نہو تو اندھیرا کفر کا
نہ پہنچنے دے بس راستہ بال بھر کا

جو سالک بنے ہو کے تارک شریعت
نہ پاؤے گا ہرگز وہ بوئے حقیقت

وہ دیوانہ ہے یا کہ مکار ہے وہ
نہیں وہ ولی بل گنہگار ہے وہ

جو اول شریعت ہے دوئم طریقت
تو سوم ہوئی بعد اوس کے حقیقت

چہارم ہوئی معرفت اے برادر
جو ان چار دریا کا ہوئے شناور

ولایت ملے اوس کو وہ ہی ولی ہے
خدا اوسکا اور وہ خدا کا بیلی ہے

تعلق خدا اور اس میں ہو پیدا
کہ جیسے ہو خوشبو گلوں میں پیدا

ولیکن شریعت سے ہو حل مشکل
وگرنہ چوخر افتاد است درگل

بیان تعلق درمیان اقسام مراتب

اوائل میں انسان نیان میں ہوئے
تو ناوت میں راستہ بھول روئے

پڑا نفس امارہ سے کام اوسکو
لجام شریعت کا ہے دام اوسکو

جو نیان پر اونس غالب ہو آؤے
تو طریقت میں آراہ ملکوت پاوے

تو نفس اوس کا لواحہ ہے جان لے تو
ہوا۔ اوپر فضل خدا مان لے تو

جو عالم میں جروت کے قدم مارا
تو نیان سے بالکل ہوا بس کنارا

تو نفس اُس کا ہے ملجمہ اے برادر
حقیقت کے دریا کا ہوئے شناور

گذر ہوئے عالم میں لاہوت کے جب
تو نفس اس کا ہو مطمئنہ سنو تب

ہوئے معرفت کہش عرفان کا مالک
تو سیر الی اللہ کرے ختم سالک

شرع سیر فی اللہ ہوئے اوسکو آگے
من اللہ میں پھر عبد کامل ہو جاگے

شرح مقامات عشرہ سلوک

مقامات عشرہ جو ہیں ذر طریقت
لکھوں میں بہ تفصیل ان کی حقیقت

وہ توبہ انبات ہے اور زہد جانوں
ہے صبر اور شکر و توکل پچانوں

تو ذکر اور توجہ کہا سالکوں نے
مراقبہ عزلت لکھا عارفوں نے

پشمیان ہونا گناہوں سے یارو
یہ باطن کی توبہ ہے سن کر بچارو

تو ظاہر میں استغراق اللہ ہے کرنا
زبان سے اور اس کی عقوبت سے ڈرانا

انابت توبہ الی اللہ ہے بھائی
علامت یہی صدق توبہ کی آئی

یہی ہے زہد کی شرح رُک تعلق
کرو ماسوا اللہ کا دل سے ہے لائق

شرح صبر کی نفس کو روکنا ہے
خلاف امر ہر گز نہیں دیکھنا ہے

وہ شکر ہے بجا لانا حکم الہی
کہ ہے بندگی حسب امر و نواہی

توکل بھروسہ خدا پر ہے کرنا
غنى فقر میں ایک حالت پر رہنا

شرح ذکر غفلت کی ضد جان لے تو
وہ یاد الہی سدا مان لے تو

توجه ہے دل کا تعلق خدا سے
ہے عشق حقيقی رسول خدا ہے

مراقب سمجھتا ہے اللہ کو حاضر
وہ حاضر سدا اور ہمیشہ ہے ناظر

وہ عزلت کے معنی ہیں گوشہ نشینی
کنارہ کشی غیر حق سے یقینی

قاطعت کے معنی نہیں طمع کرنا
تو درع مرادف ہے تقویٰ سمجھنا

ریاضت درستی اخلاق جانوں
عمل سے تعلق عبادت کا جانوں

جو اصطلاحات لکھے گئے اب
رضا اور تسلیم کے ساتھ یہ سب

ہے تفصیل عشق خدا ذوالمن کی
محبت رسول اتباع سنن کی

ہے اصل اصول اتباع سنن سے
ہو حسن معامل خداو خلق سے

بیان سیر الی اللہ

وہ کیفیت احمدی یاد کر کے
احد جیسے احمد بنال دیہان دہر کے

چھپا جس طرح میم کا ڈال ٹھنڈک
کھجی م جیسے ہوئی خلق جہت پڑ

نزل میں آ ذات باری تعالیٰ
وہ خود آپ انسان کامل بن آیا

جو من تو کار ہو کہا گا ہے یہی تجھو
یہی دہم دوئی ہے مٹا دل سے اسکو

سمٹ کر کے مد میم پر جا لگے جب
فناہ فی الرسوی مرائب ملے تب

ہوا دور جب سیم کا وہم دل سے
احد رہ گیا ذر نکل آیا گل سے

تو سیر الی اللہ یہی جانو تم
مراتب فافی اللہ مانو تم

کہ یعنی وہ جس طرح پاکر تزل
بان آکے خود آپ انسان کامل

پہنچنا انہیں سیرہیوں سے ہے چڑھ کر
احد شاہد عارفینوں کے درپر

یہ مد کا مست جانا احمد کی حد ہے
مٹا سیم کا وہم باقی احمد ہے

تو سیر الی اللہ کرے ختم ساک
وہ عارف ہے کامل جو پہنچا احمد تک

بیان سیر فی اللہ

کے سیر فی اللہ تو حیرت میں آوے
بیان صح و سکڑی کیا کچھ نجاوے

اے بھر عرفان کا گرداب جانوں
کہ حیرت کی دو قسم آئی ہیں مانوں

جو مرشد نہ امداد اوسکی کرنے گا
تو گرداب میں وہ پڑا ہی رہے گا

جو حیرت میں مذمومہ کے آگیا وہ
عمر بھر کو مجدوب بن کر رہا وہ

نہ کچھ حاصل اس کو اور سلوک اس کا باطل
نہ دیدار ہوا اور نہ انوار ہوئے حاصل

جو ممدوحہ حرمت ہے سالک کی یارو
تو رحمت میں حق کے سدا ہے شمارو

تو وہ بعد حرمت یہی لذت کو پاوے
صرت وہ انوار دل سے نہ جاوے

ظہور اس سے ہو خرق عادات کا بھی
کثرت ظہور ہر کرامات کا بھی

جو یہ سیر سالک کی مش شجر ہے
ظہور کرامات مش شر ہے

سیر من اللہ بـا اللہ

پس از سیر فی اللہ من اللہ میں آوے
بنے عبد کامل تو تسلیم پاوے

مراتب عروج و نزول خدائی
ہو سیر شب کچھ رہی نا جدائی

ہوئے ہوش قائم بن انسان کامل
رہے خلق میں لیک اللہ سے داخل

تو مصدق مضمون زیریں بنایے
کہ من عرف نفر فقدر عرف رب

ظہور کرامت نہ ہو لیک گاہ گہر
نہ ہو شان اوکی سے انسان آگاہ

کرے حق بیان صفت اولیائی
میرے اولیا ہیں گے تحت لوائی

نہ وہ حق سے حق اوس سے گاہ جدا ہے
وہ شفقت کا دست اوس کا دست خدا ہے

بیا اللہ کہا حق نے قرآن کے اندر
صلاتی و نسکی ہو اللہ سراسر

در تعریف رہبر دُرشد کامل

وہ قوت رکھے صاحب ارشاد رب سے
ہوں قربان سب جب خن بولے لب سے

توجه سے وہ سیر ملکوت اعلیٰ
کراوے تجھے بلکہ اوس سے بھی اعلیٰ

کرے چور کو قطب باکی نگاہے
تصرف کرے ملک میں جیسے چاہے

خدا کے ولی اہل ہمت سمجھی ہیں
وہ علمائے امت نبی ﷺ کا النبی ہیں

اصل ارطیفیت و مکتبہ نقدینگی

گر ایا ملے تم کو قسمت سے رہبر
پکڑ او سکو تو فاسکلوا یاد کر کر

ہے مرشد کی اونی لیاقت یہاں تک
کہ پہنچاوے طالب کو حد فناہ تک

گر ایا نہیں تو اوسے لینا بیعت
کسی سے نہیں جائز ہے درحقیقت

وہ خود ڈوبے اورں کو بھی وہ ڈوباؤے
بنے عاصی اور نکو بھی عاصی بناؤے

بنے نائب مصطفیٰ ﷺ بے خبر ہو
پڑے کفر میں جائے او سکی سقر ہو

اوے طمع دنیا نے گھیرا ہے یارو
وہ مصدق لا تاکلو کا شمارو

حکایت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی

حکایت لکھوں قطب اقطاب کی اب
وہ خواجہ قطب الدین کا کی کی میں سب

تھے قطب ولائیت ستون دین متین کے
وہ مرشد تھے امتش شاہ مش دین کے

شہر دہلی ان کا بڑا معتقد تھا
اراکین کو لیکن ان سے حد تھا

کیا مشورہ سب وزیروں نے مل کر
کوئی بات شہر کو سنا دیں بنا کر

کہ جس سے گرے رتبہ قطب والدین
لگے کرنے کوشش شب و روز بے دین

تو بس اک زن فاحشہ کو بلا کر
زر و مال کچھ نقد و جنس اسکو دیکر

سکھایا کہ جب باادشاہ اپنے گھر سے
ب ہمراہی خواجہ نگلے ادھر سے

تو اوس وقت فریاد کیجو کہ شاہا
بڑا مجھو اس پیر نے ہے ستایا

زنا کاری مجھ سے یہ کتا ہے ہر شب
حمل اس کا ہیگا میرے پیٹ میں اب

بہت دن سے مجھ کو نہیں خرچ دیتا
نکاح کا کہوں گر ہے انکار کتا

میرا فیصلہ اے شاہا تجھ تک ہے
زمین پر ہے تو اور خدا بر فلک ہے

جو ذر سے گرم ہوئی اوس زن کی مٹھی
زن فاٹھہ منتظر وقت بیٹھی

جونی شہہ نکل کر کے ایوان سے اپنے
لگا ٹھیکانے وہاں پر اور ہوا کھانے

تو خواجه بھی ہمراہ تھے بادشاہ کے
اور ارکان دولت بھی حاضر وہاں تھے

وہ فرصت کو بدخوا غنیمت سمجھ کر
ہوئے آ کے دربار شاہی میں حاضر

جو انہوں نے سیکھایا تھا سب کو کہہ سنایا
تو خاموشی کا شہہ کو سنائما آیا

یہ سن کے سب کے اور بادشاہ کے اوڑے ہوش
تو خواجہ بھی حیران رہا اور خاموش

تو خواجہ نے رخ سوئے اچھیر کر کے
سر عجز درگاہ باری میں دہر کے

پکارا کہ اے خواجہ خواجگاں کے
میرے رہبر و سیر لا مکان کے

پڑا وقت ہے کہ مدد میری آکے
مجھے خوار کرتے ہیں تہت لگ کے

یہ سب حال شاہ و گدا دیکھتے تھے
ولیکن تھے حیران نہیں بولنے تھے

اوی وقت خواجہ جی حاضر ہوئے آ
پکارا میرے قطب بولو ہوا کیا

کیا عرض یا چیر وقت مدد ہے
کہ تہمت زناہ سے میرا حال روہے

زن فاحشہ جھوٹی تہمت لگاوے
زناہ کا یہ الزام مجھ پر جمادے

تو حضرت ذرا دیر خاموش رہ کر
رخ اپنا شکم فاحشہ کی طرف کر

پکارے کہ اے نطفہ ٹا تحقیق
کہو تیری ماں حق کہے ٹا کہے حق

درون شکم سے جنیں بول اٹھا
میری والدہ کا بیان سب ہے جھوٹھا

گواہی بریت ملی جب شکم سے
بڑے خواجہ غائب ہوئے ایک دم سے

جو سب نے یہ دیکھی ولی کی کرامت
ہوئی حاسدوں کی ہریت ندامت

تصاغف ہوئے اعتقاد ان سہوئے
ہوئے حوصلے پست سب حاسدوں کے

قدم پر گرے سب مسلمان ہو کر
بنے طالب صادق ایمان لا کر

جو معصوم لڑکے نے یوسف کی خاطر
گواہی بریت کی دی دودھ پی کر

بریت کو خوبجہ کے حق ایک دم سے
گواہی دلائی درون ششم سے

حدیث نبی ﷺ جو بحق ولی ہے
کہ علمائے دین نبی چوں کا انبی ہے

تو علماء دین سے مراد ہے ولی کی
بھی کرتی ہے ظاہر حدیث نبی ﷺ کی

کر علماء انبیاء کا
وراثت ولائیت ہے حق اولیاء کا

کرامت ولی بہ سند قرآن مجید

لکھا حال قرآن میں ہے ولی کا
تحا اarkan دولت سلیمان نبی کا

کوئی ہے لگا کہنے حضرت سلیمان
کے لئے آوے وہ تحنت بلقیس کو یاں

ولی قبل اسکے کہ بلقیس و شکر
وہ آؤں یہاں تک مسلمان ہو کر

تو عفریت بولا میں لے آؤں یہاں تک
کہ قائم تو ہو جا کے تیرے مکان تک

جو عالم تھا ان میں وہ بولا کہ بے شک
میں لے آؤں یہاں تک کہ پرستہ ترک

جو دیکھا رکھا پایا نزدیک اپنے
وہی تحنت جو تھا منگایا نبی نے

بیانِ کرامت بی بی مریم ولی اللہ

ولی خدا تھی وہ بی بی مریم علیہ السلام
تو قرآن میں اوسکا ہے حال ارقام

نبی ذکریا بیت اقدس میں اوس کو
جو جاتے کہیں بند کر جاتے شب کو

جو پھر لوت کر پاس بی بی کے آتے
تو جنت کے میوے رکھے پاس پاتے

جو پوچھا نبی نے کہاں سے یہ آئے
کہا ہذا من عند ربی ہیں آئے

یہ سند لکھی میں نے بھیں دو حکایت
کہ ہو رفع تب منکروں کی شکایت

ولی کو بہت زور حق نے دیا ہے
ولی کا بڑا مرتبہ حق نے کیا ہے

کرامت کا انکار ہر گز نہ کجھے
سند اس کی قرآن میں دیکھے کجھے

ہدایت طالب

مراتب میں حق ظلی کرنے کو آیا
نیابت میں آ کر ظہور انسے پایا

سرفراز سب سے بشر کو کیا
سرپا خلافت کا اس کو دیا ہے

خدا سے خلافت ملی مصطفیٰ ﷺ کو
تو ان سے ملی اولیاء القیاء کو

اسی طرح سے سلسلہ ہے نیابت
ملے سب کو درجہ درجہ خلافت

خلافت نیابت کو جب تک کہ انسان
نہ پہنچا تو ناقص رہا زیر نیاں

اگرچہ کرے وہ کس قدر عبادت
نیابت کی ہر گز نہ پاوے سعادت

نہ صداق جب تک بنے داعنوں کا
کرے ناعملی جب تک فاسلوں کا

نہ داخل کسی سلسلے میں ہو جب تک
نہ بیعت کرے ہر کامل سے تب تک

نہ پاوے نیابت کرے گر بہادر
عمر بھر عبادت دلے شاذ نادر

مثال اسکی جیسے وزارت کا درجہ
کروڑا پتی کو لے نہ یہی رتبہ

مطلوب جو ہو سلسلے نوکری میں
وہ درجہ بدرجہ بڑھے چاکری میں

ترقی کرے مرتبہ اونچا پاؤے
تو آخر وزارت تک پہنچ جاوے

اگر تجھ کو رحمت خدا کی ہے شامل
تو کر بیعت پیر کامل کی حاصل

ہوا جب کسی سلسلے میں تو داخل
ہوا زمرہ صاحبوں میں شامل

تو بے شک تو پہنچے نیابت کی حد کو
مٹے وہم دل سے تو پاؤے احمد کو

تو مرشد سے پہلے ملے ہے خلافت
تو پہنچے رسول خدا کی نیابت

جو نائب ہوا وہ رسول خدا کا
تو بس ملے گا اس کو رتبہ ہدا کا

جو مرشد کے در کا گدا ہو نہیں شک
وہ پہنچا درِ مصطفیٰ ﷺ مجتبی تک

ملا حضرت مصطفیٰ ﷺ گر تو جانوں
ملا اس کو اللہ نہیں شک مانوں

جو طالب کا ہو طالعہ بخت یاور
تو بحر طریقت کا ہوئے شناور

جو غوطہ لگایا حقیقت میں اس نے
درِ معرفت کو نکالا ہے تنسے

بیان لطائف ستہ

سکھاتا ہے مرشد سلوک طریقت
کروں کچھ بیان اب میں اس کی حقیقت

نتیجہ سلوک ہیگا سب سے لطائف
تو ستہ لطائف کے لکھوں کوائف

لطائف ہیں چھ یہی کہا سالکوں نے
تو اسماؤ و رنگ و مقام عارفوں نے

لکھی ہے ب تفصیل سب کی حقیقت
سن اے طالب صادق و نیک نیت

وہ نفسی و قلبی و روچی کہیں ہیں
وہ سری خنفی اور انخنی لکھیں ہیں

وہ پہلا لطیفہ ہے نفسی پچھانوں
مقام اس کا ناف اور رنگ زرد جانوں

وہ قلبی کی جا قلب ہے جان لے تو
تو رنگ اس کا ہے سرخ بس مان لے تو

جگہ روچی کی سیدھا پہلو ہے یارو
تو رنگ اس کا ہے بزرے میرے پیارو

وہ سری ہوا صدر کے درمیانی
تو رنگ اس کا ہے نیلگوں آسمانی

خنفی درمیان ہر دو ابرو ہے بھائی
وہ رنگ اس کا ہے مشہ سرمه سیاہی

وہ اخنی کی جگہ جانو تم
تو رنگ اس کا کالا سیاہ مانو تم

جو پہلے زبان پر ہوئے ذکر جاری
تو بعد اس کے قلب تک ہوئے ساری

جو دل میں پہنچ کر ذکر قائم ہوا جب
تو حرکت میں آ تلب جاری ہوئے تب

نشان اس کا یہ ہے شب روز ذاکر
جو غافل ہو دل سے نہ ذکر اکثر

جو دل سے بودھا ذکر روچی تک آیا
تو روچی میں آ کر قرار اس نے پایا

نشان اس کا یہ ہے کہ از مہر ساقی
ہو خود فانی اور ذکر و مذکور باقی

جو روچی سے بڑھ ذکر سری میں پہنچا
تو سالک کو جذبے الہی نے کھینچا

وہاں ذکر و ذاکر ہو دیں جملہ فانی
تو مذکور باقی رہے میرے جانی

اسی ذکر کا حال جانی لکھا ہے
کہ یہ ذکر سر ذکر خاصاں ہوا ہے

یہاں ذکر کا خاتمه ہوئے یارو
یہی ذکر کی حد ہے تم شمارو

خفی اور انہی میں ہے سیر فی اللہ
مقام مشاہدہ معاشرہ ہے باللہ

یہ صحو اور سکر اور حیرت کی جا ہے
یہاں کا بیان بس خدا جانتا ہے

بھی علم مقامات لکھا گیا ہے
عمل سے ہو معلم حقیقت یہ کیا ہے

ا کبھی بہر رفع تکلف کے مرشد
شروع سے فناہ کا کرے شغل ارشد

ہو جس قدر کم راستہ تکلیف کم ہو
تو منزل ہو کم ذکر کی حد تم ہو

بہت جلد طالب کو پیرانِ کامل
کر دینے ہیں ساتھِ اللہ کے واصل

ہدایت مفصل برائے طالب بطور عملی

جو ہو طلب صادق ، نیک نیت
کرے ابتد میں عمل بر شریعت

کرنے علم ظاہر ہے سمجھیل پوری
کے بے علم حاصل نہ ہوئے حضوری

جو بے علم ہو کر فقیری کرے گا
یا کافر یا دیوانہ ہو کر مرے گا

عمل بر شریعت کرو پہلے بھائی
کہ ٹا قلب سے دور ہوئے سیاہی

جو تصفیہ حب شریعت ہو حاصل
ہوئے نفس تزکیۃ کی طرف مائل

تو پھر علم باطن کا جو ہے طریقت
پکڑ پیر سیکھو تو سمجھو حقیقت

کیا زہد نا سال چھتیس حضرت
شگر گنج ” نے جو ہے پیر طریقت

تو بعد اس کے مرشد کی خدمت میں آئے
ہو بیعت بجا شرط خدمت کی لائے

جو کی خدمت پیر بارہ برس تک
می سمجھی کے بعد اس کے اسیں نہیں شک

ولی اولیا اور سلف صالحین سب
اس طرز پر گزرے ہیں اہل دین سب

مگر پیر کی ڈھونڈ کوش سے کریو
دنخے بازو مکار مرشد سے ڈریو

گر اس کے پھندے میں پھنس جاؤ گے تم
تو راہ ہدا کو نہیں پاؤ گے تم

اگرچہ ہے پہچان کامل کی مشکل
تو اول نشان ہو شریعت میں کامل

جو منہ دیکھو تو نرم ہوئے تیرا دل
کرے بات ہو نور عرفان حاصل

مجالس سے اس کی محبت ہو پیدا
ہو عشق اتباع سن کا ہویدا

گر ایا ملے پیر کلے تو بیعت
و گرنہ کہیں دوسری جا ہو رخصت

طریقہ تلقین و بیعت مرشد

جو طالب در بیر و مرشد پہنچا
تو یوں مرشد نے پایا طلب گار سچا

تو یوں اس کو مرشد تصوف سکھاوے
محبت سے سے لطائف کراوے

کہ طالب کو پہلے سے روزہ رکھاوے
صلوٰۃ اور درودوں کی کثرت کراوے

شب سیری کو پھر اس کو بلا کر
کرے دست بچ پہلے توبہ کرا کر

پڑھاتھ طالب کا ہاتھوں میں لے کر
کہ بایاں ہو نیچے تو دایاں ہو اور پر

جو تجدید اسلام اس کو کراوے
یہ اللہ کا مضمون صادق ہو آؤے

کہے پیر طالب کو اے پاسعادت
یہ دامن ہے اس کی خدا تک نہایت

پڑھا اس کو ہو سلسلہ میں تو داخل
تو ہو زمرہ صاحبوں کے شامل

کرے طالب اقرار کی میں نے بیعت
رہوں گا میں تا زندگی بر شریعت

رکھا میں نے قدم اپنا راوہ ہدا میں
دیا میں نے دل اپنا عشق خدا میں

تو پھر پیر طالب کو خلوت میں لے کر
سکھا دے سیکھانا جو ہو۔ اس کو بہتر

کہے پیر پہلے نے اس کو طالب
کہے۔ بعد طالب نے پیر مطلب

ای طرح سے بار تکرار کر لیں
تو پھر پیر طالب کو یہ بات کہدیں

میرے پیر اور پیر پیراں سے مجھ تک
اور ہیں مصطفیٰ و خدا سے بلا شک

جو پہنچا مجھے میں نے پہنچایا تمہ کو
کہ آگے طالب قول ہے یہ مجھ کو

تو پھر حکم طالب کو مرشد کرے جو
کہ ہر خُوقتی کے پیچھے پڑھے وہ

دروو اور اسماء مثلاشہ دو صد بار
چھ رکعت اوائیں کے چار ناچار

تو بعد اسکے دو رکعت حفظ ایمان
پڑھو تم ہے پیر طریقت کا فرمان

پڑھو وقت سونے کے تم کلمہ سو بار
بزرگان دین سلسلہ کے جو ہیں یار

تو پہلے بروح رسول ﷺ جہاں پر
ثواب اس کا پہنچاوے سب خواجگان پر

بیان تعلیم ذکر چار ضربی

طریقہ یہی ہے چار ضربی کا بھائی
کہ جاروب دل ہے یہی بھر صفائی

بجا لا کے آداب قبلہ رخ ہو کر
تو ہو چار زانو کرے ذکر ذاکر

شرع بائیں زانوں سے لا کھینچ کر تو
پہنچا دائیں زانوں تک اے خوش بیر تو

الہ کو تاکتف دائیں لے جا کر
تو الا اللہ کی ضرب دل پر لگا پھر

جو سہ شن یا ہفت و نو بار پڑھ لو
محمد رسول اللہ یک بار کہہ دو

جو سو بار یہی بعد مغرب پڑھو تم
تو الا اللہ اس کے تضاعف کرو تم

لگے ضرب در جوف دل اے برادر
نہیں خطرہ ماسوا الہ سراسر

تو پھر اللہ تین سو بار پیارے
پڑھو روز تم بیٹھ کر ہو کنارے

الف الہ کا ناف سے کھینچ کر یار
ختم ہا کرو در دماغ سر ہر بار

کہ ٹا ہوئے تصفیہ قلب ذاکر
میں خطرہ ہا جو گزرتے ہیں دل پر

بیان خطرات اربعہ

سنو خطرہ ہا چار ہیں اے میری جان
مقامات اور اسماء اس کے پہچان

میرے پیر نے جیسے مجھ کو بتائے
اس طرح میں نے یہ ہیں کہہ سنائے

وہ پہلا ہے شیطانی نفسانی ثانی
تو ملکوت چوتھا ہے رحمانی جانی

وہ شیطانی خطرہ ہے بر زانوئے چپ
وہ نفسانی بر سیدھا زانوئے ہیں گپ

وہ ملکوت خطرہ ہے برکنہ راست
وہ رحمانی در دل ہوائے کم و کاشت

تکبر ہو شیطانی خطرہ سے پیدا
حد غصہ و بعض ہوئے ہویدا

تو نفسانی خطرے سے شہوت بڑھے ہے
زر و مال و عزت کی لذت بڑھے ہے

وہ ملکوتی خطرے سے امر اطاعت
ہوویں پیدا جیسے ثواب و عبادت

وہ رحمانی خطرے سے شوق و محبت
ہوویں پیدا مانند اخلاص و الفت

مثانا ہے ان خاطروں کا لازم آیا
طریقت کے پیروں نے ہے یہی بتایا

سو یہی چار ضربی جو ہے ذکر مذکور
میں خطرہ ہا اس سے مانند کا فور

اس کو ہی کہتے ہیں تھفیہ دل
اسی سے ہی ہوتا ہے ترقیہ حاصل

بیان تعلیم پاس انفاس

بیان پاس انفاس کو میں کروں اب
سے شوق سے اور محبت سے طالب

وہ بذریعہ انفاس ہے ذکر کرنا
زبان ساقط اور سانس کو جاری رکھنا

کہ یعنی جو ہے اسم ذات مبارکہ
وہ پہنچانا ہے سانس کے ساتھ دل تک

بیان تک کہ وہ اسم ہو دل میں پیدا
کہ ہو ذکر کی حرکت دل میں ہوپیدا

جو حکم عمل ہے بتاؤں میں تجھ کو
میرے پیر نے جیسے سکھلایا مجھ کو

کرو اس کو پچھے نماز فجر کے
دگر وقت بعد از ادائے عصر کے

تختہ کی بیٹھ رہو بیٹھا پیارے
تو ادب اس کے بجا لا کے سارے

لبیں۔ تیری اور چشم ہا بند کر کے
زبان ساتھ تالو کے پوند کر کے

تو تھوڑی تیری تیرے سینے پہ دھر کے
یہی سمجھو توجہ طرف دل کے کر کے

جو اندر کی جانب تیرا سانس آوے
وہ با لفظ اللہ دل کو ہلاوے

جو باہر گئے سانس ہو کر تصور
یہی پاس انفاس ہے کر تو باور

جو کچھ مدت اس پر تو محنت کرے گا
تیرے دل میں یہ اسم ذاتی بھرے گا

یہاں تک کہ ہوئے تیرا قلب جاری
زبان سے بڑھے ذکر دل تک ہو ساری

یہی نسبت ہوئی جس گھری تم کو حاصل
شب و روز محنت سے کر اس کو کامل

یہ کثرت سے ہے پاس انفاس کرنا
تو واقف سدا حرکت دل پر رہنا

تمہیں لذت اس ذکر کی ایسی آؤے
ہر دنیا وہ ما فی تمہیں کچھ نہ بہاوے

ہے دل تیرا حب دنیائے دون سے
ہو نیان طاری سب عقل و فون سے

بیان طریقہ دل کی حرکت کے اور ایک سیر معہ و قوف قلبی

تو فارغ ہوئے پاس انفاس سے جب
تو دل کی طرف ہو کے متوجہ تب

کرو حرکت دل کا اور اک بھائی
خیالات کی دل سے کر کے صفائی

کرو حرثا حرکت اسکی ہو معلوم
کہ سانسوں کی آہٹ سے ہوتی ہے معدوم

شرح حر کی سانس کو روکنا ہے
نہ اور نہ نیچے طرف کھینچنا ہے

اوائل میں گرچہ بھی ہوتی ہے معلوم
تو آخر بھی محنت سے ہوئی ہے معلوم

ہوئے ظاہر اس طرح سے پہلے حرکت
کہ جس طرح سے ہو گھڑی کی وہ نک نک

تو نام اس کا اب حرکت منفصل ہے
بڑھے جب تو نام اس کا پھر متصل ہے

یہاں نک بڑھے ذکر ہو دل میں پیدا
کہ آثار سب جسم میں ہوں ہویدا

یہاں نک کہ موئے بدن ہوں بحرکت
ولیکن یہ ہے حرکت دل کی برکت

لہذا توجہ رکھے دل کی جانب
نہ ہوئے رجوع دوسری طرف طالب

مگر جب یہ پیدا ہوئے دل میں حرکت
تو اس طرح سے بر درش کر ہمت

تجھے کرے سانس کو روک طالب
کہ بتا سمجھے میں آؤے حرکت کا مطلب

لگا کان دل اس کو سمجھے نے جب
یہی آہتہ معلوم ہونے لگے تب

یہ ذاکر ہے دل اللہ اللہ ہے کہتا
ولے غیر کوئی نہیں اس کو سنتا

جو غلبہ کرے ذکر پہلے بدن میں
کرے رونگٹھا رونگٹھا کھڑا تن میں

جو اس سے بڑھے وہ اثر ہوئے پیدا
ہوئے ذکر دیوار و در سے ہویدا

و لے ذکر سے دل کے عی ذوق پاوے
تجہ دگر طرف تھی نہ لادے

= سب ذکر طوروں کا مبداء وی ہے
نزول جو کا شیدا وی ہے

اس کو عی دیکھو اسی کو عی بحالو
اس سے عی سوراخ مطلب ٹکالو

جو کچھ اور بھی قدم ہت پڑھاوے
عجائب غرائب " تکین پاوے

ئے جو کہ آواز ہو خواہ کیا
دھوش ، طیوروں کی آواز جیسا

تو ہر ٹھے سے صوفی نے ذکر اپنا
تغیر ہو آواز میں خواہ کتنا

بڑھے ذکر جس وقت اس سے بھی آگے
تو ہر شے کا جو ذکر ہے سننے لائے

بیان پہنچنے تک کہہ لیں سب لطائف
عبور مراتب کے جملہ کوائف

ہوا ذکر کا سلسلہ ختم یہاں تک
مراقب ہو نسبت بڑھاوے بلا شک

ذکر و ضربی

یہی دو ضربی ذکر ہے اے میرے بھائی
کرے پاکی نفس و دل کی صفائی

ضرب لا الہ کی برکنڈہ راست
تو الا اللہ کی دل پہ ہو بے کم و کاست

کہ ہو دم بدم دائم کندے پر اک ضرب
دگر ضرب بر دل ہو با محنت و کرب

تو سہ پانچ و یا ہفت و نو بار کہہ کر
محمد رسول اللہ یک بار پڑھ پھر

ذکر لفظ

یہ ہے لفظ کہنا پیوستہ اللہ
بلا فصل و خفیہ دین کر کشادہ

مگر بعض با جس کرتے ہیں یہ ذکر
دگر قوم بے جس کرتے ہیں با فکر

ذکر شہ پاپیہ

یہی ہے ذکر سے پاپیہ کی شرح یارو
اے مش ابریق کی تم شمارو

کہ ابریق سے پاپیہ رکھتا ہے دائم
نہ ہو ایک گر تو نہ ہوتا ہے قائم

تو اس ذکر کے رکن سے ہیں لکھا ہے
کہ ذات و صفات اور برزخ کہا ہے

شرط ہیں اس ذکر کے سات جانوں
و برش ہے ذات و صفات اور مانوں

وہ شد و مد و تحت فوق ہے پیارے
شرح اس کی بتاویں مرشد ہمارے

بلا پیر کے حل مشکل نہ ہوئے
بلا پیر ضائع کرے وقت روئے

طریقہ ادا ذکر کا یوں لکھا ہے
طریقت کے پیروں نے بس یوں کہا ہے

الف اللہ کو ناف سے کھینچ کر تو
کر اتمام نبھی اسم در جوف سر تو

کہ یعنی وہ اللہ کے ہمزہ کو عابد
ب تشدید گر ناف سے کھینچ زاہد

تو بانس اپنا سینے کی جانب لے جا کر
کہے دل میں اللہ سمیع ملا کر

پھر اللہ کہے اور بصیر ملادے
پھر اللہ کہے اور علیم ملادے

رکھے معنوی کا ساتھ اس کے تصور
عروج اس کو کہتے ہیں سن اے برادر

پھر اللہ کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں ذاکر
علیم بصیر سمجھ ملا کر

اس طرح سے جیسے اوپر لکھا ہے
اس طرح سے ہم نے دیکھا سنا ہے

نزول اس کو کہتے ہیں اے میرے بھائی
وے معنوی کا دیہان کر سند آئی

تو من بعد پہلی طرح کنا آیا
سمجھ بصیر علیم بتایا

رکھو معنوں کا ساتھ اس کے تصور
 عروج اس کو ثانی کہیں اے برادر
 یہاں تک کرے جس دم اپنا ذاکر
 کہ اک سائنس میں نے حتی الامکان بڑھا کر
 ہو تعداد اس ذکر کی ڈھائی صد تک
 تو باطن ہو مملو گرمی سے بے شک
 وسوماتِ باطن جو جائے ہے خناس
 جلے اس سے اور سارے مت جاویں وسوس
 جو ہونے لگے خطرہ بندی ظاہر
 تو محیت آ جائے غالب سرا مر
 اگر اور بھی جو تو ہمت بڑھاوے
 تو لذات آثار و انوار پاوے

جو پہنچے تجھے کرتے کرتے یہ محنت
کہ اک سانس میں ڈھائی صد تک یہ نوبت

ملاو پھر ان تین صفتوں کے ہمراہ
صفات دگر پانچ زیریں بھی ملا

کہ قائم ، دائم ہے حاضر و ناظر
تو شاہد بھی ہمراہ ملا اے برادر

پہنچ جاوے اس کی بھی وال تک جو محنت
کہ اک سانس میں ڈھائی صد تک یہ نوبت

تو ہمراہ ہی ایں صفتہا پیارے
ملا ساتھ دیگر صفتہا دوالارے

جو ساتوں امام اس کو صوفی ہیں کہتے
ملا ساتھ ان کے یہی سالک ہیں لکھتے

جو ہو جاوے تعداد اس کی بھی پوری
مرکب صفتہا ملا با حضوری

کے جیسے کہیں اکرم الاکریم ہے
ارحم الراحیم اجودالاجودین

چہارم ذوالفضل صفت العظیم
تو پنجم ہوئی رب العرش العظیم

مرانع نشت اس کی ہے جان لے تو
رعاست شرائط ہے جنمان لے تو

زیادہ جو درکار تفتیش ہووے
تو مرشد سے پوچھئے نہ یوں وقت کھووے

ذکر ہذا بطریقہ شطاریہ

طریقہ شطار میں یوں ہیں پڑھتے
رعایت شرانک کی مصبوط کر کے

زبان سے یا دل میں کہے اسم ذاتی
جمادے تخیل میں اسماء صفاتی

رکھے بربخ شیخ آگے نظر کے
شروع ناف کے نیچے سے اس کو کر کے

تو پہنچادے تاؤ تلک سر کے اس کو
کرو۔ شدومہ سے میں کہتا ہوں تم کو

صغیر حملہ میں ایک دم میں ہے ایک بار
کبیر حملہ میں پڑھ ہو یک دم میں صد بار

صفتهاۓ ہذا کو حاصل جو کر لو
صفتهاۓ دیگر بھی ہمراہ ملا لو

عدوج و نزوی کی مرعات کر کے
تصور کو پیش نظر اپنے دھر کے

کرو زو سے خوب دم بند کر کر
یہاں تک کہ بے ہوشی طاری ہو تم پر

جو مقصود کثرت سے بیداری کے ہے
جو حاصل تجھے ہو کہ برداری سے ہے

ہووے اس میں تھوڑے زمانہ میں حاصل
کرے تم کو مطلوب کے ساتھ داخل

تعین انوار علی الچہت

کرے صوفی آغاز نفی اور اثبات
دو ضربی ہو یا چار ضربی سنو بات

کرے دائیں جانب نبی ﷺ کا تصور
تو باعیں طرف پیر کا کر تو باور

محاذ بھی ہے حق تعالیٰ کا بھائی
یہی ہے سند پیرانِ کامل سے آئی

بزدیک بعضوں کے منه سامنے تم
تصور کرو صورت اپنی کا دائم

ذکر مشی اقدام

بوقت مشی مگر جو جلدی چلو تم

تو الا اللہ کو ہر قدم پر پڑھو تم

جو متوسط ہو چال تو ہر قدم پر
کہو اللہ اللہ نہ غفلت ہو دم بھر

تفصیل تعلق کلمہ شریف محمدًا و مفصلًا

نفي اور اثبات ذاتی ہیگا
تو الا اللہ کا ذکر ملکوتی ہیگا

تو اللہ فقط ذکر جبروتی جانوں
فقط ہو کا ذکر لا ہوتی مانوں

مراقبات کے بیان میں

تو بس جان پہلے اسے طالب خدا کے
تجھے حق تیرے نفس کی معرف دے

کہیں اصطلاح صوفیوں میں یہی کامل
مراقبہ ہے بس نگہبانی دل

کہ غیر خدا اس میں آنے نہ پاوے
خیالات غیر اللہ دل میں نہ جاوے

کرو تم یہی معلوم اے حق کے شیدا
سر چیزوں سے دل میں مرض ہوئے پیدا

کہ جس کے سبب سے نہ ہوتا ہے راغب
وہ ہوتا ہے مشغول غیر حق کے جانب

ہے اول حدیثت نفسی پیارے
تو ثانی ہے خطرہ جو دل میں سدھارے

وہ ہے تیرا غیر حق کی جانب
نظر ذات اے تصوف کے طالب

علاج اس مرض کا بھی ہے اصل بھائی
نگاہ رکھے باطن بذکر الہی

شغف

بجائے حدیثات نفس اسم اعظم
جو ہے اسم ذات اس کو کر لیو قائم

صفات امہاتی کو خطرہ کی جا پر
رکھیں اس کو یعنی ہر دل کی فضا پر

نظر دل کی صورت پر مرشد کے رکھے
ادھر اور ادھر کی طرف گاہ نہ دیکھے

شـ فـ لـ

جو ہے اسم ذات اس کا کر کے تصور
بلا لغت و تخصیص کے اے برادر

تجہ رکھو دل کی جانب وہ کامل
نہ ہو غیر صورت کوئی اس میں ہائل

شـ فـ لـ

کرے بند دو آنکھ اور اپنے دل پر
نظر رکھے اور حق کو حاضر و ناظر

یہی جانے کہ ہر دم میرے ساتھ ہیگا
تو مصدق آیات معا کا ہیگا

لُغَةُ الْمُشَكِّلِ

تو کر اس ذات کو نورِ خالص تصور
تو اپنے کو اس نور میں منتشر کر
کہ گویا وہ ہے نور کا ایک دریا
تو خود ہے اس نور کا ایک قطرہ

U.S. GOVERNMENT PRINTING OFFICE: 1913, 14-15.

یہ دو آنکھ کھولے رکھے اپنی ساک
تصور میں ہو اسی ذات ہے جو ماں ک
مگر آنکھ ہر دو نہ بند ہونے پائے
لگے ملکی اور جمہکی نہ جاوے
کچھ انوار اس شغل سے ہونگے ظاہر
کہ پلکوں سے بس آگ بھڑکے گی باہر
تو پھیلے گی وہ آگ سارے بدن میں
ہو دے عشق پیدا لگے آگ تن میں

شغل مقام نصیرا محمودہ

یہ دو آنکھ کھولے رہو میرے پیارے
لگے ٹکٹکی ناک اور تمہارے

یہاں تک جماں نظر کو دہاں پر
سیاہی ہو غالب سفیدی ہو ظاہر

تو دل ہو تیرا مطمئن میرے پیارے
وہ خطرات ہا بند ہو جاویں سارے

تو بیٹھک میں بیٹھے کتے کی بیٹھک
تحیات کی مش بیٹھے تو بے شک

مقام نصرا کہیں اس کو ماہر
نہ ہو حکم سے پیشوادیں کے باہر

نظر انی تھہ بھوؤں پر جمادے
بدرستور سابق تو تسلیم پاوے

بہت فائدہ اس سے ہوئے گا ظاہر
جی محدود اس فعل کو کہتے ماہر

شغف بہ ہبیت جوگ

چوراہی سب ہی بیٹھکیں جوگ ہیں ایک
ہر ایک مشکل میں منفعت خاص ہے ایک

وہ بیٹھک ہے وہ جامعہ سب کی ہمکی
بزرگوں نے ان سب سے ہے ایک جن لی

وہ یہی ہے مشاغلِ مرائع ہو بیٹھے
دوپا اپنے کو سامنے اکٹھا کر دے

رکھے ایڑی پائے چپ رخصیہ
وگر پاکی ایڑی رکھے پاس خفیہ

سرین اس کے پچھے رکھے اپنے شاغل
طرف پشت کی ناف کو کر کے مائل

تو اوپر کو دم کھینچ کر بند کر دے
زبان اپنی تالو سے پیوند کر دے

تو پھر وہم میں ہوئے مشغول شاغل
کہ اوہی ہے دل میں کرے فگر حاصل

جو سے روز یہم کرے بے خودو خواب
تو بے ہوشی اور بے خودی سے ہو بے تاب

ہوئے بے خودی ایسی طاری پیارے
کھلیں اس پر بس پردہ غیب سارے

تو من بعد یا ہوش میں آؤے گا وہ
یا مجدوب بن کر رہ جاوے گا وہ

جو سے روز میں کیفیت ہو نہ حاصل
تو سے روز پھر بھی کرے خغل ، شاغل

مگر ہر سے روزہ میں کھا پی لے سوئے
وگرنہ وہ سودائی بن ہوش کھووے

بیان مراقبہ مشاہدہ معائیہ

بجا لال کے آداب و بیٹھ تجیت
جو بیٹھے وہ صوفی صاحب معیت

علم بصیر سمع کو اس دم
کرے صورت شخ کے ساتھ باہم

کرے بہر ملاحظہ صوفیوں کا حال
کرے التزام حال اپنے کاہر حال

جب اس حال میں مستقیم ہو گیا تو
تو دل کی طرف رخ کو مائل کرے وہ

یہی ظاہر کی آنکھوں کو بس بند کر تو
چشم باطنی سے طرف دل کی دیکھئے تو

خدا کو وہ دیکھے تصور کرے ۹۹
پھر اس میں بھی جب مستقیم ہو گیا تو

اسی طرح بیٹھا کرے بس دیہان وہ
نظر کو اٹھاوے سوئے آسمان وہ

نزع کی طرح چشم خود بند کر کے
تصور کرے روح قلب سے اڑ کے

گئی اور ہفت آسمان پر وہ پہنچی
گئی دیکھنے حق تعالیٰ کو پھی

جو ہو جاوے گا مستقیم اس پر سالک
تو دیکھے گا اس بزر درہ بلا شک

ہر اک سر اصوفی کے دل میں ہے اس کا
سیرا ثانی بر ہفت افلاک پہنچا

یہی فکر دل کا ہے اعلیٰ درجہ پیارے
چھپائے ہیں اس کو مشائخ ہمارے

نہیں شیخ کا جائز اس میں تصور
وہ اس درجہ میں شرک ہے کہ تو باور

یہی تفصیل ہے شغل ہذا کی بھائی
مشائخ کہیں نہیں ہیں فرق رائی

ہے پہلا مراقب مشاہدہ ثانی
معائشہ ہے تیرا کہتے جانی

چدائی ہیں جو دلی کے حضرت نصیرا
ہودے رحمت حق ان کے اوپر کثیرا

یہ اشغال سند صحیح و سعی سے
کیا نقل حضرت نے سلطان جی سے

وہ سلطان جی عارفوں کے ہیں سلطان
وہ محبوب الہی و ذر بخش پہچان

خدا کی ہو رحمت سدا ان کی روح پر
کرم باری ان کی مریدوں کے سر پر

شریعت طریقت حقیقت کے ماہر
کبھی وہ شریعت سے نکلے نہ باہر

وہ دریائے وحدت کے پورے شناور
وہ نور نبی ﷺ تھے سراپا سراسر

وہ خواجه شگر گنج چشتی کے پیارے
وہ کاکی خواجه قطب کے دلارے

وہ ہندالولی شاہ کے قرۃ العین
وہ سب غوث و اقطاب کے نور عنین

جو میدان وحدت میں کسی کو ڈالا
گئے جیت اور سب سے آگے نکالا

وہ مصدق پورے ہوئے لی مع اللہ
زبان میری لاٽ شا ناہیں واللہ

خدا کے پیارے نبی کے دولارے
وہ چشتیوں کے تاج رہبر ہمارے

خدا کی ہو رحمت سدا ان کی روح پر
کرم باری ان کے مریدوں کے سر پر

نظم مولا

می گوئم حمد خدائے جہاں کا مالک ملک مکین و مکان
حرفیت ز علم پاک او آکن کرگشت زمین و زمان

از فیض اسماء حسنی باری شد بود ز تابود ہر موجود
آل ذات احمد گشته احمد به نقاب میم شده مشہود

خود شاهد گشت غیر جہاں در ہر ذرہ گشته پہان
در تحت نقاب میم نہاں بعض عارف شد اعیان

خبرے اظہارِ الوبیت حق دار کبیف مدل
لو شاء لجعله ساکن چہ شان خدا عزوجل

فی القلب فواد الی آخر حق مژده گفت به مبتدیان
آل سیر بقول سرکم عقدہ بکشاد به منتهیان

شد ذات کمزأ مخفیا فرمود و دود بقلب انسان
رُنگ دار چون نفس اماره را رنگ گونا گوں شده اعیان

اے مولا بخش نے اسرارت رمزے کز شلگفتہ غنچہ مراد
من بر دلیز مند تو با پاس انفاس کنم فریاد

اے حجلہ نشین قلب انسان ف دود لطف تو من قربان
برگرد قلب بطلب تو خاطر به تجسس شد حیران

با ضرب اسم ذات اللہ در قلب به جذبند طالب
کن باز درت اے دلبر ماگر عرض قول کنی چہ عجب

بنا جلوه نے انوار تو فی انفنا تو یا مولا
حتی یقین ذات تو من نیست خدم در ذات الہ

مناجات

سائل طریقت کے میں جمع کر کے
ویکن سر عجز درگاہ میں دہر کے

کروں عرض یا رب قبول جہاں ہو
کہ دنیا و دین میں میرا بھی نشان ہو

سائل طریقت ہیں درحقیقت
اسی پر چلے ہیں سب اہل طریقت

شریعت مطابق مسلک طریقت
پوئے ہیں میں نے یہ درحقیقت

و لے بھر میں معرفت کے گایا
جو غوطہ تو در حقیقت کو پایا

خدا یا تو مقبول فرم کرم سے
کہ سر در گریاں ہے میرا شرم سے

۱۳۳۲

سن ہجری قدی تھا تیرہ سو بیس
جمادی اول کی تاریخ تھی تمیں

کہ از فضل مولا ہوا ہے یہ تھت
پڑھے اس کو جو اس پر اللہ کی رحمت

جناب مسٹری اللہ دتہ صاحب^ر

مسٹری اللہ دتہ صاحب نو شہرہ خواجگان کے رہنے والے تھے انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب^ر کا زمانہ اقدس اپنی آنکھوں سے دیکھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے جائشیں حضرت خواجہ حافظ فیض رسول صاحب^ر کے زمانہ اقدس میں 8 صفحات پر مشتمل ایک کتاب پچہ تحریر کیا اور اس میں انہوں نے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور اس کتاب پچہ کا نام انہوں نے گلشن چکوڑی شریف رکھایا آج سے تقریباً 70 سال پہلے ایک مرتبہ شائع ہوا تھا اب اس فقیر (مولف) نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب^ر کے عقیدت مندوں کے لئے دوبارہ چھپوا�ا ہے۔ مسٹری اللہ دتہ صاحب^ر نے نو شہرہ خواجگان ہی میں وفات پائی اور اسی گاؤں کے قبرستان میں ان کو پر دخاک کیا گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر انور پر ہزار ہارہ میں نازل فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔۔۔۔۔ آمین ثم آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اول صفت خدا دی کریئے جو صفاتندرا سائیں
سب پیدائش کیتھی اس نے شرق مغرب تائیں

زیماں تے آسمان ہائے قدرت ہال الٰہی
سب دنیا تے بقدر اوسدا دائم بے پرواہی

در بیان رسول اللہ ﷺ

میں صلوٽ نی تے آکھاں ہال اللہ دی یاری
نیماں دا سرتان محمد ﷺ عالم دی سرداری

ختم نبوت اس تے ہوئی فرمایا رب سائیں
ایہ بزرگ ظاہر اوسدی روز قیامت تائیں

در بیان صفت چار یار

چارے یار نبی دے پیارے کوئاں جانو چارے
اک اک کوٹ پرد انہاں نوں کیتی سرجہارے

در بیان صفت امام حسن حسین رض

حسن حسین دونویں شہزادے پیارے پاس نبی دے
دے کے تیس بنایا ولبر واہ واہ صاف عقیدے

در بیان صفت پیران پیر حضرت غوث الاعظم

غوث الاعظم پیر جو میرا ہے بغداد سوہاوے
مدت گزرنی ڈبے بیڑے پل وج پار کراوے

در بیان صفت چکوڑی شریف

حضرت خواجہ محمد نور الدین صاحبؒ، حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ

گجرات ہنگاب ضلع دے اندر پنڈ آہا اک یارا
نام چکوڑی اوسدا آہا سن توں برخوردارا

اوسمے اوپر حکم ربیدا دریاں رحمت باراں
بھیجا ہے اک تھہ رب نے کارن او گنہواراں

نام اوہاں دا نور دین سی صاحب حسن پیارا
رب رحیم کریم اوہاں تے کرم کمایا بھارا

منہ دے اتے کپڑا رکھن عادت اوہاں ضروری
دنیا کولوں پردے اندر رکھدے اور کھن نوری

کامل مرد شریعت اندر آہا ولی ربانا
ساریاں صفات دیوچ پورا سن توں یار سیانا

اہل شریعت صاف طبیعت سوہنا نور ستارا
نوری عکس چہرے توں پیندا جیویں بجلی چپکارا

سوہنا وقت گزار اونہاں نے کیتے سفر چلانے
ملک بقا ول ہوئی تیاری وکیجہ رب دے بہانے

حب ربانی غالب ہوئے ہوئے نے مذوق روانہ
حکم جناب الہی اگے نہ کوئی عذر بہانہ

اپنی جاگہہ گدی اتے بیٹا اونہاں بھایا
اوہ بھی وحدت دے وج پورا مولا کرم کمایا

گدی اتے بھایا تھی محمد امین شہزادہ
دنیا اوپر روشن ہویا اوہ سی نور خدادا

جا سیال شریف دے اندر جس دم تیس جھکایا
مظہر نور الہی والہ اوتحے نظری آیا

خواجہ شش الدین سیالی ایہ سب بوٹیاں لایاں
اللہ اپنے فضل کرم تھیں سوہناں کر دکھلایاں

لے کے تحفہ مرشد کولوں جدوں چکوڑی آئے
اللہ صاحب اوسدے اوپر اپنے کرم کمائے

وج پنجاب زمین دے رب نے اوسدا نور پھیلایا
ہوکے رہبر خلقاں سندا او دنیا تے آیا

عشق حقیقی والا اس نے سوہنا ورد کمایا
تماں ہویا منظور اللہ نوں سوہنا قرب حضوری پایا

وج جناب الہی دے او کروا رہے دعائیں
یارب عشق حقیقی اندر محکم قدم رکھائیں

وچ چکوڑی ہویا ہے بھی روشن نور ستارا
دل اوسدے وچ عشق حقیقی کیجا آن پارا

وحدت دے دریاوے اندر رہیا ہمیشہ تردا
وچ دربار الہی دے اوہ ایہہ دعائیں کردا

یا اللہ ایہہ منزل میری پوری کر دکھلائیں
حافظ ناصر توں رب سائیں اندر دوہیں سرائیں

وچ دربار الہی انہاندیاں ہون قبول دعائیں
مالک دے دروازے اتے رہندے شام صباخیں

جمیردا تخفہ دتا اوسنوں پاک جناب الہی
اوسنوں خوب سنجالیا اوس نے دل دی نال صفائی

جمیردا اوس نوں خوب سنجالے پاندا قرب حضوری
وچ جناب الہی دے اوتاں ہووے منظوری

جمیزی چیز دتی سی اس نوں سونے دلبر جانی
اوں منزل وج پورا ہونا کھلا گھنڈ نورانی

دلبر یار پیارے والا دید جدؤں اس پایا
چہرے اُتے نور الٰہی ہویا اے دون سوایا

پیر محمد امین شہزادہ سوہنا دلبر جانی
رب نبی دی اوں دے اندر آہی خاص نشانی

پہلے نام چکوڑی اوں دا لوک بلاندے سارے
جس دم قدم مبارک پایا کھلے نور نظارے

برکت رحمت قدم انہاندا نام شریف رکھایا
اوں چکوڑی اوپر رب نے کیڈا کرم کمایا

جس دن جمعہ مبارک آوے خلق چوفیریوں آوے
پیر محمد امین شہزادہ سوہنا وعظ سناؤے

جس دم روز جمعہ دا آؤے منبر چا کھلوندا
کرکر صفتان خاص الہی موتی سخن پروندنا

ہوکے نائب پاک نبی دا وچ چکوڑی آیا
سدھا راہ شریعت والا لوگاں نوں بتایا

سن کے وعظ شریف اونہاندما ہووے اثر حیوانات
بھیجا اے اک تخفہ رب نے کارن اہل ایماناں

جے کوئی بے خبر بے چارہ پاس انہاندے جاوے
دکن راہ شریعت والا مومن ہو گھر جاوے

اونہاں نوں بھی جاون کارن آیا حکم خدائی
پھٹڈی دنیا فانی اسہاں ٹرپے طرف الہی

جد ایہہ حکم جنابوں آیا ہوئے دون سوائے
اللہ صاحب فضل کرم تھیں ایسے پاس بلائے

دل وچ جوشِ محبت والا خوشی نہ جھلی جاوے
کیونکر اودہ نہ راضی ہوون یار جہاں گل لاوے

جہاں نیک کمالی کیتی مطلب دل دا پاندے
جس دن یار پیارا سدے خوشیاں کر کر جاندے

جہاں نیک اعمال کمائے خوشیاں کر کر جاندے
اللہ دیتا بد عملاء والے وکیھ انہاں پچھتاندے

سوہنا وقت گزار انہاں نے چھوڑی دنیا قافی
نہیں انہاں دے دل دے اندر حص طمع نفسانی

مقولہ شاعر

اک جمعہ میں مگر انہاندے پڑھیا جا ضروری
ڈٹھا اہل شریعت اندر کامل مرد حضوری

جمعہ مبارک تھیں میں فارغ ہویا ساں جد بھائی
آکے قبر مبارک دی میں پھیر زیارت پائی

حافظ نور دین صاحبؒ دی قبر ڈٹھی جد یارا
چھم چھم برے نور الہی پایا عجب نظارا

قبر انہاندی اوپر ڈٹھا گھاس بزر اوس جائی
اوہ گھاس دے اندر رب نے کیڈی لذت پائی

جد اوہ گھاس منہ ووج پائیے لذت الاچھی آئے
جمیردا جھوٹھ منے اس گل نوں جا کے اوہ آزمائے
بس زمان میں مصنفؒ نے آپ کی قبر انور پر حاضری دی تھی اس وقت حضرت خوب جانعہ محمد نور الدین صاحبؒ فاروقی نقشبندی
کی قبر انور کی تھی اور اس کے اوپر بہت گھاس ہوتی تھی لیکن بعد میں آپ کی قبر انور پخت ہادی گئی تھی اور اب آپ کی قبر انور کے اوپر حضرت
ساجززادہ پیر محمد یوسف صاحبؒ نے اپنی زندگی میں ہزار مبارک تغیر کروادیا تھا۔

در بیان خواجہ فیض رسول صاحبؒ

اج کل انہاندی گدی اتے فیض رسول پیارا
اس دا بھی مکھ ڈھیاں دل نوں ہوندا بڑا سہارا

فیض رسول نے فیض پھیلایا اندر ایں زمانے
دعا انہاں دی ایویں جانو جیونکر تیر نشانے

دین شریعت والا جھنڈا وچ چکوڑی لایا
اس نے بھی اوہ پھرہ اپنا واہ واہ خوب وجایا

بھکے وچ جناب الہی کردا پیا دعائیں
یا اللہ ایہ پھرہ میرا پورا کر دھلائیں

ڈھنا متھے اس دے اتے مظہر نور نہانی
دن تے رات عبادت اندر مدت بہت دہانی

در بیان منا جات بد رگاہ عالی جناب

ہن لکھاں صفت میں اوسدی جو میرا رب رحمان ہے
جس پیدا کیتا خلق نوں چادتا دان ایمان ہے

ہے مینوں تقوے اوسدا جو میرا بھی نگہبان ہے
میں اوسنوں حال سناؤ ساں جو میرا رب سبحان ہے

ہن مینوں باہجوں اوسدے نہ ہو رکسی دی آس ہے
ہن باہجوں اوہدے فضل دے نہ کچھ میرے پاس ہے

میں کردا عرضاں اوسدے جو میرا رب غفور ہے
میں ڈٹھا اوپر خلق دے اوہدا جھنم جھنم برے نور ہے

ہن باہجوں تیرے صاحب نہ میری کوئی اوٹ ہے
ہن وج تیرے دربار دے ایہہ میری خاص روٹ ہے

ہے اوہا مالک ملک دا جو صاحب جل جلال ہے
میں رکھاں وسیلہ اوس نوں جو حضرت نبی ﷺ کمال ہے

ہن باجھہ اوہدے دربار نہ سندا کوئی فریاد ہے
لکھ آکھاں پیا ہور نوں نہ کروا کوئی داد ہے

میں آیا اوس دربار تے جو سب نوں دیون ہار ہے
جو منگے اوسنوں دیوندا اوتحے کدی نہ آئی ہار ہے

میں منگاں دان ایمان دا اوس تیری خاص جناب تھیں
وچ محشر صدقہ مصطفیٰ ﷺ دا نہ کریں تجھ حساب تھیں

ہیں رحمت دا دریا توں پیا ہر دم ٹھاٹھیں مار دا
توں سن فریاداں میریاں پیا ہر دم عرض گزار دا

میں پڑھیا وچ قرآن دے جو ہین نے صفاتیں تیریاں
میں رکھی تد امید سی نہیں ڈھایاں دل دیاں ڈھیریاں

در بیان حال مصنف

نام میرا ہے اللہ دتا وج نو شہرے رہندا
پیر نقیر اس سندیاں صفتاں تال زبانے کہندا

جد ایہہ نظم میری جا پہنچے خاص تاثرے تائیں
ہتھ اٹھا کے اللہ اگے کریو تسلیں دعا تائیں

دعا ولیاں دی ہے رب من دا کرن عبادت بھلی
ملے وسیلہ کامل کوئی ہووے دلوں تسلی

یا حضرت ایہہ میرے تائیں ہووے کرم حضوری
وج میدان محشر دے مینوں نہ ہووے مجبوری

کی میں صفت انہاندی آکھاں میں بے علم بیچارا
رکھ امید ٹواباں کارن قصر اٹھایا بھارا

بے علماء دا شعر سنن دا شوق نہ لوگاں تائیں
اللہ دتیا بس کر استھے مغز نہ مول کھپائیں

جناب میاں ولی داد صاحب^ر

صلع گجرات کی تحصیل کھاریاں کے ایک گاؤں دھدڑ کے رہنے والے اس مرد درویش کا نام میاں ولی داد صاحب تھا۔ انہوں نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے دست اقدس پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی اور آپ کی خدمت عالیہ میں رہ کر اپنے وظائف کی تکمیل کی خواجہ محمد امین صاحب^ر کی نگاہ کرم نے میاں صاحب کا سینہ شریعت مصطفیٰ ﷺ کے لئے کھول دیا اور نہ میاں صاحب تو بالکل سادہ طبیعت اور درویش صفت آدمی تھے پڑھ تو لیتے لیکن لکھنی سکتے تھے نہ لکھنے کے باوجود انہوں نے اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیالات و جذبات کو الفاظ کی شکل میں اور اُن پر فتح کروایا۔ انہوں نے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ محمد امین صاحب^ر کی شان اقدس اور آپ کے گاؤں چکوڑی شریف کے بارے میں ایک مکمل اور شان داری حرفی لکھوائی اس میں انہوں نے پوری تفصیل کے ساتھ اس دنیا میں رہنے اور پھر اس دنیا کو چھوڑ کر قبر میں جانے والے حالات اور معاملات کا ذکر کیا ہے۔ میاں صاحب^ر کا کلام آنے والے صفحات میں درج ہے میاں ولی داد صاحب^ر نے موضع دھدڑی میں وفات پائی اور اسی گاؤں کے قبرستان میں انکو پر دخاک کیا گیا اللہ تعالیٰ میاں صاحب^ر کی قبر پر ہزار ہار ہجتیں نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحيم

حق ذات خداوند اک دی ہے جب ورد کرن نوں سکدی ہے
 ہن قلم نمائی لکھ دی ہے کر صاف طبیعت کوڑی نوں
 میں صدقہ جاں چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

فیر احمد صلی اللہ علیہ وسلم درود رسولی ہے جو پڑھیا کل وصولی ہے
 پر اس بن ہور فضولی ہے کر بندے اتھے گل تھوڑی توں
 میں صدقہ جاں چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ہور آل اصحاب تمامی نے جو باقی بزرگ عائی نے
 او سب نبی دے جائی نے کر ادب اتے ہتھ جوڑی توں
 میں صدقہ جاں چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

پیر عبدالقادر جہیڑا ہے پھر اس دا ثانی کیہڑا ہے
 جس ڈبای تاریا بیڑا ہے تک برکت بہت بے ہوڑی توں
 میں صدقہ جان چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

میرا پیر چکوڑی والا ہے جو سب صفاتی تحصیں اعلیٰ ہے
 اسدا عالم وچ اجالا ہے ہن حص اسے دل جوڑی توں
 میں صدقہ جان چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

لکھ شگر خداوند تیرا ہے جس راہبر میلیا میرا ہے
 جهدا چوہاں کوٹاں پھیرا ہے جوں پھرے دار بچھوڑی توں
 میں صدقہ جان چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

پھر ہتھ وچ کاسہ خالی ہاں گھبٹ خیر حضور سوالی ہاں
 رکھ فیض چمن وچ مالی ہاں دیہہ دان کرم دا ٹوری توں
 میں صدقہ جان چکوڑی توں
 اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

توں خاص جبیب الہی دا تینوں بخرا بے پروائی دا
کر کم نکارے راہی دا کرافت جھڑک نہ ٹوری توں
میں صدقے جان چکوڑی توں
اس فیض اکرم دی کھوڑی توں

میرا سوتر کھس کھس پیندا ہے تیرے باہجوں گاکہ نہ لہیندا ہے
جو تک دا ایہہ گل کہندا ہے چپک پنڈ ایتحوں اٹھ دوڑی توں
میں صدقے جان چکوڑی توں
اس فیض اکرم دی کھوڑی توں

مینوں پاسہ ہور نہ سجدا ہے دل فکر فھیہ وج رجدا ہے
نت پیا کلیجہ مُجدا ہے تک سوتر تند تزوڑی توں
میں صدقے جان چکوڑی توں
اس فیض اکرم دی کھوڑی توں

توں ماک تیری گولی ہاں پھر سوت ہجھے وج ڈھولی ہاں
میں درد ستائی بولی ہاں دس ویکھت میم مردھی توں
میں صدقے جان چکوڑی توں
اس فیض اکرم دی کھوڑی توں

ہن پہیکے گھر وچ دنی ہاں نت نال سہیلیاں ہنسی ہاں
دل کرے تے چرخہ کہتنی ہاں میری کدے نہ چونخ نکھوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ماں مُتمن دے دے تھکدی ہے وچوں واںگ انگاراں پکھدی ہے
پر ظاہر جھڑک نہ سکدی ہے متے غصہ کرے اجوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

بہہ کولے ایہہ سمجھاؤندی ہے دھیے ساہورے پیش نہ جاندی ہے
جو سکھدی سو پھل پاندی ہے کجھ سیکھ لے عقل انہوڑیں توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ایہہ پہیکے چار دہائے نی پھیر جیہن ہور پواڑے نی
تیرے دھروں نصیبی مازے نی جھیری کرنی ہیں کور مسوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

تیرا جدوں نکاح پڑھاون گئے چک ڈولی دیر اٹھاون گئے
کڈھ گلیوں باہر ٹکاون گے فیر وعدن پتا سے روڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی کھوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جو آئینوں ہور اٹھاون گئے جا جنگل اندر لاون گئے
پھر منہ دیکھن نوں آون گئے جہاں نال محبت جوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی کھوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

تک منہ تیرے نوں رجن گئے فیر نال شتابی کھن گئے
کچھ دیکھ پچھاں نوں بجھن گئے کر ساری حرص تروڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی کھوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جو باقی دے رہ جاندے نے گھر تیرا خوب بناندے نے
اتے دھواں تاری پاندے نے ایہہ رسم قدیم انموڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی کھوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ہن سس دی واری آئی ہے اس نے وی چند کھلانی ہے
فیر پچھدی نال صفائی ہے دھینے آندہی تاج دجوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جے کھڑیا تاں کجھ دیں گی پھر نال امن دے دیں گی
یاں خالی سرنوں چسین گی جو گنجیہ کھڑکے پھوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جاں جھڑک سوتھیں تھیوے گئی اور خون بدن دا پیوے گئی
اوتحے کیوں نکھی جیویں گئی پیاں جھڑکاں طعن تھنوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

پھر دیور دونویں آون گئے اوہ جھگڑا خوب مجاون گئے
بھائی بھیاں دی فرماون گئے اوہ سرچن مول نہ تھوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ہن چھیکیوں پڑا بھرا تا ایں چک جاندی وارے جانا ایں
گھر ساہورے چل کھانا ایں بے سین کلید مژوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

تجھ چھج تیرا آزمادن گئے پھر منہ تھیں بول سناؤن گئے
لکھ شابش حرف الاون گے پر عقولوں مول نہ تھوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ہن گھر تیرا تو گھر دی ایں فیر کس کولوں غم کر دی ایں
توں ماںک مول نہ بردی ایں کر حکم ہزار کروڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

ایہہ جگہ پرانی دس دے نے اتھے سپ انھیں وسدے نے
لاڈنگ دیواریں تھے دے نے کر بند اس کھنڈ کھوڈڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

اے جگہ بہت سریڑی اے ہوندی ہمت ہل چوریڑی اے
کر کھوت کھا تر جبیری اے لاہ ساری ڈھب کھروڑی توں
میں صدقہ جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

اتھے بہت روز لگھانے نی فیر ایتحوں کوچ شکانے نی
جد ماں حکم سنانے نی چک گاگراہ نہ پھوڑی توں
میں صدقہ جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

اک پل رستے وج آنا ہے جدا خوف دلے وج دھانا ہے
اوتحوں عملاء پار چڑانا ہے کر نیکی غفلت چھوڑی توں
میں صدقہ جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

اوہ پل اجیہا جبیری ہے جیسا عمل تیرے دا دارہ ہے
منگ فضل خدا جو عیرہ ہے سب خودی تکبر چھوڑی توں
میں صدقہ جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

اوہدے بجے فضل غفاری ہے اتے کھبے قبر قہاری ہے
پل سوڑا گنڈری بھاری ہے اوئتھے ساتھ ملاج والوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جد ہویا فضل۔ ربانا ہے تہد پل تھیں پار سدان ہے
اوئتھے قرب حضوری پانا ہے پھر دید حضم دا لوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جیہڑے شعر زبانوں بولے نے کردن برابر تو لے نے
سب درد دلائ دے کھولے نے تک لاعیک دی جوڑی توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جو شعر بناؤں ہارا ہے اوہ عاجز ولی بیچارہ ہے
کوئی بیت نہ وزنوں بہارا ہے ہن پڑھدا حرف نہ توڑیں توں
میں صدقے جاں چکوڑی توں
اس فیضِ اکرم دی کھوڑی توں

جناب قاضی رحیم بخش صاحب

کچھری چوک گجرات سے جلاپور جٹاں روڈ پر واقع ایک گاؤں بولے کے بر ساتی نالہ کے پل سے تھوڑا سا جنوب کی طرف بل کھا کر ایک سڑک سیدھی مشرق کی طرف مژرجاتی ہے۔ اسی سڑک پر آگے جا کر گجرات شہر سے تقریباً ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں ”لدھاسدھا“ واقع ہے۔ حقیقت میں یہ دو گاؤں ہیں لیکن عرف عام میں لدھاسدھا کے نام سے اکٹھے ہی بولے جاتے ہیں

قاضی رحیم بخش صاحب سدھا کے رہنے والے تھے اور وہاں کی معروف جٹ برادری وزارج خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب نے دینی تعلیم چکوڑی شریف ہی سے حاصل کی اور پھر دینی تعلیم کامل کرنے کے بعد حضرت خواجہ محمد امین صاحب کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور کافی عرصہ چکوڑی شریف میں گزارا اور اپنے شیخ کامل کی زیر نگرانی روحانی تربیت کامل کی اس کے بعد حضرت خواجہ محمد امین صاحب نے رحیم بخش صاحب کو خلافت سے نوازا اور ساتھ ہی انکو قاضی صاحب کا لقب اعطای فرمایا۔ اور قاضی صاحب کو اجازت بھی دی کہ اب آپ لوگوں کو سلسلہ چشتیہ سیالویہ امینیہ میں بیعت کر کے انکی روحانی تربیت کر سکتے

آپ کی بڑی حاجز اوری جن کا نام مائی عائش بی بی ہے انہوں نے راقم الحروف (مؤلف) سے بیان کیا کہ جب یہرے والد رحیم بخش صاحب کامل طور پر دینی تعلیم حاصل کر چکے تو پھر خواجہ محمد امین صاحب نے آپ کو قاضی کے لقب سے نوازا۔ اب آپ قاضی رحیم بخش صاحب مشہور ہوئے۔

ہیں۔ قاضی صاحب نے اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کی شان اقدس میں ایک مکمل سی حرفی لکھی جو کہ راقم الحروف کے پاس اب بھی محفوظ ہے اور اب اس سے حرفی کو راقم الحروف نے قاضی صاحبؒ کی بڑی بیٹی مائی عائشہ صاحبہ کے پر زور اصرار پر شائع کیا ہے۔ قاضی صاحب نے موضع سدھاہی میں وفات پائی اور گاؤں سے متصل مغرب کی طرف واقع پختہ سڑک کے کنارے آپ کو اپنی آبائی زمین میں پر دھاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قاضی صاحبؒ کی قبر انور پر ہزار ہار ہجتیں نازل فرمائے۔

آمین ثم آمین

الف

آکھ شاء خدا تائیں نے پاک رسول فرماد علی
علی خاص محبوب خدا دا اے عشق دین دی خاص بُنیاد علی

پہلے پاک امام ہے عاشقان داخل مشکال کرے امداد علی
او نور ظہور محمدی اے چشم ان کرے دل شاد علی

گنہگار بدکار بیمار تائیں قد میں لکھیاں کرے آباد علی
کرے کرم کریم رحیم بخشنا خوش رہے آباد مراد علی

الف

ایں جہاں تے آکے تے خیرہ خواہ نہیں کوئی ماں باہجouں
سکے ساک جہیڑے دسن دانگ کھیڑے آون نہ نیڑے اوہ بھی دا باہجouں

گئے یار پیار و سار سکھے کوئی کار نہیں اُبھے ساہ باہجouں
دے چار چوپنیر اندھیر مینوں کرے کون دلیر خدا باہجouں

چشتی پیر جہردا لاوے پار بیڑا کوئی ناہیں میرا صل علی باہجou
اوکھے وقت امداد رحیم بخششا مشکل حل نہیں علی شاہ باہجou

ب

بہت تسلیم مسکین دلوں سنو عرض میری میرے پیر مائی
بہنائ دین دلا سے تے کرن ہا سے چھے باپ سکا چکے ویر مائی

تدھ باجھ آرام حرام مینوں اکھیں رو ندیاں دا ڈھلے نیر مائی
اٹھے پھر مارے لہر بحر غم دی ہویا آن ظہیر سریر مائی

جدوں پواں لمی آکھاں کیوں جمیں گھر مایاں میں آخر مائی
رب دے مراد رحیم بخششا چشتی پیر ملے دنگیر مائی

ت

تندی میں بھی راہ نہ تھکی ربا میل مینوں والدین میرے
لوہ کی پاکندی کا گنگ اڑا کاندی تے گیت گاوندی دے ڈھن نین میرے

نہ کوئی دس پاؤے کراں کی ہائے میں آن سنیں مائے دین میرے
ہوئی میں جھلی پھراں گلی گلی دکھاں آن ملی گئے چین میرے

اندر پھاہ پریم دی آہ مارے اُبھے ساہ گزرن دن رات میرے
چشتی پیر امین رحیم بخشنا مینوں آن میلیں نور العین میرے

ث

ثابتی نال دعا منگاں پنجے وقت سجدے جدوں جاویٰ ہاں
ربا میل رسول احمد^{صلی اللہ علیہ و آله و سلم} ہر وقت درود پہنچاویٰ ہاں

علیٰ شاہ جو کرن نگاہ میں تے صدقے جاوندی گھول گھماویٰ ہاں
امام حسن حسین دل چین دیون ہتھ بخھ کے سیس نواویٰ ہاں

مامی فاطمہ ملے تے فتح ہوئے چخ تن نوں حال سناؤیٰ ہاں
خواجہ محمد امین دی ہاں نوکر رحیم بخش غلام کھاؤیٰ ہاں

ج

جان میری دکھاں وچ گھیری کوئی حال نہیں میرا جیونے دا
رسی دنیاں لکدی عمر ساری لگاپتہ نہ دل جگیونے دا

ہوئی وچ گناہ فتاہ ایسی آؤے عقل ناہیں پاٹا سیونے دا
پایا چشتیاں نال پیار جدوں آیا ول سی یار مناوونے دا

غوث پاک دے دردی خاک پائی بنیاں گھری تدوں وساونے دا
ملیا پیر امین یقین ہو یا رحیم بخش نہیں حال دیاؤنے دا

ج

حال تھیں میں بے حال ہوئی کدی آن ویکھیں میرا حال مائے
تیرے درد فراق دل چاک کیتاری خاک درخاک دے نال مائے

گئے دور دراڑرے سکھ ساڑے دکھاں نال بھری حال و حال مائے
دم دم اندر رہندے غم سدارہے کمدے نہ میرے نال مائے

دنیا دار سکے مینوں دہن دھکے نہ کوئی دیکھ سکے مندے حال مائے
رجیم بخش محمد امین سیواں کدی آن لائے سینے نال مائے

خ

خودی فتو رسارے دور ہوئے جدوں قدم پکڑے چشتی پیر دے جی
ہوئی میں بلہار دربار اتوں در آن ڈگی پیر دے جی

ہوئیاں دور کدورتاں دلے دیاں ڈٹھانور کی وجہ سریدے جی
اک ہوئے نے مت الستن کے ڈٹھنی وسطنے نال بصیر دے جی

چشتی پیر دل گیرنوں دھیر کر دے دیندے مدد اوہ وقت اخیر دے جی
ملیا پیر امین رجیم بخشنا اوسمی صفت ہے نال قادر دے جی

و

وست پکڑو خواجہ پیر میرے ہن آئی میں ایس دربار بھی ہاں
دنیا وجہ کملی کوئی عمل ناہیں ہوئی بہت ظہیر بیکار بھی ہاں

آئی انس دربار لاچار ہو کے سنو سار میرے اوگنہار بھی ہاں
نام جد دا جے لو کج مینوں ناہیں تجھ مینوں گنہگار بھی ہاں

جو آؤے سوالی نہ جائے خالی تیری ذات عالی لاچار بھی ہاں
چشتی پیر امین محمدی دے رحیم بخش دربار دلدار بھی ہاں

ف

ذکر اوس پڑا رہے فکر مینوں چشتی پیر توں گھول گھمانی ہاں میں
ہے خاص اعمال کمال اس واصد قے وار کے اوس توں جانی ہاں میں

اوہدے قدماء دی دھوڑ ہے نور طوری پڑھ کے بسم اللہ اکھیں پانی ہاں میں
جلوہ طور دار ہیا سی دور پچھاں ظاہری حال حضور سنانی ہاں میں

تیرے عشق دے بحقیں نہرو گے واںگ مچھلیاں دے تاری لانی ہاں میں
رحیم بخش محمد امین ملے اوس دے درس اندر فتح پانی ہاں میں

ر

رائگ سوہاگ دے نت گاؤں و جن ساز میرے اندر شادیاں دے
چشتی پیر سمیع البصیر پچے وچ عشق عالم ٹھہوں عادیاں دے

اسدی صفت ثناء خدا کردا کھولے راہ انہاں کتیاں ہادیاں دے
بڑھی واںگ بیڑا کلہن باہر میرا اونہاں صفت ہے واںگ بغدادیاں دے

کرن نال پیار گفتار سونی رکھن خلق اوہ واںگ اصحابیاں دے
رکھے سدا آباد رحیم بخشنا لگن بھاگ جو واںگ آبادیاں دے

ز

زبان عیاں ہے عاجزان دی ناہیں بھل وا تیرا پیار مائے
واںگ کملياں دے پچھاں رملیاں نوں کوئی نہ ملیا واقف کار مائے

طعنہ تہمت ملامت تے بدی ساری واںگ تسبیاں دے پائے ہار مائے
ویکھاں ملکھ تیرا جاون دکھ میرے آون سکھ مینوں اندر باہر مائے

سچا گھر ڈھنا درچشتیاں دا نال نظر کر دے سرشار مائے
ملے محمد امین رحیم بخشان خلق تے دین پیارے مائے

س

سک رہندی میرے دل اندر ربا میل مائی کدوں آؤندی اے
سارا دن دلیلاں وچ گزرے تارے گن دیاں رات و پہاوندی اے

لوگ دین تسلیاں جھلیاں نوں کوڑی گل نہ کے دی پہاوندی اے
اندر درد فراق دی کردگی ہائے ہائے غوطے جند کھاؤندی اے

سک ہوئی تیلا کراں کی حیله خبرے جند کدوں نکل جاؤندی اے
رحیم بخش محمد امین ملے اوہ آکھن آتیںوں گلے لاوندی اے

ش

شرم رکھے کرم چشتیاں دا سچے پیر نے کل سنار دے جی
گنہگار جبھے دربار جاندے بشفاعت اوہ گنہگار دے جی

خواجہ امینؒ نے پیر سچے محروم رازنے ہر اسرار دے جی
عشق گرم او تھے دل نرم ہوندے جان بھرم او تھوں واقف کار دے جی

دیکھیں وچ خواجہ مقبول ربی غوث پاک و انگوں بیڑے تار دے جی
رجیم بخش غلام ہاں چشتیاں دے بھاویں لوک سارے طعنے مار دے جی

ص

صبر حسین دا زبر چھایا جدوں تلسی روز آخر پیارے
سید خاص کو نین دارین سچے ذات پاک تے صفت تطہیر پیارے

جس دا خاص رسول مقبول ﷺ نانا باپ شاہ مردان دلی پیر پیارے
نبی پاک کاندھے او پر خاص بہاندے دنویں حسن حسین منیر پیارے

گھبلے خاص خداوند غیبوں چھے مصطفیٰ ﷺ دنویں سریر پیارے
واہ واہ کم کریم رجیم بخشہ سر نیزیاں تے لگن تیر پیارے

ض

ضرب پرم دی جہاں کھادی کھلے سک گئے واںگ تیلیاں دے
افلاطون لقمان حکیم جیسے او تھے کر چکے کئی حیلیاں دے

جتنے عشق پرم دھاڑپی بھنڈے گئے اوہ وچ قبیلیاں دے
دم مارنا کم نہ ہر اک دا ایہہ کم نہ کچ کچلیاں دے

ہے عشق تکوار دی دھار واںگوں لکن پار جو تم اصلیاں دے
رجیم بخش محمد امینؒ سچ آیت و ایغوا حق دیلیاں دے

ط

طور جو عاشقاں ہور ہوندے کردا عشق ہے جدوں پیار میاں
جلوے عشق دے طورنوں چور کیتا موسیٰ بنی ہوئے سرشار میاں

ہوئے ہوش تھیں بہت بے ہوش ایسے کل بھل گئے گھر پار میاں
ابراہیم نے چخھے تے عشق ڈٹھا ہوئی نار تھیں کل گزار میاں

آرے پیٹھ دُھا عشق زکریا کیتے چیر عشق نئے ٹوٹے چار میاں
واہ واہ عشق ہے احمد رحیم بخشانہ گناہ گارتائیں بخشہار میاں

ظ

ظاہری کملی لوک آکھن ہوندا عاشقان کجھ حرج ناہیں
رہنڈے وچ قضا راضی دنیا دین والے کردے عرض ناہیں

اک یار دا پیار ہے دل اندر دنیا دار والی کوئی مرض ناہیں
نال دید ویکھن ہووے عید لکھاں پڑھن کڑھن والی کڈھن طرز ناہیں

ھم صَلَوةٰ لَهُمْ دَائِمُونَ رہنڈے ہور بندگی اوپھاں سر قرض ناہیں
ملے محمد امین رحیم بخشانہ چشمائیں نال ویکھاں ہور غرض ناہیں

ع

عشق محمد امین والا جسدي ہاں غلام جہاں اندر
کریں قبول طفیل رسول ﷺ ربار کھیں شرم تے جان ایمان اندر

وقت آخر دے کر جو دھیر علی شافی حشر اوہ مدود میدان اندر
ماںِ فاطمہ حسن حسین سکھے دیون چین مینوں دو جہاں اندر

بُخ تندے قدم دی خاک چھاں لولاک ہے جہاں دی شان اندر
رجیم بخش قربان میں چشتیاں توں رہندرے مست ایہہ عشق رحمان اندر

غ

غور کر تکیو نال دل دے ظاہری دست پکڑو خواجہ امین سائیں
کل اولیا و اول دے کندھے قدم رکھو ایسے لئی آکھا میراں پیر سائیں

اک شیخ کنعان نے مان کیتا تھی نہ کریو مینوں دھیر سائیں
ڈبا وچ گمراہی تے عشق پھاہی ملی جان پیندی آخیر سائیں

مینوں جھیرے نفس شیطان ساہنسی ہے حص نہ پیندی نظیر سائیں
رجیم بخش تے کرو نگاہ شاہاں عمر ساری دامن گیر سائیں

ف

فقر فقیراں دا سچا واہ واہ چشتیاں دا زاندان دسدا
مرسلین محمد امین پچھے جس دا شان ہے وج قرآن دسدا

اس دے نور تھیں کل ظہور ہویا کمی مدنی چکوڑی شان دسدا
آیا ولیں وٹاکے ولیں ایسے کھلے کبس تے شاہ سلطان دسدا

ملیا یار دل دار بھار ہوئی گھر چھڈیا باہر ویران دسدا
رجیم بخش الفقر فخری ہے بنی آکھیا ایس فقیر باہجوں کل فان دسدا

ق

قفل کھولو خواجہ پیر میرے نال نظر بغداد دے سائیاں جی
کیجا حرص ہوا لا چار مینوں نعرے مار کے دیاں دوہایاں جی

بھکی تی کمینی نوں خیر پاؤ جھوپی اوڑ دربار تے آیاں جی
ملک الموت دا خوف تے قبر تنگی نام جددابجے پنچھو سائیاں جی

روز خردے عمل جدنشر ہوں لے کے گود بہائیو جو میں مائیاں جی
کرو کرم رحیم بخش اتے بخیاں تدھنؤں رب ودھائیاں جی

ک

کون کمینی میں ذاتوں ہے فی جس نوں چشتیاں نے منظور کیجا
ہوئے بہت قصور حضور میں تھیں جدوں نفس نے آن غرور کیتا

چھڈ توکل مولک میں ہو جاتے ظاہر باطن نے ایہہ قصور کیتا
بانج گراں دے نفس نہ برامدا کھادی قسم تے سخن ضرور کیتا

پیا عشق دھاڑا کرے ایہہ کارا مار نفس نوں اس نے چور کیتا
رحیم بخش غلام ہاں چشتیاں دے نال نظر اوہناں نور و نور کیتا

ل

لوے پکڑ تکوار عاشق پچھے یار دے ہون شہید پیارے
العمر دیرا ہے آیت سمجھی تنگی بعد ہو دے اوہناں عید پیارے

موت قبل ہے انت موت ہے خاص حدیث رسید پیارے
جہاں جان واری کھوئے عشق باری ویکھن کھمیڈ ساری نال دید پیارے

اکناں عمر ساری گلاں وچ ہاری گل پرے توں پرے بعد پیارے
رجیم بخش ایہ سفت ہے چشتیاں دی خواجہ امین نے پیر پیارے

۳

میرے جہیاں کئی لکھ سیاں در چشتیاں دے پیاں جاندیاں نے
کرو قبول حضور ضرور سانوں رو رو کے حال سنادیاں نے

نام سیاں دے کرو خیال اساں ہتھ بخہ کے سیس نواندیاں نے
آکھن دایے مر جائیے ایس ناہیں مرن ڈلوں خوف کھاندیاں نے

چشتیاں دادر تے گھر سچا اک دوچے نوں بیعت کراندیاں نے
رجیم بخش غلام ہیں میں چشتیاندے بہہ کے وچ کشتی سہلے گاؤندیاں نے

ن

نفی والا سرمه پا چھسیں ویکھن یارنوں اپنے وج خانے
لیا یارتے ہو گلزار گئے دنیا دار دیندے اونہاں نت طعنے

ضم "بکم" ہے جہاں نے سبق پڑھیا موفہوں چپہ مند سوچوں متانے
اکو یار دا ندہب قبول کیجا نہ اوہ ہندو تے نہ اوہ وج مسلمانے

جہاں عشق دی مرض ہے درد انہاں جانش عشق دی قد کی نادانے
رجیم بخش یقین دے نال جاتا صفت محمد امین ہے سجائے

و

واسطہ پانیاں شاہ دا میں کر نگاہ اوہ پیاریا واسطہ ای
میرے جہیاں نکاریاں ڈاریاں نوں گل لالا اوہ پیاریا واسطہ ای

اکو آس میری رہاں پاس تاں ایہو چاہ اوہ پیاریا واسطہ ای
تیری باہندی کھاندی تے سدا ماندی انھے ساہ اوہ پیاریا واسطہ ای

فِي الدَّارِينَ اِنْدَرَنَهْ كُوئَيْ تَدَهْ جَهِيَا لَاهْ پُرْدَه اوهْ پِيَارِيَا وَاسْطَهْ اَيْ
رَجِيمْ بَخْشَ غَلَامْ اِمِينْ دَيْ هَاهْ قَدَمِينْ لَاهْ اوهْ پِيَارِيَا وَاسْطَهْ اَيْ

٦

صُورَ نَائِمَيْ كُوئَيْ تَدَهْ جَيَا حَامِيْ دَوْ جَهَانْ دَا شَانْ جَدَهْ
اَبْرَاجِيمْ وَالابِنَ گِيَا بَيْتَ رَبِّيْ اِسْتَحْوُنْ لَكَهْ كُو هَاهْ آنْ جَانْ دَسَدَهْ

وَنَفْحَتْ فِيهِ مَنْ روْحِيْ وَيَكْحُو وَقَرْ قَرْآنْ فَرْمَانْ كَسَدَهْ
آيَتْ تَسْجِدَهْ لَآدَمْ وَيَكْحُو مَلَكَانْ نَالُونْ وَذَا نَشَانْ جَدَهْ

بَا هَجُونْ پَاكْ وَسِيلَهْ نَهْ كُوئَيْ حَلَيْ چَشتِيْ پَيرْ سَچَا نَگَهْبَانْ دَسَدَهْ
رَجِيمْ بَخْشَ مُحَمَّدَمِينْ اَغَهْ جَرَائِيلْ بَهْمِيْ ہَےْ غَلَامْ دَسَدَهْ

٧

آسِ اَكَوْ چَشتِيْ پَيرْ دَالِيْ دَنِيَا دَيِنْ دَالِيْ نَاهِنْ گَلْ پِيَارَهْ
ہَاهْ ٹُهُونْ دَهْمِيْ غَلَامِيْ اِنْدَرَ درَچَشتِيَا دَا پَيْشِيْ مَلْ پِيَارَهْ

باجوں پیر چشتی شعلے نہ کشی دیوے عشق دریا اوچھل پیارے
عشق دیدہ شیند تھیں پرے پرے گلاں ولیاں جاتا سوکھل پیارے

عشق پیر دھردا ناہیں خیر کردا مارے سل اول کوول پیارے
چشتی پیر محمد امین ملے رحیم بخش ہوئی مشکل حل پیارے

۴

یاد پیاریاں چشتیاں دی اسم جسم اندر نام یار پیارے
اونہاں علم توحید حبیب ربی ہے خاص چکوڑی دربار پیارے

چشتی پیر فقیر ہمیشہ رہنڈے عشق اندر مستوار پیارتے
نام محمد امین ذات ہے پاک اونہاں وچ علم حلم دیانت دار پیارے

جس نوں بیعت کردے ہمیں ہدایت اسنیں ڈانگ پیر ہند سدھاگر پیارے
ایے یار توں چان قربان کریئے رحیم بخش دنیا دین وار پیارے

لا

لایئے دوستی نال فقیراں دے رب او نہاں نوں شاہ سلطان کیتا
اکو وار پاوے جتھے عشق جھاتی گنہگار تائیں با ایمان کیتا

الانسان سری حدیث قدسی رب سر تھیں بہتر انسان کیتا
علم ذاتی صفاتی توحید دتا آدم نال ملکاں امتحان کیتا

ہو یا خاص انسان ہے پاس او تھوں اچا شان ہے رب رحمان کیتا
رحیم بخش جتھے عشق پائے جھاتی او تھوں نفس شیطان نے جان کیتا

جناب صوفی فضل الدین صاحب چشتی آف کنگ سہاںی

صلع گجرات شہر سے سر گودھا کی طرف سفر کریں تو آپ کو منگو وال غربی سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر جنوب کی طرف اسی سڑک کے باائیں کنارے پر ایک گاؤں نظر آئے گا اس کا نام کنگ سہاںی ہے۔ اور یہ اپنے وقت کے مشہور و معروف صوفی شاعر فضل الدین صاحب چشتی کے گاؤں کا نام ہے۔

صوفی فضل الدین صاحب اسی گاؤں کے رہنے والے تھے اور ان کا تعلق اس گاؤں کی صراف برادری کے ساتھ تھا۔ صوفی فضل الدین صاحب اور انکے بھائی شش الدین صاحب نے حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیاللوی کے دست اقدس پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ صوفی صاحب اپنی شاعری کی وجہ سے بہت مشہور ہوئے حضرت مولانا حاجی محمد شفیق صاحب فاروقی آف مونیاں شریف نے اپنی قلمی کتاب ”فیض الامین من ضیائے شمش العارفین“ کے صفحہ نمبر 37 پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے یوں تحریر کیا ہے۔ کہ صوفی فضل الدین صاحب ”جنہوں نے حضرت خواجہ امین الملک“ کے مرثیے بڑے درد انگیز پیرائے میں لکھے ہیں۔ اور وہ مقبول خلائق بھی ہیں اور وہ صارق الاعتقاد اور اچھا خاصہ پڑھا لکھا آدمی ہے۔ پیر ظفر علی صاحب عباسی نے اپنی کتاب ”الامین“ کے صفحہ 26 پر انکے بارے میں یوں تحریر

کیا ہے۔ کہ جناب صوفی فضل الدین صاحبؒ ساکن کنگ سہائی یا ایک رنگیں مزاج اور شعلہ نوا شاعر ہو گزرے ہیں حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے فراق میں ایک سی حرفي "فراقیہ" کے نام سے لکھی اور شائع کرائی جو خاص و عام میں بہت مقبول ہوئی عموم الناس نے بھی یاد کی اور لطف سے اسکے اشعار پڑھے انکی ایک اور وجہ انگیز تصنیف "صاحبیاں" ہے جس کو حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے تمام عقیدت مندوں کے علاوہ دوسرا قارئین بھی بے حد پڑھتے ہیں۔ یہ حضرت حافظ برخودار صاحب کی تصنیف کی ہم پایہ خیال کی جاتی ہے۔ اس میں بھی اپنے سوز و گداز عشق کا شاعر موصوف نے بے حد ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اپنے شیخ کامل کے خاندان کا مکمل شجرہ نسب پنجابی اشعار میں لکھا ہے یہ حضرت خواجہ امین صاحبؒ کے مخلص مرید اور بچ عاشق تھے اس بات کا ثبوت ان کی شاعری میں بجا نظر آتا ہے صوفی صاحبؒ نے کنگ سہائی میں وفات پائی اور اسی گاؤں کے قبرستان میں انکو پر دخاک کیا گیا وعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر انور پر اپنی رحمت فرمائے

----- آمین ثم آمین -----

صاحبزادہ پیر فیض الامین صاحب فاروقی نے درج ذیل قطعہ تاریخ وصال لکھا ہے

فضل دین صوفی معلیٰ نشان	از جہاں رفت سوئے خلد جناں
گفت ہاتھ ز غیب فیض الامین	سال و صلیش "چراغ مجلس" بدال

صاحب فضل دی

الف

اول عشق پاریا جاں کھڑی امید کلی
کدی او بلے نین نہیں لگدے ایہہ مذھوں رسم چلی

اوہ تے مخفی پر دے کھول دی جھیرڈی خاص پریت ولی
فضل کامیں گھنکت کھولیا جدوں عشق دی باگ ملی

ب

بانگی چال چلینڈرا میرے آنگن آیا خان
اوہوں چن کریندا کورشاں نت ہو ہو کے قربان

اوہدے دو نہہ نہیاں وچ پانے کل ہاٹھاں دا سلطان
فضل کون کیمنی صاحب اقبال میرے مرزے دا عالی شان

ت

تاریاں وچ سہاؤندا میرا مرزا بدر منیر
اوہدی چال کمال رنگیلوی حسن دے گے نو نیر

نی میں گھول گھمائی ہاں صاحبیاں سن کھیوے خاں شہیر
اک واری فضلوں جھات پا سر صدقہ حسن شیر

ث

ثابت دلوں پہچانیاں کر سچا صدق یقین
میرا سجدہ دانا بادنوں چت دھریا نال یقین

نی میں ہور نہ ور پر ناؤسائی میرا ضامن پیر ائین
فضل خاص چکوڑی جاؤٹھا اوتحے وچھڑے یار طین

ج

جان خوالے رب دے کوئی عذر نہ مول سیال
نی میں سہکنی ہاں دانا بادنوں اک واری لے چل نال

اوہ قول قرار است دے جھیڑے کبیتے نی آن سنجال
فضل مرزے دی آکھن صاحبیاں مینوں ایہو خر کمال

ح

حکومت یار دی اسماں کیتی اے کل پروان
نی میں سوچ سمجھ نہیں لائیاں آئی کڑی اجاں

ہن چشتیاندے دربار تے نت ہاڑے مجھنی ہاں آن
فضل سینواں ہیر سیال نوں کدے مرزے دی بدل چداں

خ

خوبہ توئے والا نی اوہ غوث سیلمان ہیر
اوہ وچھریاں نوں میل دا اوہدی مدد رب قدری

میرا مرزا راوی روں رہیا مینوں اک پل نہیں کھلیر
اک جھات مجھنی ہاں فضل دی آکدے کرو جئی دی دعیر

و

دماں عشق دے جہیڑے سیالے آن گھرے
اوہ نین مریلے خان دے لگھ سینوں پار ٹرے

مینوں مصحف مکھڑا یار دا دل چار حرف پڑھے
بن وصل عشق دے نامگ تے فضل کہیڑی کلام پڑھے

ذ

ذوق ماہی دے بیتاں میرے جاں کن پئی پکار
دھر متحا دانا باد نوں نی میں جیٹھی ہاں قبلہ دھار

اوہ دی زلف کنڈل والیل دی میرے دل نوں پئے گئی تار
فضل ستویں منزل عشق دی مینوں وسدی ساندل بار

ذ

ذرا اک چنگ برود دی جس جاں دتا کوہ طور
میرا مرزا رائھیں نیا وج - ہائھاں دے منظور

مینوں دس دی دانا باد دی اڑیا اج داٹ لمیری دور
اٹھ فضل سیالیں چلنے جتنے مرزے دا کل ظہور

راوی وہت چہنائ تے میرے مرزے دی دھم پئی
اوہدی نیلی تیز دلیل تھیں او رکھ دی اے قدم صحیح

میں جس دن قالو بلی اکھیا لڑ مرزے دے لگ گئی
فضل بیلے چڑساں یار دے بہانویں تیغیں جند گئی

ز

زور تران کی عاشقان جہاں نت هجر دے نے تیر
میریاں گڈھیں پائیاں نے مہدیاں سن کنے نی جنڈ کریر

نی میں سنیا ماہی میل دا اک کامل مرد فقیر
چل دے فضل صابر دے دیں توں جیہڑا کلیر والا پیر

س

سب سیالیں بیٹھے کے رل بیٹھو جوڑ بھنڈار
نی میں خط لکھاں ول خان دے تسمیں عرضاں پیش غفار

مینوں مشکل بن گئے معاملے مت اوہ کہئے کہشن ہار
فضل قولوں مول نہ ہار ساں بھانویں نگے جڑ گئے چار

ش

شع عشق دی بال کے خط لکھنی ہاں مرزے دل
تیری میری دوستی وچ غیر دا نہیں دخل

تساں مینوں وسار لئی اے صاحباں اوہ یاد رہ گئی گھل
جیہڑے رل مل قول قرار سن کیتے اساں روز ازل

میں لائی آہی شوق تھیں مینوں نت ہجردے سل
ہن واگنگ سنبل جھٹلاوندی اوہ بن پانیوں سک گئی ول

میں جھلی تے کملی صاحبائ میں ہار سنگار شکل
اوہ سر پر توڑ بناوندے پر لاج جہاندے گل

مینوں مہنے دین سہیلیاں تیس راوی بیٹھ رہو مل
پئی دھمک سعیدی وج چڈھڑاں جنویں کوفیاں وج کرمیں

میں تر لے لیندی صاحبائ نت کارن طلب وصل
میرے ساہ پنے نی آن کے میرا نیڑے وقت اجل

اک وار سیالیں آن کے توں اگوں واگ نیلی دی ٹھل
میں بیلے چڑساں تدھ دے میری جگ وج رہی گل

کی خطرہ خان شہیر دا جدوں وجہے نی عشق طبل
اساں انا لحق پکار کے اوے سگت جانا رل

اوٹھے پیا ہنگامہ عشق دا ہن جٹ کھلے دو ول
مینوں لے چل دانا پاد نوں ہووے فضلوں مشکل حل

ص

صدق یقینوں صاحبیاں میں مرزے دی بن غلام
وچ کر بل کٹھا سی ظالماں جد پکڑ حسین امام

رس چھکی اے جہاں پرمیم دی اوہ بخود رہن مدام
اوہ مر نے تھیں پہلاں مرچے فضل عشق دی جھل صمام

ض

ضرب انوکھڑی عشق دی جل دیون جان پتنگ
کی خطرہ چدھڑاں تے مہیاں میں خان مرزے دی منگ

مینوں کربل نکا بار دا لکھ چڑن یزیدیئے جنگ
نی میں طالب فضل حسین دی شala عشق نہ لگے لنگ

ط

طرف اس چارے ویکھ بھال کے میں مرزا لیا قیوں
کوئی رائٹھ نہیں تل خاں دے جست وانگ صدیق رسول

جہاں عشق ہڈاں وج رچیا اوہنا سر پر قرب حصول
نی میں فضل ماہی دی ہو رہی رہے خطرے خوف نہ مول

ظ

ظاہر نوبت عشق دی جد بولی اے گھٹ گھنگور
میں مرزے داعشق قبولیا میرے خاں جہیا نہیں کوئی ہو ر

میں سر خط دتاںی رکھ کے ہن مڑاں تے ہواواں چور
فضل کدی نہ جاساں چڈھڑیں بہاویں صاندل ہووے گور

ع

عالم فقه حدیث دے پئے مسئلے کرن ہزار
نی میں گھوں گھمائی ہاں کل توں کدی صدق نہ جاساں ہار

جہاں رمز نہ وج وجودے دل نہیں پریم دی تار
فضل قدر کی جانن عاشقاندا جہڑے گئے نہ عشق بازار

غ

غوث چکوڑی والڑانی اوہ خواجہ پیر امین
اوہدا روضہ گلی بہشت دی جھنے کل مراداں ڈھین

اوٹھے لکھ سیالاں دے دھملے پئے ترنجن نت کتمن
فضل مرزے تے صاحباں دیاں لکیاں ہن کیوں کرنشرنہ تھیں

ف

فهم ادراف نہ پہنچدے بہانویں نحوي ہون ہزار
جھنے سبق پڑھینڈا عشق دا اوہ چشتیاں دا دربار

اوٹھے واںگ پنگاں شمع تے نت بھون سیاں دے دار
فضل مرزا آتے صاحباں پینگ تے ٹھل کڑے دے وچکار

ق

قدر نہیں کجھ صاحباں کوئی عذر نہ میرا مول
میں گھلنے نی خط اتاوے کدوں ہو یہی عرض قبول

مینوں مہنے دین سہیلیاں نت پون کلچے سول
فضل کھیوے پے گئی خرقی چونہ طرفوں کنک نزول

ک

کڈھ کتاب دے قاضیاء تو ویکھیں نال دیہان
اسیں نکٹھے ہاں روز است دے دہر دتی سی جند شان

فامنما تولوا قسم وحجه اللہ کی کرنا میں بھید عیان
فضل مرزا بندہ رب دا میرا دین اسلام قرآن

ک

کملی ہوئی اے صاحبائاں نہ کر ایڈے تکرار
جہاں ہون محبتاں سچیاں تھے بہن نہ پھرلے یار

تینوں مہنا دیون کھل دا جدوں سیالیں بہن بھنڈار
فضل چڈھڑ کنویں قبوس نی توں قول قراروں ہار

ق

قدی . نہ جاساں چڈھریں نی میں تن وچ ہوندی جان
اساں واحد جاتا رب نوں کل صفتاں نال پچھان

میری جھولی روز است دی جد پے گیا مرزا خان
جہاں فضلوں اوٹ رسول دی اوپھاں خطرہ نہیں ایمان

ک

کچھ نہیں داج رنگایا نہ زیور دا چھنکار
نی میں پھر بیٹھی لا کھل دا کل وہم خیال وسار

میریاں نکیاں ہوندیاں دیاں لکیاں کوئی اجدا نہیں پیار
اوہ فضل سرپر توڑ بہاؤندے جہیزے لجاں پالن ہمار

ک

کرم سولے جہاندے پر متھے بخت سہاگ
اوہ نال ماہی رل بہندیاں اوپھاں سرپر لگن بھاگ

تینوں مینو و ساریا کمرل نے اس نہیں بھنوائی واگ
فضل چار نہیں جدوں جیاں توں کیوں کروں جھاگ

ک

کئے ہئے کمرل دے نہ کس کس مارو تیر
اساں سودے کیتے دلاں دے جدوں نہیں بیٹھے گھٹ بیر

ایں مرنے تھیں پہلے مرچے جھل عشق دی تکبیر
فضل سرپر داتا باد نوں نی میں جاساں ساندل چیر

ک

کہن سیاں صاحباں ہن نیڑے تیرا کاج
توں دیس بیگانے جاؤناں اوتحے نہیں باطل دا راج

توں زیور کھیا کھڑا یا وس کی رنگائیوای داج
نی اکھوا صاحباں کمرل دی ہن چڈھڑاں دی محتاج

گھل قاصد دانا باد نوں کوئی بندہ نیک مزاج
جاگتھے ہاڑا کھل تے تیرے عشق نہ لگے لاج

تیری واہڈی ناہی دوستی تساں ٹھہ قدیمی سانچ
فضل کیوں غافل ہو بیٹھی ایں توں ایڈے ونج وہاج

ک

کلمہ پاک رسول دا کل مسلماناں دا دین
نیتی اے پچھے کھل دے نت پڑھاں ایمن ایمن

نہیں روا عبادت غیر دی تسمیں منو نال یقین
فضل کعبہ ہے مکھے یار دا جہیڑے مژن کافر تھیں

ل

لدی آسار کوپلڈے کیوں کرنی ایں شور شرار
جے کر ہوندی ایں حسن رنگیڑا لا یہندی ایں ہار سنگار

وست شہر کھیوے نہ رل دی ایں کینویں دیندی ایں کھرل و سار
فضل بیل ماہی دی ما نیسمیں مل چشتیاں دے دربار

ل

لنج پالے کج اوگنا اوہ چشتی پیر فرید
اوہ کل قطباء و چوں چونواں جنیویں پاک حسین شہید

اُس کپڑن نوائی پر تھی کل کیتے نی ملک مرید
نی میں فضل سیال و چھدیاں ایک یار دی منگنی ہاں دید

م

ماہی گھر وچ میل دانی اوہ خواجہ پیر سیال
جس گھیر چکوڑی دے شیرنوں کیتا عشق دی چھری حلال

اوہ نہاں وحدت سبق سکھایا کھہ میم دا گھنکٹ ڈال
فضل صوبہ پیر چھنائی دانی اوہ غوث امین کمال

م

ماہ منور مکھڑا والشمسون لاث بھرے
اوہدا جھنڈا وچ جلال پورنی اوہ عربی شیر گھرے

جنیویں حیدر صدر نبی دا اوہ اوے چال ٹرے
فضل دراس دے تر جاؤندے بہانویں کھوئے ہون کھرے

م

مہر علی شاہ گولڑے جس دی دھم تمام جہاں
اوہ خاص لڑی حسینؑ دی وچوں درعیان

اوہ چشتیاں وچ سہاؤندا جینیویں چن سو ہے آسمان
فضل چونہہ کوٹاں وچ روشنی اوہدی واںگ علی مردان

ن

نم نمانے وچھرے اوہ مکھ یار دے نوں ترسن
اوہ رو رو ہنجوں لاوُندے جنویں ساون میںہہ برسن

جد ما ہنی تے چدھڑ رل گئے وتن جن کی کرس
فضل سار نہیں کجھ صاحب اور جیس یا مرن

ن

نت اویکاں خان نوں جس گھتے نی عشق جنجال
نت سول ہڈاں نوں کھاؤندا دتا برہوں نے بھابڑ بال

سر بھار دے دکھاندا چکیا اک دشمن پیا خیال
مینوں لے چل دانا باد نوں کدی فضلوں لجاں پال

و

ویکھ مشاہدے عشق دے جد اوڑ گیا کوہ طور
اوہ عین جمال محمدی لہہ گھنکٹ ہویا ظہور

اوہ کتے چشتی بن بن اوَندا کتے مت کتے منصور
فضل عشق تے شرع محمدی اک رمز دوہاں وچ دور

۵

ہوش نہ رہی سیال نوں جدوں ڈٹھا سی مرزا خان
اوہنوں عشق بھلایاں نے پیاں اک رہ گیا الف نشان

اوہدے میل سدائے نی مہمیاں ایدھے عشق گیا چڑھ سان
رکھیں فضلوں لاج سیال دی ربا صاحبیاں ای کڑی اجان

لا

لکیاں دے پھٹ اٹھے نت رڑکن سحرے گھا
نی میں اندر وڑ وڑ روئی آں دکھ پئے تی دے بھا

نت بل بل آتش عشق دی ہن گئی اے ہڈاں نوں کھا
فضل سکدی دانا بادنوں بھانویں جاوے عمر وہا

الف

آو سہیلیو چلئیے میرے انج کن پئی بلیل
نی میں سنیاں ماہی آؤندا ہوں وچھریاں دے میل

مینوں دیہو مبارک بادیاں گل گھو گندرویں
کریں جینویں معراج حسین نوں مینوں فضل ماہی دی میں

ی

یاری نہیں بھلاوندے گل جہاں دے لاج او پنچ
اوہ سر پر توڑ نہاوندے جہاں کیتے نی قول صحیح

صاحب اصل پیالہ چکھیا ہومت بے ہوش گئی
پڑھ کلمہ پاک رسول ﷺ دا چڑھ مرزے دی بیل گئی

سی حرفی فراقیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الف

آپ ستار غفار کل دا سرجہار جبار قہار اللہ
دے کے شان لولاک رسول کیتا دوہاں عالمان دا سردار اللہ

چارے یار پیارے خاطرنی کیتے اک دوسرے تھیں اپن اپار اللہ
امت واسطے فضل بہشت و چوں شاخان طوبیوں گھلیاں چار اللہ

الف

ایں گزار جہان والے لکھاں پھل سونے اظہار ہوئے
عشق نال سبھناں لگ گئے جہیڑے خزاں دیکھ کے منزلوں پار ہوئے

بھور بلبلاں کوک پکار رہیاں سونے یار نہ فیر کنار ہوئے
فضل غوث چکوڑوی پیر چشتی روشن نور تھیں وج سنوار ہوئے

الف

اوں راتیں اندر خواب ڈھنا زرد رنگ سی بدر منیر دا میں
ابھڑ بھا تھرنا کے اٹھ بیٹھا جانا بھید نہ کجھ تقدیر دا میں

ہوئی فجر چکوڑیوں خبر آئی کھا بد از خم کای جائے تیردا میں
فضل لٹ چکوڑی شریف گھستی انتقال سینا خواجہ پیر دا میں

الف

اٹھ لی بادصبا والی منیں رب دے نام سوال میرا
جاں میں چشتیاں دا لگزار جتھے لسیں پیر چکوڑی بھال میرا

ادب نال سلام غلام دیویں کہویں نرم کلام تھیں حال میرا
خالی کدی نہ ٹورسی فضل تاں میں خواجہ پیر چشتی لج پال میرا

ب

بان طوفان پر ہم والا جھلماں عاشقان رسم قدیم دی اے
بحور مست کنار دلدار آئے سختی نھمار بھار نہیم دی اے

پئی خزاں دی دھاڑ گزاراتے اچن چیت جیویں فونج غنیم دی اے
ڈھائیں مار کے بلبلاں کو کیاں نے ہنی آس نہ فضل یتیم دی اے

ت

تاہنگ پیاریاں بیلیا ندی نہیں ملکن دیندی اک پل مینوں
ڈٹھے ساتھ لدیندڑے بجان دے پیاسوں کلی جڑے سل مینوں

سنخابنگہ پیر دا وکھ رواں خالی دسدے نے رنگ محل مینوں
فضل کچھ مکان پیاریاں دا پنوں باجھ دے مارو تھل مینوں

ث

ثابت عقل نہ ہوش قائم حالت عاشقاں حشر مثال ہوئی
لرزہ پیا چکوڑی شریف اندر سارے جگ تے رات پہچال ہوئی

جدول چھپیا بدر منیر چشتی ویہڑے چشتیاں دے ہڑتاں ہوئی
مسجد پیر دی فضل کرلات پیا جیویں آخری بانگ بمال ہوئی

ج

جاندیاں یار نہ سارئی پوچتے خط اوتا دے بیلیاں نوں
ڈٹھے جاں ایوان دیوان خالی رواں سنجیاں دیکھو بیلیاں نوں

خزاں پئی گزار اچاڑ ہوئی مشکل رہن بلبلاں اکیلیاں نوں
حای دین امین دے باجھنا ہیں فضل چین دی رین سہیلیاں نوں

ح

حکم قدری دا کنویں پرتے جویں لکھیا قلم تقدیر دی نے
دتے گھت اندھیر چوفیر جگیں سیوٹور کھلے میرے پیر دی نے

برقعہ گھت گلزار رخار کجے روشن چانی بدر منیر دی نے
فضل ماں کنعاں جنویں چاہ جھڑیا آہیں ماریاں جھوک فقیر دی نے

خ

خاص محمدی خلق سیو چہرہ واںگ اصحابیاں چک دا سی
خواجہ پیر وحیہ قلبی واںگ آہا شعلہ نور متھے اتنے رکدا سی

آہا بدر منیر اسیر ہویا نال زلف زنجیر دے لمک دا سی
فضل حور بہشت دی رشک کھادے بہت نور کولوں دل دھمکدا سی

و

دبور حضور تھیں رہن اوکھا شمع باجھ پروانیاں سیر ناہیں
چکھو جا کے در درنجانیاں نوں جہنا ندی وصل دے باجھ کھلیر ناہیں

اج شور پیا ویٹرے چشتیاں دے آوے نظر پنجاب دا چیر ناہیں
فضل لکھ تدبیراں کرے کوئی پھرے مول تقدیر دا تیر ناہیں

ذ

ذوق محمدی شوق ربی آہا جمدیاں دان حضور وچوں
جهڑا نور متھے اتے ڈھلکدا دی آہا پاک رسول دے نور وچوں

زلف کندلوں عشق دی لاث والا شعلہ نکلنے نور کوہ طور وچوں
فضل یہ بیضا رخسار آہے نوری ملک سی بیت المعمور وچوں

رات سوہاگ دی یاد کر کے پئی گیت پیارے دے گاؤنی ہاں
تیرہجر دے چیر ظہیر کیتا پئی سول کلیجڑے کھاؤنی ہاں

سنجی و سدی جھوک پیاریاں دی میں باہجھ آئی مر جاوی ہاں
فضل یار کنار اک دار ہووے واسطہ پیر سیال دا پاؤنی ہاں

ز

زور تقدیر دے نال کیہا اے ساڑا عذر سایاں کوئی مول ناہیں
بچے کر یار یار ان کولوں جدا ہوون ایس درد جیدا کوئی سول ناہیں

تر لے لین مزار تے لکھ عاشق جان لباں تے آئی نکلے مول ناہیں
فضل عاشقاں یار دے وصل باہجوں جنت حور قصور قبول ناہیں

س

سنجی ٹولہ کل چشتیاں دا میرا پیر درگاہ منظور سیئے
ذمگر ادا کر کے وصل یار پایا شام پئی جاوج حضور سیئے

راہ حق دیاں عاشقان موت کئی اوہلے ہو کے دین ظہور سیو
قسم ربی فضل نہ مول گھٹی میرے پیردا کدمی نور سیو

ش

شرم حیا عطا ہویا ذوالنورینؐ رسول دے یار کو لوں
حلم حوصلہ خلق محمدی پایا صدیق اکبرؐ وفادار کو لوں

رعب عدل انصاف تے زہد ہمت عمر فاروقؐ سردار کو لوں
لکھ فیض دے گنج اکرام ہوئے فضل مرتضی علیؐ کرار کو لوں

ص

صبر قرار نہیں نہیں کر دے دن رات دیدار نوں ترسدے نے
دنویں رون تے چھڑے لاجھڑیاں بدل جنویں بر سات دے برسدے نے

خواجہ پیردا دور گلزار سُنئے لمیں واٹ پینڈے لکھ برس دے نے
فضل نہیں کھیل مطلوب باہجوں طالب ہون جوماہی دے درسدے نے

ض

ضرب تے ضرب پئے کھان عاشق ہن نہیں پر یم دی بان کولوں
وچ بنگلے جھاتیاں پاؤندے نے وصل ڈھونڈ دے اوں مکان کولوں

شمع نظر جے پوے پروانیاں نوں چھٹ جان تاں ہجر طوفان کولوں
فضل پیر دی جھوک دوارا ذری اے اچا عشق دا برج آسمان کولوں

ط

طرف گزار توں چشتیاں دے ونجیں قاصدا من سوال میرا
خواجہ پیرنوں جا سلام دیویں ہتھ بخہ تعظیم دے نال میرا

بھیں ادب کر کے جمیں پیر پھڑ کے ہنجو نین بھر کے کہیں حال میرا
آکھیں فضل بے حال سوال کر دا قول بنگلے والا پال میرا

ظ

ظاہر باطن میرے پیر جیہا درلا ہوی آ ایس جہاں کوئی
بھی مرد کمال تے کان رحمت عالی شان تے فیض رسان کوئی

ابر کرم دا برسدا عاجزان تے ڈنھا نہیں ایسا مہربان کوئی
ڈیرا جھب چکوڑیوں کوچ کر کے فضل چلیا باغ جنان کوئی

ع

عشق جیہی میرے نال کیتی حال حال سیوہن کی کرانگی میں
گیا چھڈ مینوں درخواہ میرا کنویں ہجر والا سل جرانگی میں

سنجی ویکھاں جھوک پیاریاں دی باہجوں پیر دراویں کی دھرانگی میں
فضل وائگ سی تی دید باہجوں پنون پنون پکار دی مرانگی میں

غ

غم فراق دے لٹ لئی آں پئی آں دور جا عقل شعور کولوں
پئی روندی ہاں اپنے حال اتے شرمسار ہو ہو عیب قصور کولوں

اک دار دیدار تھیں ٹھارا کھیں سونہنے بدر منیر دے نور کولوں
فضل کملیاں کوہیاں بھاگ لگن کجھ نہیں بعید حضور کولوں

ف

فوج اسلام دی وچ سیو خواجہ پیر میرا سلطان آہا
نوری جسم سی خاص حضور یاں تھیں وچ چشتیاندے عالی شان آیا

ق

قرب حاصل کر کے پیر میرا نگن عشق دی تھیں لال ولال ہویا
وحدت والڑے بھرنے لہردتی ٹھیرن عاشقان فیر محال ہویا

مردار یہ نوری جہیزی لڑی داسی واصل جا اس لڑی دے نال ہویا
اوہ گشہار یاں نوں بخشوا لیسی فضل خاص یقین کمال ہویا

ک

کنیاں مدھماں گزر گھیاں اساں سہکد یاں طلب دیدار دی نوں
آہیں مار دربار تے کوئی ہاں سنجی دیکھ کے جھوک دلدار دی نوں

رونوال رات سہاگ دی یاد کر کے جنوں بلباں رت گزار دی نوں
جانوں نہیں وسار کے فضل تائیں سنیں عرض سایاں او گنہار دی نوں

ل

لٹک دے نال خواجہ پیر میرا منہوں پاک قرآن نوں بولدا سی
سچا عشق جہڑا ذات حق دی دا حرف حرف وچوں بولدا سی

لٹ دلاں دے صبر قرار لیندا موتی در یتیم دے ڈولدا سی
حوراں فرشتے سندے مست ہو کے فضل طبق آسمان دا ڈولدا سی

م

ماہ کنعان دے واگ سوہنا متحا چکدا در یتیم دے دا
نائب پاک رسول مقبول دا سی صاحب شان خلق عظیم دے دا

رنگن عشق دی رچیا پیر میرا شر جنتی باغ نعیم دے دا
نوری شجر یقین امین آہا فضل دین رسول کریم دے دا

ن

نت فراق پیاریا ندا اک پل نہ درے مول مینوں
روندے زار نے ڈار سہیلیاں دے گھجا سخت کلی جڑے سول مینوں

اک وار خواجہ جیکر جھات پاوے لکھ بر کتاں ہون حصول مینوں
فضل وت سہاگ دی رات پانوال سوہنا یار بچے کرے قبول مینوں

و

ویکھ چکوڑی نوں آسایاں کندھاں چوکوٹ پیاں تھرنا ندیاں نے
پھرن درد رنجانیاں وچ گلیاں رو رو جھلیاں ہو کر لاندیاں نے

جنویں پانچ لٹوا کے خزاں کلوں پیاں بلبلائ شور چاندیاں نے
کوکن فضل پکار تھارا گے عرشوں پار آہیں نکل جاندیاں نے

ه

بھر دے تیر ظہیر کیا اک وار مہار پھرا سایاں
لئی گئی چکوڑی نوں فیر مڑ کے اوہو بھاگ سوہاگ لاسایاں

اوے چال کمال رنگیلڑی نوں سوننی لٹک دی نال وکھا سایاں
فضلوں فیض دا گنج آکرام کر کے جھوپی فیض رسول دی پاسایاں

آ

آؤں نی رٹھیاں بیلیاں دے رل گیت فراق دے گا لئے
ہویاں مدتاں ڈھول وچھیاں نوں کر کے منتاں کویں منا لئے

کسے وسیلڈے رب سبب لاوے خوجہ سیال وسیلدا پاکیے
فضل جاری اے فیض رسول دا عرضان پاک جناب نا لئے

ی

یاریاں کدی وسارنیاں ناں ریست چشتیاندے خاندان دی اے
میرا پیرسی برکتاں نال بھریا خلقت کل جہاندی جاندی اے

نوری پھل سیال دے باغ کھڑیا تھاپی پشت تے پیر پڑھان دی اے
نوبت عشق دی فضل بہشت بوی ہوئی ثور خوجہ سلطاندی اے

حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی

جزے چشتی باغ دے خواجہ مشئُّ ہین مائی
اوے نوری باغ دی خواجہ امین وی ڈالی

نور الدین دے دل دے ہین ایہہ جانی
فرید الدین گنج شکر وی ایہہ سچی نشانی

جناب صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی
آف موئیاں شریف کی کتاب ”گلتان مدینہ“ سے اقتباس

منقبت

ولی کامل شہباز طریقت آن تاب شریعت حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب
فاروقی چشتی سیالوی

راز قدرت کے امین اے حضرت خواجہ امین
آپ کی سیرت پر نازاں ہے ولایت کی جبیں
نور کی تصویر تو ہے شش کی سوری تو
ایسی کر تدبیر تو ہو بُرے ضیاء قلب حزیں
آپ کی ہیں ذات پر اہل چکوڑی مفتر
آپ جیسا چارہ گرمل ہی نہیں سکتا کہیں
آپ کا دربار ہے گنجینہ انوار ہے
لطف حق ضو بار ہے ہر ہر نظارا دلنشیں
بن کہے ہی جھولیاں سب کی بھری جاتی ہیں یاں
تکمیل گاہ بے کمال دربار اقدس بالیقین
خوش جمال و خوش لقا ہیں یوسف شیریں ادا
صاحب نور و ضیاء ہیں آپ کے یہ جانشین
مئے کدے کا در هو وا پھر جام عرفان ہو عطا
تشہ لب کب سے کھڑا ہے آپ کا فیض الامین

صاحبزادہ فیض الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی آستانہ عالیہ مونیاں شریف

منقبت

قدوة کامل اس حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیالوی[ؒ]
 روز معرفت کے تم امین ہو فدائے سرور دنیا و دیں ہو
 شریعت کے ہو تم مہر تاباں
 ولایت زہد و تقویٰ تم پہ نازاں
 نہیں تم سا کوئی دیکھا جہاں میں
 تمہاری یاد میں دل مضطرب ہے
 مجھے کیا گردش دوراں سے ڈرتا
 نہ ہوں کیوں مفتر اہل چکوڑی
 کبھی خالی گیا کوئی نہ در سے
 سدا اس پر بناہ لف رکنا
 تیرا فیض الامین چاہے کہیں ہو

صاحب ادوب فخش الامین صاحب فاروقی چشتی سیالوی
 آستانہ عالیہ ۰۰۷۳۸۷۶۴۷۶

شان ولایت

از

فیض الامین فاروقی، مونیاں شریف

اویاء بگڑے مقدر کو بنا دیتے ہیں
 در پ آنے والوں کا ہر دکھ مٹا دیتے ہیں
 کیا کروں تعریفِ محبوبان باری کی میں
 ہوتے ہیں حق کے مقرب لوربی ﷺ کے نائب
 حسن فطرت کے نظاروں سے اٹھا کر پردہ
 رات کو کرتے ہیں عبادت روئے ہیں زاروزار
 خالق کل خود انہیں قدرت عطا کرتا ہے
 صہراں ہو جائیں جس خوش بخت پر دل سے
 چاہیے کوئی سلیقہ مانگنے کا ان سے
 دور کر کے شرک و بدععت کا اندھیرا دل سے
 ان کے در پ تو سر اپا عجز بن کے آیا کر
 جب مقام ان کا کوئی فیض الامین سے پوچھے
 آیت قرآن آلا الا ان سنا دیتے ہیں

امین اولیاء

حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب چشتی سیاللویؒ
خلیفہ اعلیٰ حضرت خواجہ شمس العارفین پیر سیال بچپانؒ

خواجہ اولیاء مرشد اصفیا تیرے رنگ ولایت کی کیا شان ہے
مظہر جلوہ شمس شان والا تیری شان کرامت کی کیا شان ہے
چشتیوں کے امین اہل دین کے نکیں فخر خواجہ معین عکسِ شمس زمین
تو ہے زہرہ جبین، مہتابِ حسین، تیرے حسن نزاکت کی کیا شان ہے
تیرے در پہ فقیروں کی ہیں ٹولیاں، بھر کے جاتے ہیں سائل بھی جھولیاں
تیری چشمِ عنایت پہ قربان میں تیری طرزِ سخاوت کی کیا شان ہے
یوسف دربا ہے تیرا جاشین، ہے کرن نور تیرے کی نور الامین
پیر عبدالجیدؒ ہے کرامت تری اس کے شوقِ عبادت کی کیا شان ہے
پر تو شمس تجھ کو کہوں تو بجا جس کا فیضان دنیا میں ہے جابجا
شمسِ حق کے غلاموں کا خادم ہوں میں اے خضر تیری قسمت کی کیا شان

از: پیر سید خضر حسین شاہ صاحب چشتی سیاللوی
خطیب اعظم منڈی بہاؤ الدین

منقبت

دردح حضرت خواجہ حافظ محمد امین صاحب
فاروقی چشتی سیالوی چکوڑی شریف

گل گزار عرفانی امین الدین چشتی ہیں
ثمر نخل خدا دانی امین الدین چشتی ہیں

فلک پر سب ملک آپس میں مل کر چرچا کرتے ہیں
زمین پر گنج عرفانی امین الدین چشتی ہیں

زمانہ جن کا مفتون خدائی جن کی شیدا ہے
وہی محبوب یزدانی امین الدین چشتی ہیں

ضلالت ہو گئی معدوم جن کے دم سے عالم میں
جهاں میں وہ نور رحمانی امین الدین چشتی ہیں

خیال صورتش صقل گر آئینہ دل ہے
سرایا شکل نورانی امین الدین چشتی ہیں

کوئی جانے تو کیا جانے کوئی نہ سمجھے تو کیا سمجھے
کہ ظلِ ذات سبحانی امین الدین چشتی ہیں

معین الدین قطب الدین فرید الدین نظام الدین
کر شمس الدین کے جانی امین الدین چشتی ہیں

فلک پر دھوم ہے جن کی زمین پر سور ہے جنکا
سراج راہ حقانی امین الدین چشتی ہیں

خدا کے خاص ختم الانبیاء کے کیوں نہ پیارے ہوں
امین راز عرفانی امین الدین چشتی ہیں

حقیقت میں شریعت میں طریقت میں خلافت میں
عدیم المثل لاثانی امین الدین چشتی ہیں

لکھوں کیا وصف ان کا اے شفیق بے سروسامان
فرودغ ماہ تابانی امین الدین چشتی ہیں
حضرت مولانا جناب حاجی محمد شفیق صاحب
فاروقی چشتی آف مونیاں شریف

دردج حضرت خواجہ محمد امین صاحب فاروقی چشتی سیال لوئی

غزل قاضی

ہمیں دل سے محبت ہے امین الدین چشتی کی
پسچھی آنکھوں میں صورت ہے امین الدین چشتی کی

نہ کھایا آپ بھوکوں کو کھلایا راہ مولیٰ ہیں
سخاوت وہ سخاوت ہے امین الدین چشتی کی

حسینان جہاں بھی دیکھ کر دل تھام لیتے ہیں
عجب پاکیزہ صورت ہے امین الدین چشتی کی

نہ جا آنکھوں سے میرے اے تصور میرے مرشد کے
یہ صورت دل میں ثبت ہے امین الدین چشتی کی

رنگ ہے پیر و مرشد نے دیکھا کر گیروں کپڑے
ہمارے دل میں رنگت ہے امین الدین چشتی کی

بنایا اس کو کامل جس کو دیکھا نظر بھر کے
کرامت وہ کرامت ہے امین الدین چشتی کی

جو چہنچا بزم عالی میں بھایا اس کو آنکھوں پر
مروت وہ مروت ہے امین الدین چشتی کی

وہ سر ہے جس میں سودا ہے امین الدین چشتی کا
وہ دل ہے جس میں الفت ہے امین الدین چشتی کی

غربیوں پر کرم ہے جود ہے بخشش ہے احسان ہے
امیروں پر عنایت ہے امین الدین چشتی کی

دوگانہ پڑھتے پڑھتے ورم آیا پائے اقدس پر
عبادت وہ عبادت ہے امین الدین چشتی کی

جہاں جاتا ہے قاضی تذکرہ ستا ہے حضرت کا
یہ چمچا ہے یہ شہرت ہے امین الدین چشتی کی

از قلم

حضرت مولانا علامہ قاضی سید متاز احمد شاہ صاحب لدھیانوی آف انڈیا

استاذ العلماء، برهان الاسفیاء، سند العائشین، رلیل العارفین

حضرت مولانا
علامہ حافظ محمد نور الدین حبیب
فاروقی نقشبندی

سالانہ عرس مبارک یکم اور ووچیت

عارف حقانی، محبوب یزدانی، خواجہ خواجگان، پیشوائی سالکین، زبدۃ العارفین

حضرت خواجہ
صاحبزادہ
حافظ محمد نور الدین حبیب
فاروقی چشتی سیالوی

سالانہ عرس مبارک ۱۲، ۱۳، ۱۴ یقعد

جانشین امین الملٹ والدین

حضرت مولانا
علامہ حافظ فیض رسول حبیب
فاروقی چشتی سیالوی

سالانہ عرس مبارک ۹ جیٹھ

قدوۃ السالکین زماں، زبدۃ العارفین جعل

حضرت خواجہ
حافظ محمد یوسف حبیب
فاروقی چشتی سیالوی

سالانہ عرس مبارک ۱۲۹ اگست

حرف آخر

قارئین محترم! بندہ ناچیز آخر میں اپنے ان تمام دوستوں اور پیر بھائیوں کا
بے حد شکرگزار ہے۔ جنہوں نے اس کتاب ”گلشنِ چکوڑی شریف“ کو پایہ
یخیل تک پہنچانے میں میرے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا ان میں بالخصوص برادر محترم
جناب میاں محمد اشرف صاحب آف پنجن کسانہ، برادر محترم
جناب چوہدری محمد زمان مہر صاحب آف پنجن کسانہ (حال مقیم
فرانس) جو کہ حضرت خواجہ محمد امین صاحبؒ کے محبوب میں سے ہیں یورپ میں رہ کر بھی
ان کے دل اس ہستی مقدس کی محبت سے لبریز ہیں!

فقیران کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت میاں محمد اشرف صاحب اور
چوہدری محمد زمان صاحب کی اولاد کو صاحب ایمان اور سعادت مند بنائے اور انہیں
اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے پیارے محبوب صلی
اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم سب دوستوں اور پیر بھائیوں کی تمام دینی و دنیاوی
مشکلات آسان فرمائے اور ہمارے لئے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کو ہماری شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

دعا گو: فخر الامم فاروقی

الله اکبر

الله اکبر

الله اکبر

الله اکبر

شان اولیاء کرام

یک زمانہ صحبت با اولیاء
 بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
 ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
 او نشیند در حضور اولیاء
 اولیاء را بہت قدرت از الہ
 تیر جسے باز گرداند ز راہ
 گفتہ ناگفتہ کند از فتح باب
 ازال نے سخ دسوزو نے کباب
بعنی انہوں میں میں کو انہوں کر دیے
 ہیں بہار لکھ کر آئے پر نجع او بچھوئیں نے سب کو

مارف رہم

تمنا در دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
 نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
 نہ پوچھاں خرقد پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھاں کو
 بے بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آسمنوں میں
 ترتی ہے نگاہ نارسا جس کے نظارے کو
 وہ رونقِ انجمن کی ہے انہی خلوت گزینوں میں
 محبت کیلئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
 یہ دھمے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آنکھیوں میں
کیمیا پیدا کن از مشت لگے * بوس زن برآستان کا ملے

علامہ اقبال

عارف کشمیر میاں محمد بخش علیہ

سچے مرد صفائی والے جو کچھ کہن زبانوں
مولانا پاک منیندا او ہو پکی خبر اسانوں
ہمت مرداں دی ہر جائی کر دی کم ہزاراں
پھلاں بھوراں شمع پنگاں یار طاے یاراں
ہر مشکل دی لئنی یارو مرداں دے ہتھ آئی
مرد دعا کرن جس دیلے مشکل رہے نہ کافی
قلم رتابی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
مرداں نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے
ولی اللہ دے بھانڈا تک کے پاندے خیر حضوروں
جیہڑا پاک غوروں ہوئے سونپ کر دے نوروں
بے لکھ زبد عبادت کریئے ہن عشقوں کس کاری
جاں جاں عشق نہ سازے تینوں تاں تاں نجھے نہ یاری
بے رب روگ عشق والا وے لوڑتھیں کوئی داروں
جہناں درد عشق دا نا ہیں کد پھل پان دیداروں
عشق دی اے رسم قدیمی جلیاں نوں نت جاۓ
اگلا زخم نہ مولن دیندا ہور اتوں نت ڈالے
خاص انسان انہاں نوں کہیے جہناں عشق کمایا
دھڑ سر نال نہ آدم بندا جاں جاں بزر نہ پایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لے کر اپنے دشمن سے گزاریں ہے ۱۷ کاں بھی ہم بھی مدد
خواہیں نہیں اک لذاب مادریں مسائل کوں اعلان پر خود بیان کر دیں یا اپنے رجوبت حجا
آن شاید مالیہ کیا اسی وجہ سے دشمنت میں اک رال میں صادق نامی نہیں ملے جائیں
مالی کے پاس بھی کرنا کر رہے ضرور مسائل کوں نہیں اپنے کام بھی گزار دیں رجوبت

۱۰

بھروسہ مل کر جگوڑی شریف میں علم و ادب کے اس آغاز سے کوئی پیدائش نہیں